SCANNED BY JAMSHED
عمران سیریز
برتھا اسٹون
مکمّل ناول
مظہر کلیم ایم اے
وسف

چند باتیں

محترم قارئین ـــــ سلام مسنون ۔ نیا ناول بریتھ اسٹون آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ موجودہ دور ذہانت کا دور ہے اور اس دور میں نہ صرف جرم کا انداز ہی بدل گیا ہے بلکہ بعض اوقات ایسے ایسے ذہین مجرم سامنے آتے ہیں اور وہ اس قدر ذہانت سے کام لیتے ہیں کہ بے اختیار ان کی ذہانت کی داد دینی پڑتی ہے۔ موجودہ ناول بھی ایسے ہی ذہین مجرموں کے انتہائی ذہانت سے پھیلائے ہوئے جال پر مشتمل کہانی ہے۔ بریتھ اسٹون ایک عام سی چیز ہے اور شاید کروڑوں نہیں تو لاکھوں افراد اپنی انگلیوں میں بریتھ اسٹون ٹائپ کی چیزیں پہننے کے عادی ہوتے ہیں لیکن کیا کبھی کوئی سوچ سکتا ہے کہ انگلی میں پہنی ہوئی ایک معمولی سی انگوٹھی سے کسی ملک کی سلامتی کو داؤ پر لگایا جاسکتا ہے۔ اور اس بات نے عمران جیسے ذہین شخص کو بھی چکرا کر رکھ دیا۔ بظاہر یہ ایک بریتھ اسٹون پر بنی انگوٹھی تھی لیکن اس کے پس منظر میں جرم اور سازش کا انتہائی بھیانک کھیل اس قدر کامیابی سے کھیلا جارہا تھا کہ جس کا عمران تصور بھی نہ کرسکتا تھا۔ مجرموں نے یہ جال اس قدر ذہانت سے پھیلایا کہ عمران اور اس کی پوری ٹیم باوجود ٹکریں مارنے کے

آخری لمحے تک یہ جان نہ سکی کہ کیا واقعی کوئی سازش ہو رہی ہے اور
یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عمران جیسا ذہین ترین شخص بھی برملا شکست
تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اگر جولیا اپنی زندگی کا ایک انوکھا تجربہ نہ کرتی
تو شاید عمران کبھی بھی پاکیشیا کے خلاف ہونے والی اس بھیانک سا
سے باخبر نہ ہو سکتا۔ جولیا کا وہ تجربہ کیا تھا اور برتھ اسٹون جیسی معمو
چیز کے پیچھے کیا سازش کار فرما تھی اس کا علم تو آپ کو کتاب پڑھ
کر ہی ہو گا۔ بہرحال اتنا مجھے یقین ہے کہ خالصتاً جاسوسی کہانیاں پڑھنے
والے قارئین اس کتاب سے بے حد محظوظ ہوں گے۔ میں نے یہ کہانی
اپنے ان بے شمار قارئین کے بیحد اصرار پر لکھی ہے جو عمران سیریز میں
خالصتاً جاسوسی کہانیاں پڑھنا چاہتے ہیں۔ ایسی جاسوسی کہانی جس میں
صرف جاسوسی اور سسپنس ہو اور ایکشن نہ ہونے کے برابر ہو۔ مجھے یقین
ہے کہ یہ کہانی ہر لحاظ سے ان کے معیار پر پورا اترے گی۔ ویسے بھی
جاسوسی ادب میں یہ ایک انتہائی منفرد موضوع ہے۔ ایسا موضوع جو
عام ڈگر پر لکھی ہوئی جاسوسی کہانیوں سے قطعی مختلف ہے۔ اپنی رائے
سے مجھے ضرور آگاہ کیجئے اور اس کے ساتھ ہی اپنے چند خطوط بھی
ملاحظہ کر لیجئے۔

سرگودھا سے خواجہ محمد ابوذر لکھتے ہیں ”بلیک تھنڈر خاصی دلچسپ
کتاب ثابت ہوئی ہے۔ کافی عرصے کے بعد عمران کو اس کہانی میں چکراتے
ہوئے پایا کیونکہ پچھلے کئی ناولوں میں عمران کو کچھ زیادہ ہی مافوق الفطرت
صلاحیتوں کا مالک دکھایا گیا تھا لیکن اس کتاب میں ٹرومین نے
واقعی عمران کو ناکوں چنے چبوا دیئے ہیں۔ اس قدر خوبصورت اور
دلچسپ ناول لکھنے پر میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے“۔

خواجہ محمد ابوذر صاحب۔ بلیک تھنڈر کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں
ناکوں چنے چبانے کا تجربہ واقعی عمران کے لئے انوکھا ثابت ہوا ہو گا کیونکہ
وہ تو دانتوں سے چنے چبانے کا عادی تھا لیکن اب کیا کیا جائے کبھی کبھی
ایسا چنا بھی آجاتا ہے جسے ناک سے چبانا ہی پڑتا ہے۔ چنے بیچارے
کے ساتھ تو جو ہوتا ہو گا سو ہو گا لیکن اس ناک پر کیا گزرتی ہو گی۔ یہ بات
البتہ سوچنے کی ہے۔ آپ نے یقیناً اس بارے میں سوچا ہو گا۔ مجھے بھی
اپنی سوچ سے ضرور آگاہ کیجئے ......“

فیصل آباد چک نمبر ۲۲۴ سے اعجاز عماد صاحب لکھتے ہیں ”میں نے
آپ کے تمام ناول پڑھے ہیں اور سب کے سب بیحد پسند آئے ہیں لیکن ایک
بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ جب بھی مجرم اپنے ہیڈ کوارٹر جاتے ہیں تو گیٹ
پر تین بار ہی ہارن دیتے ہیں کبھی بھی کسی مجرم سے دو یا تین سے زیادہ
مرتبہ ہارن نہیں بجایا، اس کی کیا وجہ ہے۔

اعجاز عماد صاحب۔ ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ عام طور پر چونکہ ہارن
ایک بار یا زیادہ سے زیادہ دو بار بجایا جاتا ہے اس لئے مسلسل تین بار ہارن
بجانا مخصوص کوڈ ہوتا ہے۔ ویسے بھی ایک مشہور محاورہ ہے۔ تین حرف بھیجنا
جدید دور میں اسے تین ہارن بجانا کہہ لیجئے۔ امید ہے اب بات سمجھ میں آ گئی ہو گی۔

گورنمنٹ کالج آف کامرس (؟) سے محمد خلیل الرحمن غائب صاحب لکھتے ہیں۔
آپ کے ناول تو مجھے بیحد پسند آتے ہیں لیکن آپ کی ہر کتاب کے پیچھے آپ کی
ایک ہی پوز کی تصویر دیکھ کر مجھے ہمیشہ یہی خیال آتا ہے کہ آپ نے میک اپ
کر کے یہ تصویر اتروائی ہے اور میک اپ بھی ایسا مستقل کہ جواب تبدیل ہی

نہیں ہو رہا۔ ویسے میرے خیال میں میک اپ کو اگر ہٹا دیا جائے تو آپ کا حلیہ کچھ اس طرح ہو گا" آپ ادھیڑ عمر کے لحیم شحیم آدمی ہیں۔ سر درمیان سے بالکل انڈے کے چھلکے کی طرح صاف ہو گا اور اردگرد بالوں کی باریک جھالر ہو گی۔ کنپٹیوں پر بال برف کی طرح سفید ہوں گے جس سے آپ کی شخصیت بارعب ہو گئی ہے۔ آنکھوں سے ذہانت ٹپکتی ہو گی۔ چہرے پر درشتی اور سختی ضرور ہو گی۔ آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک سر پر چوڑے چھجے کا ہیٹ، پاؤں میں فوجی بوٹ اور ہاتھ میں مشین گن جیسا قلم۔ اگر میرا خیال درست ہے تو آپ مہربانی فرما کر اپنی میک اپ شدہ تصویر کی بجائے اصل تصویر ناول پر شائع کروائیں۔ کم از کم لوگ اردو جاسوسی ادب کے مایۂ ناز خالق کو دیکھ کر پہچان تو سکیں"۔

محمد خلیل الرحمٰن غائب صاحب! ناولوں کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں۔ آپ نے میرا جو حلیہ لکھا ہے خاصا دلچسپ ہے لیکن ایک بات محل نظر ہے کہ سر پر چوڑے چھجے والا ہیٹ بھی ہے اور اس کے باوجود انڈے کے چھلکے جیسا سر بھی آپ کو نظر آ رہا ہے کہیں یہ حلیہ لکھتے وقت آپ نے اپنے سر پر تو نہ ہاتھ پھیر لیا تھا۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر صرف غائب لکھنے سے بات نہیں بنے گی نجانے دوسرے کیا کیا غائب سمجھنے لگ جائیں۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم-اے

عمران نے جیسے ہی کار ہوٹل شنگریلا کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی وہ قریب ہی پارکنگ میں موجود سوپر فیاض کی جیپ دیکھ کر چونک پڑا۔ جیپ کے ساتھ کئی سرکاری موٹر سائیکل بھی موجود تھے اور عمران نے یہ سرکاری موٹر سائیکل دیکھ کر آنکھیں جھپکائیں کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ سوپر فیاض اپنے محکمے کے انسپکٹروں کے ساتھ ہوٹل میں موجود ہے۔ انسپکٹروں کو سرکاری طور پر ہیوی موٹر سائیکل بھی دیئے گئے تھے جبکہ فیاض کے استعمال میں جیپ رہتی تھی۔ عمران گذشتہ دنوں میں اس قدر مصروف رہا تھا کہ باوجود خواہش کے وہ فیاض سے مل نہ سکا تھا اور اب اسے کئی روز سے فرصت ہی فرصت تھی۔ سلیمان چونکہ کئی روز سے چھٹی پر تھا اس لئے عمران دوپہر کا کھانا ہوٹل شنگریلا میں ہی کھاتا تھا اور آج بھی وہ اسی مقصد کے لئے ہوٹل شنگریلا آیا تھا لیکن یہاں سوپر فیاض کی جیپ اور اس کے محکمے کے انسپکٹروں کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی اس کی

آنکھوں میں تیز چمک اُبھر آئی. اس نے کار ایک سائیڈ پر پارک کی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا. اس کے جسم پر عام سا سوٹ تھا لیکن چہرے پر حماقتوں کا آبشار پوری رفتار سے بہنا شروع ہو گیا تھا. چونکہ وہ گذشتہ کئی دنوں سے یہاں روزانہ کھانا کھا رہا تھا اس لئے ہوٹل شنگریلا کے عملے کا ایک ایک آدمی اس کی فطرت سے اچھی طرح واقف ہو گیا تھا، اس لئے دربان نے عمران کو دیکھتے ہی نہ صرف میکانکی انداز میں زوردار سیلوٹ مارا بلکہ دروازہ بھی کھول دیا.

"اب تک کتنی ٹپ وصول کر چکے ہو" —— عمران نے اس کے قریب رک کر بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا.

"جج ۔ جی ۔ جی ۔ صرف دو چار روپے ہی ہوئے ہوں گے جناب" دربان نے کھیسیں نکالتے ہوئے کہا. اس نے شاید جان بوجھ کر کم بتایا تھا تاکہ عمران سے موٹی ٹپ وصول ہو سکے. ظاہر ہے جب عام حالات میں عمران دس روپے دے دیتا تھا تو پھر پوچھنے کے بعد تو بھاری ٹپ ملنے کا سو فیصد سکوپ بن گیا تھا.

"نکالو" —— عمران نے اسی طرح سنجیدگی سے منہ بناتے ہوئے کہا.

"جج ۔ جی —— کیا مطلب" —— دربان عمران کی بات سن کر بُری طرح بوکھلا گیا. شاید اسے تصور تک نہ تھا کہ شنگریلا جیسے شاندار ہوٹل میں آنے والا آدمی اس سے دو چار روپے مانگے گا.

"میں کہہ رہا ہوں ٹپ نکالو ۔ وصول کرنے والے کو کبھی کبھی دینا بھی چاہیے" —— عمران کا لہجہ اس قدر سنجیدہ تھا کہ دربان نے جلدی

سے اپنی یونیفارم کی بڑی سی جیب میں ہاتھ ڈالا اور جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس میں آٹھ روپے تھے.

"شکریہ —— واپس نہ مانگنا" —— عمران نے بڑے اطمینان سے اس کے ہاتھ سے آٹھ روپے جھپٹے اور ہوٹل میں داخل ہو گیا.

دربان آنکھیں پھاڑے حیرت سے عمران کو جاتا دیکھ رہا تھا لیکن ظاہر ہے عمران کو اس کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی.

ہوٹل میں اس وقت خاصا رش تھا. لیکن کرسیوں پر بیٹھے ہوئے سبھی افراد سوسائٹی کے انتہائی معزز ترین افراد تھے. بڑے آفیسر، بڑے بڑے کاروباری افراد، جن کے لئے پیسہ حقیقتاً ہاتھ کی میل سے بھی کم اہمیت رکھتا تھا. عمران نے اندر داخل ہوتے ہی اس طرح اپنی آنکھیں گھمائیں جیسے بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ تلاش کر رہا ہو اور پھر اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی. ایک کونے میں واقعی سوپر فیاض بیٹھا ہوا تھا. وہ اس وقت فل یونیفارم میں تھا جبکہ اس کے ساتھ واقعی اس کے محکمے کے انسپکٹر موجود تھے اور ان کی میزیں کھانے کی پلیٹوں سے بھری ہوئی تھیں کھانے کے ساتھ ساتھ دبے دبے قہقہے بھری گفتگو بھی جاری تھی اور عمران یہ قہقہے سنتے ہی سمجھ گیا کہ یہ دعوت کسی خاص خوشی میں اڑائی جا رہی ہے ورنہ فیاض تو اپنے ماتحتوں کے سامنے اس طرح لیئے دیئے رکھنے کا عادی تھا کہ اگر کوئی انسپکٹر اس کے سامنے ذرا ہنس بھی پڑتا تو فیاض اس کی جان عذاب میں ڈال دیتا تھا. فیاض کی دروازے کی طرف پشت تھی جبکہ اس کی پشت پر ایک میز خالی تھی. عمران خاموشی سے سر جھکائے اس میز کی طرف بڑھ گیا چونکہ ہوٹل میں خاصا رش تھا اور انسپکٹر جو عمران

کو اچھی طرح جانتے تھے، کھانے اور گفتگو میں مصروف تھے۔ کسی نے بھی عمران کو نہ دیکھا اور اگر دیکھا تو شاید توجہ نہ کی تھی۔ عمران خاموشی سے جا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اس کی پشت سوپر فیاض کی طرف تھی لیکن یہاں بیٹھتے ہوئے اس کا چہرہ اور سر اور زیادہ جھک گیا تھا۔ کاندھے سکڑ گئے تھے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے ابھی ابھی کسی یتیم خانے سے نکل کر آیا ہو، جس کا اس بھری دنیا میں کوئی ولی وارث نہ ہو۔

"صاحب مینو" ـــــ ویٹر نے قریب آکر بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مینو رہنے دو ـــ یہ بتاؤ کیا کوئی کھانا ایسا ہے جو آٹھ روپے میں ملتا ہو۔ بس مقدر کا چکر ہے۔ بھوک بھی بڑی سخت لگی ہوئی تھی اور پیسہ بھی جیب میں نہ تھا۔ گیٹ پر کھڑے دربان سے بڑی منت خوشامد سے یہ آٹھ روپے ادھار ملے ہیں" ـــــ عمران نے اونچی آواز میں کہا لیکن لہجہ بھیک مانگنے والوں جیسا ہی تھا۔

"جی جناب ـــ آپ مذاق کر رہے ہیں۔ پیسوں کی کوئی بات نہیں، آپ حکم فرمائیں" ـــــ ویٹر عمران کی شاندار اور بے داغ اداکاری سے بری طرح گھبرا گیا تھا۔ وہ روزانہ عمران سے موٹی ٹپ وصول کرتا تھا اور آج وہی عمران اسے مقدر کے کھیل سنا رہا تھا۔

"نہیں ـــ اب مجھ میں مزید کسی کا احسان لینے کی ہمت نہیں ہے تم یہ بتاؤ کہ آٹھ روپے میں کوئی کھانا ملتا ہے یا نہیں۔ اگر ملتا ہے تو لا دو نہیں تو ابھی آٹھ روپے کا زہر خرید کر کھا لوں گا" ـــــ عمران نے اسی طرح رو دینے والے لہجے میں کہا لیکن آواز اونچی تھی۔

"جی جناب ـــ آٹھ روپے میں تو یہاں چائے کی پیالی بھی نہیں ملتی، آپ کھانا کہہ رہے ہیں لیکن جناب میں نے عرض کیا ہے کہ رقم کی کوئی بات نہیں، آپ حکم فرمائیں۔ میں کھانا لا دیتا ہوں" ـــــ ویٹر اور زیادہ گھبرا گیا تھا۔ ارد گرد میزوں پر بیٹھے ہوئے افراد کے منہ ٹیڑھے ہونے لگ گئے تھے۔ انہیں عمران کی بھوک پر کوئی رحم آنے کی بجائے اس پر غصہ آنے لگ گیا تھا کہ اس جیسے غریب آدمی نے یہاں ان کے درمیان آکر بیٹھنے کی جرات ہی کیوں کی۔

"ٹھیک ہے ـــ کھانا نہیں ملتا تو زہر ہی سہی۔ اچھا خدا حافظ اور شاید ہمیشہ کے لئے خدا حافظ" ـــــ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ویٹر آنکھیں پھاڑے حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ عمران نے سر جھکایا اور گیٹ کی طرف جانے کے لئے قدم بڑھایا ہی تھا کہ پشت سے سوپر فیاض کی تیز آواز ابھری۔

"ٹھہرو ـــ یہ کیا ڈرامہ ہے" ـــــ اور عمران آہستہ سے مڑا اس کے چہرے پر بیچارگی کے تاثرات کچھ اور بڑھ گئے تھے۔

"اوہ سپرنٹنڈنٹ فیاض آپ ـــ آپ یہاں موجود تھے۔ کچھ نہیں۔ کچھ نہیں۔ خدا حافظ" ـــــ عمران نے بڑے بے چارگی کے سے انداز میں آنکھیں جھکاتے ہوئے کہا اور دوبارہ گیٹ کی طرف مڑنے لگا۔

"میں کہتا ہوں رک جاؤ ـــ ادھر آؤ" ـــــ فیاض نے یکلخت ہاتھ بڑھا کر اسے بازو سے پکڑا اور اپنی طرف گھما لیا۔ اس کے محکمے کے انسپکٹر بھی کھانا چھوڑ کر حیرت سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔

البتہ ان میں سے کسی کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ وہ فیاض کی وجہ سے عمران سے اکثر ملتے رہتے تھے اور انہیں عمران کی رگ رگ سے واقفیت تھی۔

"مم۔ مم مجھے جانے دو جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب۔ میں آپ کی خوشی میں مخل نہیں ہونا چاہتا۔ بس قسمت کی بات ہے۔ ٹھیک ہے ایسا بھی ہوتا ہے۔" —— عمران نے اتنی لمبی سانس لیتے ہوئے کہا جیسے پورے ہال کی آکسیجن وہ ایک ہی بار اپنے پھیپھڑوں میں بھر لینا چاہتا ہو۔

"ادھر بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ یہ ڈرامہ کیوں کر رہے ہو۔ مقصد کیا ہے۔" —— فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھ ہی ایک خالی کرسی پر عمران کو زبردستی بٹھا دیا۔

"ٹھیک ہے جناب —— جب قسمت ہی ساتھ چھوڑ جائے تو غریب کی بھوک بھی ڈرامہ بن جاتی ہے۔ سلیمان ملازمت چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ فلیٹ میں فروخت کرنے کی اب کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ میں طویل عرصے سے بیمار پڑا تھا۔ اس لئے ساری جمع پونجی بھی لگ گئی۔ ڈیڈی سے مانگنا فضول تھا۔ اماں بی سے ڈرتے ڈرتے مانگا تو انہوں نے ٹکا سا جواب دے دیا۔ وہ بھی اسے ڈرامہ ہی سمجھتی رہیں۔ ثریا انکل کے پاس چھٹیاں گزارنے گئی ہوئی ہے۔ جولیا، تنویر اور دوسرے سارے ساتھیوں نے بھی منہ موڑ لیا ہے۔ میں نے چیف سے ایڈوانس مانگا تو اس نے بھی جواب دے دیا کہ ایڈوانس اصول کے خلاف ہے۔ دو روز سے بھوکا پڑا تھا فلیٹ میں۔ اب جب بھوک انتہا پر پہنچ گئی، برداشت ختم ہو گئی تو

گرتا پڑتا یہاں پہنچا۔ بڑی مشکل سے دربان سے یہ آٹھ روپے اُدھار مانگے ہیں لیکن یہ میری واقعی غلطی تھی کہ اتنے بڑے اور مہنگے ہوٹل میں آٹھ روپے کا کھانا کھانے آ گیا ہوں۔ وہ ویٹر کہہ رہا ہے آٹھ روپے کی چائے کی پیالی بھی نہیں ملتی اور آپ بھی میری بھوک کو ڈرامہ کہہ رہے ہیں۔" —— عمران نے اسی طرح رُک رُک کر کہا جیسے واقعی شدید ترین بھوک کی وجہ سے اس سے پوری طرح بولا بھی نہ جا رہا ہو۔

"ویٹر —— دربان کو بلا لاؤ۔ میں ابھی اس اداکارِ اعظم کی بھوک کا پول کھولتا ہوں۔ بلاؤ دربان کو۔" —— فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے ویٹر سے کہا اور عمران نے کچھ نہ کہا اسی طرح سر جھکائے بیٹھا رہا۔

"یس سر۔" —— چند لمحوں بعد گیٹ کے باہر کھڑے دربان نے فیاض کے قریب آ کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

"اس عمران نے تم سے کچھ لیا ہے یا....." —— سوپر فیاض نے دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ج۔ ج۔ جی ہاں —— آٹھ روپے لئے ہیں۔ میرے پاس تھے ہی یہی جناب...." —— دربان نے ایک نظر سر جھکائے بیٹھے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔

"ٹھیک ہے —— یہ لو دس روپے اور جاؤ۔" —— فیاض نے کہا اور جیب سے دس روپے کا نوٹ نکال کر دربان کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ دربان سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"بہت بہت شکریہ فیاض صاحب۔ آپ واقعی بے حد رحم دل ہیں۔ اب میں آٹھ روپے کی زہر کھا کر اطمینان سے مروں گا ورنہ دربان کا

ادھار مجھے قبر میں بھی چین نہ لینے دیتا :" ——— عمران نے اُٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا. لہجہ ویسے ہی بے چارماں جیسا تھا.

" میں کہتا ہوں بیٹھ جاؤ ——— ویٹر جاؤ اور چکن جلفرازی کی فل پلیٹ لے آؤ ' جلدی کرو جاؤ :" ——— سوپر فیاض نے قریب کھڑے ویٹر سے کہا اور ویٹر لیس سر کہتا ہوا واپس مڑ گیا.

" اُلو . احمق . تم نے مجھے فون کر دیا ہوتا. میں تو سمجھا تھا کہ تم کسی مشن پر ملک سے باہر گئے ہو اس لئے میں خود نہ آیا. اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تمہاری یہ حالت ہو گئی ہے :" ——— فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا. اس کے چہرے پر اس وقت ہمدردی کے زبردست تاثرات اُبھر آئے تھے. شاید دربان کی تصدیق کے بعد اسے مکمل طور پر یقین آ گیا تھا کہ عمران جو کچھ کہہ رہا ہے وہ سو فیصد درست ہے.

" جناب ہمیں اجازت دیجئے تو بہتر ہے :" ——— ایک انسپکٹر نے ماحول کو دیکھتے ہوئے سوپر فیاض سے کہا.

" ٹھیک ہے ——— تم جاؤ :" ——— سوپر فیاض شاید خود بھی یہی چاہتا تھا اس لئے اس نے فوراً اجازت دے دی اور انسپکٹروں نے اُٹھ کر سلام کیا اور پھر تیزی سے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئے. انہوں نے نیپکن سے ہاتھ صاف کر لئے تھے اس لئے وہ ہاتھ دھونے واش بیسن کی طرف نہ گئے تھے.

دو ویٹروں نے جلدی سے آ کر میز خالی کرنی شروع کر دی اور جب تک وہ پہلے والا ویٹر آتا ' میز خالی ہو چکی تھی. عمران سر جھکائے اسی طرح بیٹھا ہوا تھا.

" سلیمان کیوں چھوڑ گیا ہے تمہیں . وہ تو تمہارا بڑا پیارا باورچی تھا. حرام خور کھا کھا کر سؤر بنتا جا رہا تھا. جب کھانے کو نہ ملا تو نوکری ہی چھوڑ کر چلا گیا. بد لحاظ . بے مروت :" ——— فیاض نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا.

" اب سب تو آپ کی طرح رحم دل نہیں ہوتے جناب :" ——— عمران نے اسی لہجے میں جواب دیا.

" یہ تم نے آپ جناب کی کیا رٹ لگا رکھی ہے. کیا واقعی بھوک نے تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے :" ——— فیاض کو شاید اب خیال آیا تھا کہ عمران اس سے باقاعدہ آپ جناب کے لہجے میں بات کر رہا ہے.

" بھوک بڑی ظالم چیز ہے جناب :" ——— عمران نے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ فیاض غرا اٹھا.

" خبردار جو تم نے اب مجھے جناب آپ کہا. میں گردن توڑ دوں گا' سمجھے :" ——— فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا.

" جب پیٹ خالی ہو' جیب خالی ہو تو خود بخود سیٹھوں کے لئے مؤدبانہ الفاظ منہ سے نکلنے لگتے ہیں :" ——— عمران نے جواب دیا اور فیاض نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جیب سے اپنا پھولا ہوا بٹوہ نکالا اور پھر اس میں سے بڑے نوٹوں کی ایک بڑی گڈی نکالی اور اس نے زبردستی عمران کی جیب میں ٹھونس دی.

" لو ——— اب جیب بھر گئی ہے اور یہ لو کھانا بھی آ گیا ہے. اب نہ کہنا مجھے آپ جناب :" ——— اور سنو میں مر نہیں گیا کہ تم اس طرح بیماروں کی طرح پھرتے رہو' سمجھے :" ——— فیاض نے بظاہر غصے سے لیکن

انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ شکریہ" ——— عمران نے کہا اور پھر جلدی سے وہ کھانے پر ٹوٹ پڑا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے واقعی وہ دو روز کا بھوکا ہو۔ فیاض خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔

"واہ جب اللہ دینے پر آتا ہے تو پتھر میں موجود کیڑے کو بھی رزق دے دیتا ہے اور پتھر باوجود پتھر ہونے کے اس کا رزق پہنچانے میں رکاوٹ نہیں بنتا اور واقعی جب قسمت پلٹا کھاتی ہے تو کنجوس کے ہاتھوں سے سخاوت شروع ہو جاتی ہے۔" ——— عمران نے باقاعدہ ڈکار لیتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر چمک سی آ گئی تھی۔

"بکواس مت کرو اور یہ تم نے پتھر پتھر کی کیا گردان لگا دی ہے۔" فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پتھر بڑے کام کی چیز ہوتا ہے فیاض صاحب۔ مجنوں کو مارنے کے کام آتا ہے تاکہ مجنوں کا عشق اور بھی پختہ ہو جائے۔ وہ غالب نے کہا ہے کہ ......" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس بس ـــ مجھے یہ مشکل مشکل شعر نہ سنایا کرو۔ میرے پلے نہیں پڑتی یہ شاعری وغیرہ۔ میں تمہیں ایک مشورہ دوں، برتھ اسٹون پہن لو میری طرح قسمت بدل جائے گی تمہاری۔" ——— فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"برتھ اسٹون ـــ کیا مطلب۔" ——— عمران نے چونک کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں فیاض کی انگلی پر جم گئیں جس میں سونے کی ایک انگوٹھی کے اندر ایک عجیب و غریب سا پتھر نظر آ رہا تھا۔

اس کی آنکھوں میں حیرت ابھر آئی کیونکہ آج سے پہلے اس نے کبھی فیاض کو اس قسم کا پتھر پہنے نہ دیکھا تھا۔

"یہ دیکھو ـــ یہ کیٹ آئیز ہے۔ یہ میرا برتھ اسٹون بھی ہے اور موجودہ حالات کے مطابق بھی ہے۔ مجھے بھی پہلے ان پتھروں پر قطعاً یقین نہ تھا۔ میں ان پتھروں کو پہننے والے کو احمق سمجھتا تھا۔ بھلا پتھر بھی قسمت بدل سکتے ہیں۔ یہ خیال ہی احمقانہ لگتا تھا۔ لیکن یقین کرو جب سے میں نے یہ کیٹ آئیز پہنا ہے میری قسمت بدل گئی ہے۔ تمہیں معلوم ہے یہ دعوت کیوں ہو رہی تھی۔ مجھے سلیکشن گریڈ مل گیا ہے سر رحمن تو سفارش ہی نہ کر رہے تھے۔ کہتے تھے کہ ابھی وقت نہیں آیا لیکن اوپر سے آرڈر آ گئے ہیں اور میری تنخواہ میں یکلخت تقریباً دوگنا اضافہ ہو گیا ہے جب سے میں نے یہ پتھر پہنا ہے میری بیوی کا رویہ بھی مجھ سے بدل گیا ہے اور بتاؤں، تم حیران ہو گے۔ سر رحمن نے بھی کل مجھے بلا کر ایک کام کے سلسلے میں بڑی شاباش دی ہے حالانکہ تم اپنے ڈیڈی کی عادت جانتے ہو ہتھیلی پر سر رکھ کر بھی جاؤ تو ان کے منہ سے شاباش کا لفظ نہیں نکلتا۔" فیاض جب بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔

"لیکن یہ تو ظلم ہے۔ تم نے قسمت بدلنے کے شوق میں بیچاری بلی کی آنکھ نکال لی۔ لاحول ولا قوۃ، یہ بھی کوئی انسانیت ہے۔ کل تمہیں کوئی کہہ دے گا بیگم آئی پہنو تو تم سلمٰی کی آنکھ نکال لو گے۔" ——— عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور فیاض بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"یہ اصلی بلی کی آنکھ نہیں ہے۔ اس پتھر کا نام کیٹ آئیز ہے بالکل

بلی کی آنکھ کی طرح اور تم جانتے ہو کہ بلی کی آنکھ بہت چوکنا ہوتی ہے۔
اندھیرے میں بھی شکار کو دیکھ لیتی ہے :"—— فیاض نے عمران کو اس
طرح سمجھاتے ہوئے کہا جیسے استاد بچے کو سمجھاتا ہے۔

"ہونہہ تو اس پتھر نے تمہاری قسمت بدل دی۔ لیکن میرے خیال
میں اس پتھر کو پہننے والے سے زیادہ دیکھنے والے کو فائدہ ہوتا ہے۔ اب دیکھو
تمہارے انسپکٹروں نے تم سے اس ہوٹل میں شاندار دعوت کھائی۔ مجھے
کھانا بھی مل گیا اور بڑے نوٹوں کی ایک بڑی گڈی بھی۔ واہ یہ بلی تو واقعی
کام کی ہے۔ جلد ہی تمہارا بنک بیلنس زیرو کر کے رکھ دے گی :"——
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دعوت تو میں نے سلیکشن گریڈ ملنے کی خوشی میں ماتحتوں کو کھلائی ہے
اور تم پر مجھے رحم آ گیا تھا :"—— فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"رحم —— کیا مطلب :"—— عمران نے چونک کر کہا۔

"تمہاری حالت بتا رہی تھی کہ تم واقعی مفلسی کے ہاتھوں زہر کھانے
پر تیار ہو چکے ہو اور یہ کیسے ممکن تھا کہ میرے ہوتے ہوئے تم زہر کھاؤ :
فیاض نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"خالی زہر کھانا کوئی محاورہ نہیں ہے۔ زہر مار کرنا کہتے ہیں۔ جس
طرح شرط جیتنے کے لئے مجھے یہ کھانا زہر مار کرنا پڑا ہے :"—— عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شرط جیتنے کے لئے —— کیا مطلب :"—— فیاض نے بری
طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"شرط کا مطلب شرط ہی ہوتا ہے۔ اب تم خود سوچو، میں اب

باورچی سے بھی شرط ہار جاتا تو پھر واقعی مجھے زہر کھا لینا چاہیے تھا :"
عمران نے کہا۔

"کس باورچی کی بات کر رہے ہو اور کیسی شرط :"—— فیاض اب
پوری طرح چوکنا ہو گیا تھا اور اس کے چہرے پر ہلکے ہلکے غصے کے آثار
نمودار ہونے لگ گئے تھے۔

"ایک ہی باورچی ہے میرا —— آغا سلیمان پاشا۔ مجھے کہنے لگا کہ
اب سوپر فیاض صاحب نے کیٹ آئی ساتھ رکھ لی ہے۔ اب وہ بیحد
چوکنا اور محتاط ہو گیا ہے۔ اب آپ اسے الو بنا کر اس سے رقم نہیں
ہتھیا سکتے۔ میں نے جواب دیا کہ فیاض چاہے کیٹ کی بجائے ٹائیگر
آئی کیوں نہ پہن لے جو کچھ اللہ میاں نے اسے بنا دیا ہے وہ بدل نہیں
سکتا۔ میں جب چاہوں اس سے موٹی رقم وصول کر سکتا ہوں لیکن وہ مانتا
ہی نہیں تھا۔ بس شرط لگ گئی اور دیکھو نوٹوں کی موٹی گڈی میری جیب
میں ہے اور ہوٹل کا شاندار کھانا میرے پیٹ میں۔ اب میں اسے بتاؤں
گا کہ بنے بنانے کو مزید نہیں بنانا پڑتا :"—— عمران نے بڑے
فاخرانہ لہجے میں کہا

"بکواس مت کرو —— اب تم اپنی انا کی خاطر یہ ڈرامہ کر رہے ہو :"
فیاض نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا لیکن اس کا چہرہ بتا رہا
تھا کہ وہ اپنی حماقت کو اب بس نبھانے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔

"ڈرامہ —— سوپر فیاض صاحب ڈرامہ تو اس آدمی نے تمہارے
ساتھ کیا ہے جس نے سڑک کے کنارے پڑے ہوئے بجری کے ڈھیر
میں سے ایک پتھر اٹھایا اور تمہیں تھما دیا کہ یہ کیٹ آئیز ہے۔ میرے ساتھ

چلو میں تمہیں ساری دنیا کی مخلوق کی آئیز ایک ہی ڈھیر سے نکال کر دے دیتا ہوں "۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور فیاض چونک پڑا۔

"نہیں ۔۔۔ خواہ مخواہ کی بکواس اچھی نہیں ہوتی۔ میں نے بڑے بڑے آفیسران کے ہاتھوں میں یہ پتھر دیکھے ہیں۔ ایسے ایسے افسران کہ تمہیں یقین نہ آئے گا اور سب نے یہ پتھر کنگ سے لئے ہیں۔ وہ واقعی کنگ آف سٹونز ہے۔ ایسے ایسے نایاب پتھر ہیں اس کے پاس کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں۔ اور وہ واقعی کنگ ہے۔ موڈ آتا ہے تو مفت دے دیتا ہے۔ نہ آئے تو کروڑ روپیہ بھی دے دو تو انکار کر دیتا ہے"۔ فیاض نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کنگ آف سٹونز ۔۔۔ واہ یہ کونسی شخصیت پیدا ہوئی ہے۔ پانچ کنگ تو سُنے تھے۔ چار تاش کے اور ایک گریٹ لینڈ کا لیکن چھٹا کہاں سے آگیا "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے اس کے چہرے پر ہلکی سی حیرت کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔

"آؤ میرے ساتھ پھر میں دیکھتا ہوں تم کیسے یقین نہیں کرتے پتھروں پر "۔۔۔۔ فیاض نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مم ۔ مگر ۔۔۔ وہ کنگ صاحب کہیں پتھر نہ مارنا شروع کر دیں"۔ عمران نے کہا۔

"ارے نہیں ۔۔۔ تم میرے ساتھ آؤ ' آج یا تو وہ تمہیں ان پتھروں کا قائل کرے گا یا پھر میں اسے اپنے ہاتھ سے گولی مار دوں گا"۔ فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے جیب سے چار بڑے

نوٹ نکال کر ایک طرف کھڑے ویٹر کے ہاتھ پر رکھے اور عمران کا بازو پکڑ کر ہوٹل کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے ارے سانس تو لینے دو "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا لیکن فیاض اسے اسی طرح بازو سے کھینچتا ہوا ہوٹل سے باہر آیا اور سیدھا اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے رکو تو سہی میری کار "۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے مؤدبانہ انداز میں اپنی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بعد میں لے لینا "۔۔۔۔۔ فیاض پر نجانے کیا بھوت سوار ہو گیا تھا کہ اس نے عمران کی ایک نہ سُنی اور اُسے اپنے ساتھ جیپ میں بٹھا کر ہی دم لیا۔ چند لمحوں بعد اس کی جیپ تیزی سے دوڑتی ہوئی ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکلی اور پھر تیزی سے سڑک پر دوڑنے لگی۔

"یہ کیٹ آئیز کتنے میں لیا ہے تم نے "۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"دس لاکھ میں "۔۔۔۔۔ فیاض نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو عمران اس طرح حیرت سے فیاض کو دیکھنے لگا جیسے اسے فیاض کی بات پر یکسر یقین نہ آیا ہو۔

"اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو مجھے ' میں سچ کہہ رہا ہوں "۔۔۔۔۔ فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اتنی رقم میں تم نے صرف ایک انگوٹھی لی ہے۔ مجھے بتاتے اتنی رقم میں تمہیں میں دس ہزار سالم بلیاں لے کر دے دیتا۔ لادے پھرتے ساتھ "۔۔۔۔۔ عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"تم سوچ رہے ہو گے کہ یہ مہنگا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پتھر قسمت والے کو ملتے ہیں۔ یہ ایرا غیرا نتھو خیرا پتھر نہیں لے سکتا۔ یہ اصلی پتھر ہے۔" ——— فیاض نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کسی غریب کی ہتھیلی پر ایک روپیہ رکھتے ہوئے تو تمہاری جان نکل جاتی ہے اور دس لاکھ کا پتھر لے لیا تم نے۔ یہ واقعی اس صدی کا سب سے بڑا عجوبہ ہے۔" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم چلو تو سہی پھر دیکھنا کہ تم کتنے میں لیتے ہو پتھر، بشرطیکہ تمہاری قسمت میں ہوا تو۔" ——— فیاض نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اب اس کی جیپ شان کالونی کے پہلے چوک کی طرف مڑ گئی تھی۔ شان کالونی نو تعمیر شدہ تھی اور یہاں دارالحکومت کے امرا کی کوٹھیاں تھیں۔ کوئی کوٹھی بھی دس کنال سے کم رقبے پر نہ بنی تھی اور ہر کوٹھی پر کروڑوں روپے خرچ کئے گئے تھے۔ اس لئے عمران اس کالونی کو زندہ لاشوں کا عجائب گھر کہتا تھا۔

"تو یہ کنگ صاحب شان کالونی میں رہتے ہیں۔" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں سب سے قیمتی اور شاندار کوٹھی اسی کی ہے۔" ——— فیاض نے بڑے مرعوبانہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے روکو ——— جیپ روکو۔" ——— اچانک عمران نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور فیاض نے گھبرا کر پوری قوت سے بریک لگا دیئے۔

"کک کک ——— کیا ہو گیا ہے۔" ——— فیاض نے بوکھلائے ہوئے

لہجے میں کہا لیکن عمران اس کی طرف متوجہ ہی نہ تھا۔ سڑک کی سائیڈ فٹ پاتھ پر ایک بوڑھی عورت سر پر پرانا اور تقریباً ٹوٹا ہوا ٹوکرا اٹھائے بڑی مشکل سے لاٹھی ٹیکتی ہوئی جا رہی تھی۔ اس کے جسم پر کپڑے بھی بے حد پرانے اور تقریباً خستہ تھے۔ ایک دس سال کا بچہ جس کے جسم پر ایک میلی سی بنیان اور پھٹا ہوا نیکر تھا۔ ہاتھ میں ایک میلا سا بستہ اٹھائے ساتھ چل رہا تھا۔ وہ پیروں سے ننگا تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک تختی تھی۔ وہ دونوں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے جبکہ جیپ ان سے کچھ آگے رکی تھی۔ وہ دونوں جیپ کی طرف ہی آ رہے تھے۔ عمران ان کے قریب آتے ہی جلدی سے اچھل کر جیپ سے اترا اور تیزی سے اس بوڑھی عورت کی طرف بڑھا۔

"بڑی اماں سلام ——— یہ آپ کا پوتا ہے شاید۔" ——— عمران نے قریب جا کر بڑے ادب سے اس بوڑھی عورت کو سلام کیا اور پھر جھک کر اس نے اس بچے کے گال پیار سے تھپتھائے۔

"ج ج۔ جی صاحب ——— پوتا ہے میرا صاحب اچھو نام ہے اس کا۔" ——— بوڑھی عورت نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ آتشی شیشوں کی عینک کے پیچھے سے اس کی بوڑھی آنکھیں پوری طرح پھٹی ہوئی تھیں اور ان میں سے حیرت اور خوف بیک وقت نمایاں تھا۔

"اچھو ——— واہ خوبصورت نام ہے۔ یہ پڑھتا ہے۔ اور آپ نے یہ ٹوکرا کیا اٹھایا ہوا ہے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بب بب بیٹا ——— اوہ۔ صش۔ صاحب۔ یہ اس کا باپ بیمار ہے۔ ماں مر چکی ہے۔ کمانے والا کوئی نہیں۔ مم۔ مم لفافے بنا کر

بیچتی ہوں۔ ادھر پیچھے گنج بازار میں چند دکاندار مجھ بوڑھی پر رحم کھا لیتے
ہیں اور ٹیڑھے میڑھے لفافے لے لیتے ہیں۔ کیا کروں اچھو کو پڑھنے کا
بہت شوق ہے لیکن اس کا باپ بیمار ہے۔ میں بوڑھی کب تک کماؤں۔
دال روٹی بھی نہیں ملتی۔ آج لفافے بکے ہی نہیں۔ وہ دکانداروں نے ہڑتال
کر رکھی ہے:"۔۔۔۔ بوڑھی عورت نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو بڑی اماں۔ اچھو ضرور پڑھے گا۔ بہت اچھے اسکول
میں۔ آؤ میرے ساتھ:"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے
کہ بوڑھی کچھ حیرت کا اظہار کرتی، عمران نے اس کا ٹوکرا اٹھایا اور اسے
جیپ کے عقبی حصے میں رکھ دیا۔

"بب بب بیٹا۔۔۔ اوہ صص۔ صص صاحب یہ آپ۔۔۔۔:"۔۔۔۔
بوڑھی بری طرح بوکھلا گئی لیکن اچھو حیرت بھرے انداز میں خاموش
کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"آؤ جیپ میں بیٹھو بڑی اماں اور سنو اب مجھے صاحب واب کہنے
کی ضرورت نہیں۔ میں بھی تمہارا بیٹا ہوں۔ اسی اچھو کے باپ کی طرح
ہاں آؤ۔ آؤ اچھو میاں:"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر
اس نے زبردستی بوڑھی عورت کو جیپ میں سوار کرا دیا جبکہ اچھو بڑے
مسرت بھرے انداز میں اچھل کر خود ہی جیپ پر چڑھ گیا۔ وہ چونکہ بچہ تھا
اس لئے وہ آگے والی سیٹ پر سوپر فیاض کے ساتھ جا بیٹھا جو ہونٹ
بھینچے خاموش بیٹھا یہ سب تماشہ دیکھ رہا تھا۔

"پیچھے دفعہ ہو جاؤ۔۔۔ اس کا تو دماغ خراب ہے۔ جاؤ پیچھے:"
سوپر فیاض نے غصے سے دھاڑتے ہوئے اچھو سے کہا اور اچھو کا

خوشی سے چمکتا ہوا چہرہ سوپر فیاض کی ڈانٹ سن کر بری طرح بجھ گیا اور
اور وہ سہمے ہوئے انداز میں پیچھے جانے لگا۔

"نہیں ۔۔۔ یہ آگے بیٹھے گا۔ فیاض تمہارے ساتھ اور سنو
چارلی لائن لے چلو جیپ کو:"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور
وہ پچھلی سیٹ پر بوڑھی اماں کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

"یہ کیا مصیبت ڈال دی ہے تم نے۔ کیا احمق ہو گئے ہو:"۔۔۔۔
فیاض نے غصے سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"سنو فیاض ۔۔۔ شرافت سے چلے چلو ورنہ تم جانتے ہو مجھے:"
عمران کی غراہٹ اور زیادہ تیز ہو گئی اور فیاض نے سر جھٹکتے ہوئے
گیئر لگایا اور جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔ اچھو خاموشی سے
فیاض کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کا چہرہ اب اسی طرح
بجھا ہوا اور سہما ہوا تھا۔ عمران نے بیٹھتے ہوئے بوڑھی اماں سے اس
کی رہائش گاہ پوچھ لی تھی جو کہ ایک کچی آبادی چارلی لائن میں تھی۔ اس لئے
عمران نے فیاض کو چارلی لائن چلنے کو کہہ دیا تھا۔

"چارلی لائن میں ایک ٹیکسی ڈرائیور رہتا ہے، شبیر۔ جانتی ہیں آپ
اسے:"۔۔۔۔ عمران نے بوڑھی اماں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دادی اماں ۔۔۔ یہ چاچا شبیر کا کہہ رہے ہیں:"۔۔۔۔ اچھو نے
پہلی بار چمک کر جواب دیا۔

"ہاں ہاں شبیر بیٹے کو جانتی ہوں۔ وہ میرا ہمسایہ ہے۔ بہت نیک
لڑکا ہے۔ وہی تو اچھو کے باپ کی دوا دارو کرتا رہتا ہے لیکن وہ بیچارہ
اس سے زیادہ کر ہی کیا سکتا ہے۔ ٹیکسی کا مالک ہی سب کچھ لے لیتا

ہے۔ اس کے اپنے بچے بھی ہیں"۔۔۔۔ بوڑھی اماں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹیکسی مالک ۔۔۔ کیا مطلب، اس کی تو اپنی ٹیکسی تھی"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں پہلے تھی ۔۔۔ لیکن ایک دن ایک معصوم عورت غنڈوں سے بچنے کے لئے اس کی ٹیکسی میں بیٹھ گئی اور شبیر اسے غنڈوں سے بچا کر لے گیا لیکن پھر غنڈوں نے ایک خالی سڑک پر اسے گھیر لیا۔ مار مار کر اس کا بھرتہ بنا دیا اور ٹیکسی کو بھی آگ لگا دی۔ وہ بیچارہ کئی مہینے تک گھر میں پڑا ہائے ہائے کرتا رہا۔ اس نے پولیس میں رپورٹ کرنا چاہی لیکن پولیس والوں نے اسے تھانے سے باہر دھکیل دیا۔ کون سنتا ہے غریب کی۔ اب وہ کسی کی ٹیکسی چلاتا ہے اور بچوں کا پیٹ پالتا ہے۔ بہت نیک بچہ ہے"۔۔۔۔ بوڑھی اماں نے رک رک کر پوری تفصیل بتا دی، اور عمران ہنکارہ بھر کر خاموش ہو گیا۔

فیاض خاموش بیٹھا ہونٹ بھینچے صرف جیپ دوڑائے لئے جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ جیپ کسی دیوار یا درخت سے ٹکرا دے۔ لیکن وہ عمران کی عادت سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس لئے کسی نہ کسی طرح اپنا غصہ کنٹرول کئے بیٹھا تھا۔

شان کالونی سے نکل کر جیپ تھوڑی دیر بعد ایک پرانے نالے کے کنارے بنی ہوئی کچی آبادی کے قریب پہنچ گئی۔

"بس ۔۔۔ ادھر روک دو جیپ اور ہمارے ساتھ چلو"۔۔۔۔ عمران نے فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نہیں جاؤں گا ساتھ، اور تم نیچے اترو بس، اس سے زیادہ میں برداشت نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ فیاض آخر پھٹ پڑا۔

"تم تو کیا تمہارے فرشتے بھی جائیں گے، سمجھے اور شرافت سے چلے چلو ورنہ میں روزانہ یہاں آنے کی ڈیوٹی بھی لگا سکتا ہوں تمہاری۔ ورجانتے ہو کہ اگر میں ڈیڈی کو ذرا اشارہ کر دوں تمہارے کرتوتوں کا تو جیل میں بھی پناہ نہیں ملے گی تمہیں اور تمہاری یہ کیٹ آئیز بھی اندھی ہو جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔ نجانے آج کس کا منہ دیکھنا پڑا"۔ فیاض نے کاٹ کھانے والے انداز میں کہا لیکن وہ جیپ روک کر اس میں سے نیچے اتر آیا تھا۔ غصہ چاہے کتنا ہی ہو لیکن اتنی عقل اس میں بھی بہرحال موجود تھی کہ واقعی اگر عمران چاہے تو اسے جیل میں بھی پناہ نہیں مل سکتی اور وہ عمران کے لہجے سے بھی اچھی طرح واقف تھا۔ اس لئے باوجود شدید غصے کے وہ عمران کی بات ماننے پر مجبور تھا۔

عمران نے سہارا دے کر بوڑھی اماں کو جیپ سے نیچے اتارا۔ اور خود ہی نیچے اتر آیا۔ عمران نے بوڑھی اماں کا ٹوکرا جیپ سے اٹھایا اور اس میں رکھے ہوئے لفافوں پر ایک بازو رکھ کر اس نے ٹوکرا بغل میں دبا لیا۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ ٹوکرا فیاض کے سر پر رکھ دے لیکن پھر اس نے خود ہی ارادہ بدل دیا کیونکہ وہ فیاض کی موجودہ ذہنی کیفیت سے اچھی طرح واقف تھا اور اس حالت میں اگر اس نے اسے ٹوکرا اٹھانے کا کہہ دیا تو فیاض سے کچھ بعید نہیں کہ وہ ریوالور نکال کر خودکشی ہی کر لے۔

اچھو آگے آگے دوڑ رہا تھا جبکہ عمران بوڑھی اماں کو سہارا دیئے لوکرا بغل میں دبائے اس کے پیچھے تھا اور ان کے پیچھے فیاض اسی طرح بڑے بُرے منہ بناتا چل رہا تھا جیسے کونین کے اکٹھے چار پانچ پیکٹ منہ میں ڈال رکھے ہوں۔

کچی آبادی میں موجود افراد بڑی حیرت سے انہیں دیکھ رہے تھے خاص طور پر سوپر فیاض کی یونیفارم کی وجہ سے ان کے چہروں پر خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ دھول اڑاتی تنگ اور پیچدار گلیوں سے گزر کر وہ ایک جھونپڑی نما کچے مکان کے سامنے پہنچ گئے۔ اچھو ان سے پہلے ہی دوڑ کر مکان کے اندر جا چکا تھا اور جب تک وہ وہاں پہنچتے مکان کے اندر سے ایک نوجوان جس کی شیو بڑھی ہوئی تھی، جسم بیحد لاغر تھا، آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں اور وہ مسلسل کھانس رہا تھا۔ باہر آگیا۔

"یہ میرا بابا ہے جناب"۔۔۔۔ اچھو نے جلدی سے واپس آکر عمران سے مخاطب ہو کر اس لاغر نوجوان کے متعلق کہا اور عمران مسکرا دیا۔

لاغر نوجوان نے بڑے ادب سے انہیں سلام کیا۔ اس کے دق زدہ چہرے پر حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔

"آؤ بیٹا اندر آجاؤ۔ میں غریب ہوں، میرے پاس کرسیاں تو نہیں ہیں"۔۔۔۔ بوڑھی عورت نے گڑ بڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فکر مت کرو اماں کرسیاں بھی آجائیں گی۔ آؤ سوپر"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں باہر رہوں گا۔۔۔۔ تم جاؤ"۔۔۔۔ فیاض نے کھولتے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو فیاض۔۔۔ تمہارے اس کنگ آف سٹونز سے زیادہ شاندار مکان ہے یہ۔ سمجھے، یہاں دھوکہ باز لوگ نہیں رہتے۔ غریب اور عزت مند لوگ رہتے ہیں۔ تم نے دیکھا نہیں کہ بوڑھی اماں اس عمر میں بھی محنت مزدوری کر کے اپنے پوتے کو پڑھا رہی ہے۔ یہ عظیم لوگ ہیں۔ ان کے مکان میں جاتے ہوئے تمہارا سر فخر سے بلند ہونا چاہیے۔ آؤ اندر"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور فیاض کے چہرے پر چھائی ہوئی سختی عمران کے ان فقروں سے کافی حد تک کم ہو گئی اور وہ سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اندر ایک کمرے میں ٹاٹ بچھا ہوا تھا۔ ایک طرف دو تین ٹوٹے پھوٹے ٹرنک پڑے تھے۔ بوڑھی اماں جلدی سے ایک ٹوٹی ہوئی کرسی اٹھا لائی۔ اس نے اپنے میلے سے دوپٹے سے اُسے صاف کیا۔

"مم۔ مم میرے پاس ایک کرسی ہے"۔۔۔۔ بوڑھی اماں نے اسے اپنی طرف سے ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ سوپر فیاض کی پتلون کی کریز خراب ہو جائے گی وہ بیٹھے گا کرسی پر، میں یہاں فرش پر ہی ٹھیک ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اچھو کو گود میں لے کر ٹاٹ پر بڑے اطمینان سے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"صاحب صاحب۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ اچھو کے باپ نے کھانستے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

"آپ خاموش رہیں۔۔۔ آپ سے بولا نہیں جاتا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر دہی گڈی

نکالی جو فیاض نے دی تھی اور گڈی اس نوجوان کی طرف بڑھا دی۔

" یہ سوپر فیاض صاحب کی طرف سے رکھ لو۔ یہ بہت رحم دل آدمی ہیں۔ اس سے اپنا علاج کراؤ۔ خوب اچھے کھانے کھاؤ۔ تاکہ تم جلد از جلد تندرست ہو سکو۔" ـــــ عمران نے کہا اور نوجوان، بوڑھی اماں اور اچھو اس بڑے نوٹوں پر مشتمل موٹی سی گڈی کو دیکھنے لگے جیسے کسی نے انہیں جادو کی چھڑی سے مجسموں میں تبدیل کر دیا ہو۔

" یہ رکھ لو اور سنو ـــ اب قطعاً نہیں گھبرانا۔ میں اکثر یہاں آتا رہوں گا اور سنو یہ کوئی خیرات یا بھیک نہیں ہے۔ یہ ادھار ہے تم پر۔" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ادھار مگر ـــ بیٹا ہم ۔ ۔ ۔ ۔" ـــــ بوڑھی اماں نے بڑی مشکل سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

" میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں لیکن یہ اُدھار دوسری قسم کا ہے۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ سوپر فیاض کو بھی کسی نے مشکل وقت میں اسی طرح ادھار دیا تھا۔ اس ادھار کی واپسی اس طرح ہوتی ہے کہ جب کبھی آپ لوگوں کے حالات بدل جائیں تو آپ جس قدر رقم اپنے خرچ سے بچا سکیں وہ اس طرح کسی بھی باعزت، غریب آدمی کو اس کے مشکل وقت میں ادا کر دیں۔ ضروری نہیں کہ اتنی ہی مالیت کی رقم آپ نے اسے دینی ہے، جو کچھ بھی دے سکیں اور اسے بھی کہہ دیں کہ وہ جب بھی ہو سکے یہ ادھار کسی اور کو مشکل وقت میں ادا کر سکتا ہے۔" ـــــ عمران نے ادھار کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر یہ اُدھار ڈالا چکر چلا دیا تھا تاکہ ان محنت کش عزت مند افراد کے ضمیر پر بوجھ نہ

رہے کہ انہیں رحم کھا کر خیرات یا بھیک دی گئی ہے۔

" اوہ اوہ خدایا ـــ تو کتنا رحیم ہے۔ کس قدر رحیم ہے۔" ـــــ بوڑھی اماں نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ وہیں ٹاٹ پر ہی سجدے میں گر گئی۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا چشمہ اُبل پڑا۔ لاغر نوجوان بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اس کا زرد چہرہ پھڑک رہا تھا۔ شاید وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن آواز اس کے جذبات کا ساتھ نہ دے رہی تھی۔

" اچھو بیٹے جا کر اپنے شبیر چاچا کو بلا لاؤ۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے اچھو سے کہا اور اچھو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور باہر دوڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

" اوہ عمران صاحب آپ اوہ اوہ۔" ـــــ نوجوان نے جو شبیر تھا حیرت اور مسرت سے چیختے ہوئے کہا اور دوڑ کر عمران کی طرف بڑھا۔ عمران نے اُٹھ کر باقاعدہ اسے گلے سے لگایا اور پھر تھپکی دے کر علیحدہ کیا۔

" شبیر میں تو تمہیں بے حد بہادر سمجھتا تھا لیکن تم سے چند غنڈے نہ سنبھالے گئے۔" ـــــ عمران نے اسے ساتھ بٹھاتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ـــ آپ نے مجھے لڑنے سے منع کر دیا تھا اور آپ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ بہرحال مجھے نبھانا تھا ورنہ یہ غنڈے کسی زمانے میں شبیر کا نام سن کر کانپ جایا کرتے تھے۔" ـــــ شبیر نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور عمران ہنس پڑا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ شبیر کسی زمانے میں چھٹا ہوا غنڈہ تھا۔ لیکن پھر وہ عمران سے ٹکرا گیا اور عمران کو اس کے اندر چھپا ہوا اچھا انسان نظر آ گیا چنانچہ عمران نے اُسے

اس راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کرلیا اور ظاہر ہے پھر شبیر کو وہ راستہ چھوڑنا پڑا۔ عمران نے اسے ایک ٹیکسی خرید دی تاکہ وہ محنت مزدوری کر کے رزق حلال کمائے۔

"لیکن تم میرے پاس آجاتے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کئی بار سوچا عمران صاحب، لیکن ہمت نہ پڑی"۔۔۔ شبیر نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"مجھے بوڑھی اماں نے تمہارے متعلق تفصیل بتادی ہے۔ یہ لو تم دوسری ٹیکسی خرید لو"۔۔۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک اور گڈی نکال کر شبیر کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا اور شبیر کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل آئے۔

"مرد ہو کر روتے ہو احمق۔ خبردار اگر آئندہ تمہاری آنکھوں میں مجھے آنسو نظر آئے"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور شبیر جلدی سے آنسو پونچھ کر ہنسنے لگا۔

"صاحب۔۔۔ یہ تو خوشی کے آنسو تھے"۔۔۔ شبیر نے کہا۔

"آنسو چاہے خوشی کے ہوں یا غمی کے، آنسو ہوتے ہیں، سمجھے۔ اب دوسری بات سنو، سوپر فیاض صاحب نے بوڑھی اماں کو کچھ رقم دی ہے۔ تم نے خیال رکھنا ہے ان صاحب کا بہترین ڈاکٹر سے علاج ہونا چاہیے۔ انہیں اچھی غذا ملنی چاہیے اور تم اچھو صاحب کو کسی اچھے سے سکول میں داخل کرا دینا۔ جب تک اس کا بابا پوری طرح صحت مند نہیں

ہو جاتا تم نے ان کی سرپرستی کرنی ہے اور سنو اگر کوئی غنڈہ یا کوئی آدمی انہیں تنگ کرنے کی کوشش کرے تو مجھے اطلاع کر دینا اور اگر میں نہ ملوں تو سوپر فیاض کو بہرحال ضرور اطلاع کر دینا، سمجھ گئے میری بات"۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ ویسے بھی بڑے صاحب کے یہاں آنے کے بعد اس آبادی کا کوئی آدمی اب آنکھ اٹھا کر بھی ادھر دیکھنے کی جرأت نہ کرے گا"۔۔۔ شبیر نے کرسی پر بیٹھے ہوئے فیاض کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آؤ عمران اب چلیں"۔۔۔ فیاض نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں چلو"۔۔۔ فیاض نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے شبیر بری طرح چونک پڑا۔

"اوہ اوہ یہ انگوٹھی۔۔۔ آپ نے جناب یہ انگوٹھی۔۔۔۔"۔۔۔ شبیر نے بے اختیار کچھ کہنا چاہا لیکن پھر اس طرح چپ ہو گیا جیسے کسی وجہ سے بات کرتے کرتے رک گیا ہو۔ البتہ اس کی نظریں اس طرح فیاض کے انگلی میں موجود انگوٹھی پر جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔ فیاض اور عمران دونوں ہی اس کی بات اور اس کا انداز دیکھ کر چونک پڑے۔

"کیا بات ہے شبیر۔۔۔ کھل کر بتاؤ"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب، بات ایسی ہے کہ مجھے کہتے ہوئے خوف آتا

ہے۔" ـــــ شبیر نے قدرے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

" تم کھل کر بات کرو، میں جو کہہ رہا ہوں۔" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" جناب دو ماہ پہلے کی بات ہے ایک غیر ملکی میری ٹیکسی میں بیٹھا لیکن ایک ویران سی سڑک پر اچانک دو کاروں نے انہیں گھیر لیا۔ دونوں کاروں میں اجنبی سے لوگ تھے۔ انہوں نے اس معزز آدمی سے کہا کہ وہ انگوٹھی واپس کر دے جو وہ بادشاہ کے گھر سے چوری کر لایا ہے لیکن اس آدمی نے کسی انگوٹھی کی موجودگی سے انکار کر دیا۔ اس پر دو آدمیوں نے مجھے قابو کر لیا۔ باقی افراد نے اسے قابو کرنا چاہا لیکن وہ شخص بھی انتہائی ماہر لڑاکا تھا لیکن وہ تعداد میں زیادہ تھے۔ انہوں نے اسے آخر کار مار گرایا اور پھر اس کی تلاشی لی گئی اور اس کی کوٹ کی خفیہ جیب سے انگوٹھی نکال لی لیکن ایک کی بجائے دو انگوٹھیاں تھیں۔ چونکہ رات کا وقت تھا اس لئے انہوں نے میرے سامنے ٹارچ کی مدد سے چیک کرنا شروع کر دیا۔ دونوں انگوٹھیاں ایک جیسی تھیں انہوں نے چیک کرتے وقت ایک دوسرے سے اصل نشانی کی بات کی۔ ایک انگوٹھی پر ایک دائرہ بنا ہوا تھا جبکہ دوسری پر نہ تھا۔ یہ دائرہ عام نگاہوں سے نظر نہ آتا تھا لیکن خاص طور پر دیکھا جائے تو نظر آتا تھا۔ پھر وہ اس آدمی کو اپنی کار میں ڈال کر ساتھ لے گئے اور مجھے انہوں نے دھمکی دی کہ اگر کسی کو بتایا تو جان سے مار دیں گے۔ پھر میں باقاعدہ اخبارات دیکھتا رہا لیکن اس آدمی کے متعلق مجھے کوئی خبر نظر نہ آئی۔ اب وہی انگوٹھی فیاض صاحب کی انگلیوں میں ہے اور جناب اس پر دائرہ بھی ہے۔" ـــــ شبیر نے تفصیل بتاتے

ہوئے کہا۔

" لیکن تم بتاتے ہوئے ہچکچا کیوں رہے تھے۔" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

" مم۔ میں نے سوچا کہ کہیں وہ حملہ آور فیاض صاحب کے آدمی نہ ہوں۔" ـــــ شبیر نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

" کہاں ہے دائرہ ـــ مجھے تو نظر نہیں آ رہا۔" ـــــ فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ جناب اس ڈیزائن دار پھول کے گرد۔ یہ دیکھئے۔" ـــــ شبیر نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں ـــ واقعی دائرہ تو ہے۔ لیکن کیا مطلب۔" ـــــ فیاض نے بے حد الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" بھائی دائرے والی سونے کی اور بغیر دائرے والی پیتل کی۔ اب وہ تمہیں تو پیتل والی دینے سے رہے تھے۔ انہوں نے جیل تو نہیں جانا تھا۔" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور فیاض کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔

" اچھا اماں بی ـــ اب ہم چلتے ہیں۔ شبیر اب یہ سب کچھ تمہاری ذمہ داری رہی۔" ـــــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں جناب۔" ـــــ شبیر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔ بڑی اماں دوپٹہ اٹھا کر بے اختیار عمران کو دعائیں دینے میں مصروف ہو گئیں اور عمران اچھو کو پیار کر کے اور ان کا شکریہ کر کے فیاض کے ساتھ ان کے گھر سے باہر آیا۔ شبیر انہیں جیپ تک چھوڑنے آیا اور پھر وہ

بھی سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"تو تم مفلس تھے، غریب تھے، تمہارے پاس کھانے کے پیسے نہ تھے، تم نے دربان سے آٹھ روپے ادھار لئے تھے اور تم خود کشی کر رہے تھے، کیوں"۔ ــــ شبیر کے جاتے ہی فیاض غصے سے پھٹ پڑا۔ اب ظاہر ہے غصہ تو اسے آنا تھا کہ عمران نے اس کی دی ہوئی نوٹوں کی گڈی کے علاوہ بھی ایک موٹی رقم شبیر کو پکڑا دی تھی اور اب فیاض اتنا بھی احمق نہ تھا کہ ساری بات نہ سمجھ جاتا کہ اس سے رقم ہتھیانے کے لئے عمران نے یہ اداکاری کی ہے۔

"ساری باتیں ٹھیک تھیں اور میں انہیں ثابت بھی کر سکتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تم مجھے اندھا سمجھتے ہو۔ میں نے نہیں دیکھا تمہاری جیب سے نوٹوں کی گڈی نکلتے جو تم نے اس ٹیکسی ڈرائیور کو دی ہے"۔ ــــ فیاض نے کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ تو مجبوری تھی فیاض۔ بزرگ سچ ہی کہتے ہیں کہ حرام کی کمائی حلال رزق کو بھی لے ڈوبتی ہے۔" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ــــ کس کمائی کی بات کر رہے ہو"۔ ــــ فیاض نے چمکتے ہوئے پوچھا۔

"اب دیکھو تمہاری دولت میری جیب میں آئی تو ساتھ میری دولت بھی لے گئی۔ نہ تم وہ گڈی مجھے دیتے نہ میری کمائی بھی ساتھ جاتی"۔ ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم کیا سمجھتے ہو میری کمائی حرام کی ہے۔ یہ سابقہ چار سالوں کا بونس ملا تھا"۔ ــــ فیاض نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ اسی لئے نیک کام میں خرچ ہو گئی، مبارک ہو۔ دیکھا تم نے رزق حلال کی برکتیں"۔ ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم نے میرے ساتھ جھوٹ بول کر مجھے دلی تکلیف پہنچائی ہے کیا ضرورت تھی اس بھرے ہوٹل میں ایسی اداکاری کرنے کی، میرے ماتحتوں کے سامنے"۔ ــــ فیاض نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ اس کا غصہ دور ہی نہ ہو رہا تھا۔

"دیکھو میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ ایک مقدس بزرگ کا قول ہے کہ مفلس وہ ہوتا ہے جس کے مخلص دوست نہ ہوں اور تمہارے خلوص سے پہلے میں واقعی مفلس تھا۔ غریب فارسی زبان کا لفظ ہے اور غریب پردیسی کو کہتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ میں اپنے آباؤ اجداد سمیت پردیسی ہوں۔ چنگیز خان کی اولاد یہاں پاکیشیا میں ظاہر ہے ہجرت کر کے ہی آئی ہو گی۔ اس لئے غریب تو میں اب بھی ہوں۔ بھوک بھی شدید لگی ہوئی تھی اس لئے بھوکا بھی میں تھا اور وہ دربان روز مجھ سے بھاری ٹپ جھاڑ لیتا تھا۔ میں نے سوچا کہ کہیں اسے مانگنے کی عادت ہی نہ ہو جائے اور مانگنے کی عادت اس وقت ختم ہو جاتی ہے جب کسی کو دینے کی عادت بھی ہو۔ چنانچہ میں نے اس سے آٹھ روپے لے کر اس سے نیکی کی اور اسے نیکی کا صلہ بھی مل گیا کہ آٹھ کے دس مل گئے۔ اب وہ صرف مانگا ہی نہ کرے گا بلکہ دیا بھی کرے گا۔ بولو کونسا گناہ کیا ہے میں نے"۔ ــــ

عمران نے مسکراتے ہوئے باقاعدہ دلیلیں دینی شروع کر دیں۔

"تم نے اس ویٹر سے کیوں کہا تھا کہ آٹھ روپے ہیں، ان میں کھانا لا دو اور وہ خودکشی۔" —— فیاض نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ تو میں ہوٹل والوں کو چیک کر رہا تھا۔ آخر غریبوں کا بھی تو حق ہے ہوٹل میں کھانا کھانے کا۔ لیکن اب مجھے کیا معلوم کہ ان لوگوں نے صرف تمہارے جیسے امیر افسروں کے لئے ہوٹل کھول رکھے ہیں۔ خودکشی کی دھمکی اس لئے دی تھی کہ شاید ویٹر اصل بات بتا دے۔ ہو سکتا ہے وہ مجھے چیک کر رہا ہو کہ میں کہیں غریب بننے کی اداکاری تو نہیں کر رہا اور اگر تم درمیان میں نہ ٹپک پڑتے تو تم دیکھتے کہ آٹھ روپے میں تم سے بھی زیادہ شاندار کھانا ملتا مجھے۔" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس بار فیاض نہ چاہنے کے باوجود بھی ہنس پڑا۔

"منہ دھو رکھو —— آٹھ روپے میں کھانا۔ یہ تو ویٹر تمہارا لحاظ کر گیا ورنہ اٹھا کر باہر پھینک دیتا۔" —— فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو تمہارا غصہ تو دور ہوا۔ بہرحال فکر نہ کرو اگر تمہیں اس رقم کا غم ہے تو میں آج ہی ڈیڈی سے جا کر مانگ لیتا ہوں۔ میں انہیں کہہ دوں گا کہ میں نے فیاض سے انتہائی مجبوری کی بنا پر ایک لاکھ روپے ادھار لئے تھے آپ اسے واپس کر دیں اور تم دیکھنا ڈیڈی نہ چاہنے کے باوجود تمہیں فوراً ایک لاکھ روپے واپس کر دیں گے کیونکہ وہ ادھار

لینے کو رشوت سے بھی زیادہ برا سمجھتے ہیں۔ پرانے زمانے کے آدمی ہیں ناں۔" —— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ غضب نہ کرنا، سر رحمٰن کو نہ بتانا ورنہ انہوں نے میری کھال کھینچ لینی ہے کہ ایک لاکھ آئے کہاں سے۔ پلیز عمران۔ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے، آخر نیک کام بھی تو ہوتے چاہییں۔ وہ بوڑھی عورت اس کا مریض بیٹا اور وہ خوبصورت بچہ اچھو، واقعی ان کی مدد ہونی چاہیے تھی۔ فیاض نے بری طرح گڑبڑائے ہوئے انداز میں کہا۔

"لیکن وہ تو تمہیں سابقہ بونس ملا تھا۔ خالصتاً رزق حلال اور بونس کا تو ڈیڈی کو بھی علم ہو گا۔ انہوں نے ہی بل پر دستخط کئے ہوں گے۔" عمران نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ارے وہ بونس ہاں ہاں۔ وہ مگر —— میں نے ان سے باہر ہی باہر اکاؤنٹنٹ جنرل سے لے لیا تھا۔ بس پلیز رہنے دو۔ واقعی تم بہت اچھے ہو۔ بڑے نیک کام کرتے ہو سلمٰی بھی مجھے یہی کہتی ہے کہ نیک کام کرنے چاہییں۔" —— فیاض کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔

"چلو ٹھیک ہے۔ میں سلمٰی بھابی سے تمہاری تعریف کروں گا کہ فیاض نے ایک لاکھ روپے نقد نیک کام پر خرچ کئے ہیں۔ بڑی خوش ہوں گی بھابی۔" —— عمران نے آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"اوہ خدا کے لئے —— یار کس مصیبت میں پھنسا دیا تم نے۔ پلیز سلمٰی سے نہ کہنا۔ اس نے تو میری جان عذاب میں ڈال دینی ہے۔ یار بس۔ وہ کیا کہتے ہیں نیکی کر کے بھول جاؤ۔ پلیز تم بھول نہیں سکتے۔ بھول جاؤ۔" —— فیاض کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس کا آدھا خون یہ سن کر ہی

خشک ہو گیا ہے کہ عمران اس کی بیوی کو ایک لاکھ روپے کے متعلق بتا دے گا۔ اسے معلوم تھا کہ بیوی کی انکوائری سر رحمٰن سے بھی کہیں سخت ہوگی۔

"بھول جاؤں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں، بالکل بالکل ـــ بھول جاؤ ورنہ نیکی برباد ہو جائے گی۔" ـــــ فیاض نے جلدی سے کہا۔

"جیسے تمہاری مرضی ـــ بھول گیا۔ لیکن وہ میری مفلسی اور غربت وہ تو بھولنے سے بھی دور نہ ہو سکے گی۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو میں نے بڑی مشکل سے تمہاری اس چکر بازی کو بھلایا ہے۔ مجھے دوبارہ یاد مت دلاؤ۔" ـــــ اس بار فیاض نے واقعی کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"جب تم جیسے مخلص آدمی میری غربت کو بھول جائیں تو پھر تو اس بزرگ کے قول کے مطابق میں واقعی مفلس ہوا۔" ـــــ عمران نے بڑے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"بس بس ـــ پھر تم نے اداکاری شروع کر دی۔" ـــ فیاض نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو بریک لگا دی۔

"چلو، لو اپنی کار اور دفع ہو جاؤ۔" ـــــ فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے تو پھر کیا بھوک لگ گئی ہے تمہیں۔ ویسے یار یہ ہوٹل والے نجانے کیا ملا دیتے ہیں کھانے میں۔ بھوک تو مجھے بھی لگنے لگی ہے۔"

عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"میں کہتا ہوں نیچے اترو ورنہ میں تمہارا سر توڑ دوں گا۔" ـــــ فیاض نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا یار ناراض کیوں ہوتے ہو، قسمت کی بات ہے۔ غربت اور مفلسی میں آدمی کا سایہ بھی اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ تم تو پھر سپرنٹنڈنٹ ٹائپ کی چیز ہو۔" ـــــ عمران نے بڑے افسردہ لہجے میں کہا اور پھر جیپ سے نیچے اتر گیا۔ عمران کے اترتے ہی فیاض اس طرح جیپ آگے بڑھا لے گیا جیسے ایک لمحہ بھی مزید رک گیا تو قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ اور عمران مسکراتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک بارعب چہرے والے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس کنگ سپیکنگ" ——— بارعب چہرے والے کا لہجہ بھی بے حد بارعب تھا۔

"میں اسلم بول رہا ہوں جناب۔ ایک اہم خبر ہے آپ کے لئے" ——— دوسری طرف سے ایک منمناتی سی آواز سنائی دی۔

"بولو کیا خبر ہے" ——— اس بارعب چہرے والے نے اسی طرح بارعب لہجے میں کہا۔

"سنٹرل انٹیلیجنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض آج علی عمران کے ساتھ کافی دیر تک رہا ہے اور ان کے درمیان بگ رنگ کا ذکر بھی آیا تھا۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض اسے لے کر آپ کی رہائش گاہ پر آ رہا تھا کہ اس عمران نے راستے میں ایک بڑھیا اور بچے کو جیپ میں لفٹ دی اور پھر وہ ایک پکی آبادی چارلی لائن چلے گئے۔ وہاں سے واپسی پر فیاض نے عمران کو واپس ہوٹل اتار دیا" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بگ رنگ کی بات کہاں ہوئی تھی، کوئی تفصیل" ——— اس بار کنگ کے لہجے میں ہلکی سی تشویش موجود تھی اور دوسری طرف سے اسلم نے ہوٹل میں عمران کے جانے اور پھر ہوٹل سے نکلنے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اس کے بعد بگ رنگ کے بارے میں کوئی ڈسکشن" ——— کنگ نے پوچھا۔

"چارلی لائن تک تو کوئی بات نہیں ہوئی لیکن چارلی لائن کے دوران بگ رنگ آف رہی۔ شاید وہاں موجود مٹی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ لیکن چارلی لائن کے بعد بگ رنگ آن جیپ میں ہوئی ہے اور پھر ہوٹل تک اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی" ——— اسلم نے جواب دیا۔

"ہوں ——— ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں" ——— کنگ نے سوچنے والے انداز میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کنگ سپیکنگ" ——— کنگ نے بارعب لہجے میں کہا۔

"یس باس ——— ٹونی سپیکنگ باس" ——— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"ٹونی ——— سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس بگ رنگ ہے۔ اُسے

آج رات بدل دو۔ بگ رنگ کی بجائے آف رنگ دے دو اُسے بلکہ
اس طرح کہ کسی کو احساس بھی نہ ہو سکے :" ـــــ کنگ نے تیز
لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــ حکم کی تعمیل ہو گی سر :" ـــــ دوسری طرف سے
ٹونی کی آواز سنائی دی۔

"پوری طرح احتیاط کرنا :" ـــــ کنگ نے کہا اور ایک طویل
سانس لیتے ہوئے اس نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر
نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سر اسلم اسپیکنگ :" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی اسلم کی
منمناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اسلم میں نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی رنگ آف کرنے کا حکم ٹونی
کو دے دیا ہے۔ وہ آج رات اسے آف کرے گا۔ تم خیال رکھنا اور
آف ہونے کے بعد اس کا سیکشن بند کر دینا :" ـــــ کنگ نے تحکمانہ
لہجے میں کہا۔

"یس سر :" ـــــ دوسری طرف سے اسلم کی آواز سنائی دی اور
کنگ نے رسیور واپس کریڈل پر رکھا۔ چند لمحے کرسی کی نشست سے
سر ٹکا کر کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
میز کی دراز کھولی اور اس کے اندر رکھا ہوا ایک کیمرہ باہر نکال لیا۔
کیمرے پر کور چڑھا ہوا تھا۔ کیمرہ اٹھا کر اس نے میز کی دراز بند کی اور
پھر اٹھ کر وہ میز کے دائیں ہاتھ پر دیوار میں موجود دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔ اندھے شیشے کے بنے ہوئے اس دروازے پر سرخ رنگ سے
باتھ روم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ اس نے دروازہ کھولا دوسری
طرف واقعی ایک جدید قسم کا باتھ روم موجود تھا۔ کنگ نے دروازہ بند
کیا اور پھر کیمرے سے کور ہٹا کر اس نے اس کی سپیڈ والے بٹن کو دائیں
بائیں مخصوص انداز میں حرکت دے کر ایک جگہ ایڈجسٹ کیا اور پھر اس
نے کیمرے کو اس طرح آنکھ سے لگا لیا جیسے وہ فوٹو کھینچ رہا ہو۔ کیمرے
کا رخ اس نے باتھ روم میں لگے ہوئے آئینے کی طرف کر کے اس کا بٹن
پُش کیا تو کیمرہ کی سائیڈ میں ایک خانے سے فلش لائٹ چمکی اور اس
کے ساتھ ہی کنگ نے کیمرہ آنکھ سے ہٹا لیا پھر اس نے سپیڈ والے
بٹن کو ایک بار پھر حرکت دے کر ایڈجسٹ کیا اور ایک بار پھر اس کا رخ
آئینے کی طرف کر کے اس نے بٹن پریس کیا تو فلش لائٹ ایک بار پھر چمکی
اور بجھ گئی۔ کنگ نے کیمرہ آنکھ سے ہٹایا اور اس کا سپیڈ بٹن دوبارہ
ایڈجسٹ کر کے اس پر کور چڑھایا اور کیمرہ اپنے کاندھے سے لٹکا لیا۔ آئینہ
ویسے کا ویسا ہی تھا لیکن کنگ اب اس کے سامنے اس طرح مؤدبانہ انداز
میں کھڑا تھا جیسے آئینے کی بجائے وہ اپنے باس کے سامنے کھڑا ہو۔
آئینے میں اس کی شکل ہی نظر آ رہی تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ شکل دھندلانے
لگی ایسے جیسے آئینے پر دھند چھانے لگی ہو۔ چند لمحوں بعد آئینے کے
درمیان ایک سرخ رنگ کا چوکھٹا سا نمودار ہوا اور اس کے درمیان
ایک جھماکے سے ایک نقاب پوش کا چہرہ ابھر آیا۔ گہرے سرخ رنگ
کا نقاب جس میں آنکھوں کی جگہ چمکدار مرکری رنگ کی عینک موجود تھی۔

"یس ایمپرر آف سٹونز اٹنڈنگ یو :" ـــــ ایک بھاری لیکن
گونجدار آواز آئینے کے پیچھے سے نکلی اور باتھ روم میں گونج اٹھی۔

"کنگ آف سٹونز سپیکنگ باس !"——— کنگ نے مؤ
لہجے میں کہا۔

"یس !"——— وہی آواز دوبارہ سنائی دی لیکن لہجہ اس
سوالیہ تھا۔

اور جواب میں کنگ نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں سپرنٹنڈنٹ فیاض
عمران سے ملاقات سے لے کر ڈیوٹی کو حکم دینے تک کی پوری تفصیل
سنا دی۔

"ٹھیک کیا تم نے ——— لیکن سپیشل کال کی وجہ !"——— با
نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"باس سپرنٹنڈنٹ فیاض سے انتہائی قیمتی معلومات مل رہی
لیکن اسے آف کرنا پڑ گیا۔ اگر آپ نے اس علی عمران کے متعلق مجھے
واضح ہدایات نہ دی ہوتیں تو میں بجائے اس سپرنٹنڈنٹ کو آف کرنے
اس عمران کو ہی آف کر دیتا۔ اب بھی میں نے اسی لئے کال کیا ہے
اگر آپ اجازت دیں تو میں اس احمق کو فائنل آف کرا دوں !"——— ک
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو کنگ ——— تم اس عمران کے بارے میں کچھ نہیں جانتے
نے جب اس سپرنٹنڈنٹ کو آف کرنے کی اجازت مانگی تھی تو میرے
ذہن میں یہی خدشہ تھا کہ یہ عمران کا گہرا دوست ہے اور اگر عمران کو بگ
رنگز کے متعلق ذرا بھی بھنک پڑ گئی تو پھر ہمیں پاکیشیا سے تمام سیٹ اپ
فوراً ختم کرنا پڑے گا کیونکہ اس شیطانی روح نے ہمیں ایک قدم بھی
نہیں بڑھنے دینا تھا لیکن انٹیلیجنس کے خاص رازوں کے حصول

وجہ سے میں نے مجبوراً تمہیں سپرنٹنڈنٹ کو آف کرنے کی اجازت دے
دی تھی لیکن ساتھ ہی یہ حکم بھی دے دیا تھا کہ سپرنٹنڈنٹ کو چوبیس
گھنٹے سپیشل آن رکھا جائے اور پھر جیسے ہی اس کی ملاقات عمران سے
ہو اور اس انگوٹھی کے بارے میں کوئی بات ہو تو اسے فوراً آف کر دیا
جائے۔ یہ ساری ہدایات دینے کے باوجود تم مجھ سے اس عمران کو ختم کرنے
کی اجازت مانگ رہے ہو۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ میں احمق ہوں !"———
باس کے لہجے میں شدید غصہ تھا۔

"نہیں باس ——— میں تو اس قسم کی بات سوچ بھی نہ سکتا ہوں۔
لیکن یہاں پاکیشیا میں ہمارا رنگ سرکل بہترین انداز میں چل رہا ہے۔ اگر
ایک آدمی کی وجہ سے اس میں رکاوٹ پڑتی ہے تو ایک آدمی کو ختم کر دینا تو
مشکل نہیں !"——— کنگ نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ سارا سیٹ اپ صرف اس لئے چل رہا ہے کہ وہ عمران اس سے
بے خبر ہے اور اب بھی مجھے خدشہ ہے کہ اس کا شیطانی ذہن چونک نہ
پڑا ہو اور ایک بار وہ چونک پڑا تو پھر یوں سمجھو کہ نہ صرف پاکیشیا کا
سیٹ اپ بلکہ باقی مسلم ممالک کا سیٹ اپ بھی ختم ہو جائے گا اور ہم سب
موت کے گھاٹ اتار دیئے جائیں گے اور میں اتنا بڑا رسک نہیں لے
سکتا۔ جہاں تک اس عمران کے خاتمہ کا تعلق ہے 'شیطان کو کوئی ختم نہیں
کر سکتا۔ یہ بات ذہن سے ہی نکال دو اور سنو اگر کسی بھی لمحے تم یہ محسوس
کرو کہ عمران کو اس بارے میں کوئی بھنک پڑ گئی ہے تو پھر فوری طور پر
پورا سیٹ اپ کلوز کر دینا' ایک لمحہ دیر لگائے بغیر !"——— باس نے
تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ___ تو پھر اس عمران کی نگرانی کرائی جائے۔ ویسے باس کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ بجائے کچھ اور کرنے کے اس عمران کو بھی ٹرانس کر دیا جائے۔ اگر یہ اتنا ہی اہم آدمی ہے جتنا آپ فرما رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ بہتر رہے گا۔ نگرانی کے ساتھ ساتھ ہو سکتا ہے اس سے کوئی اہم راز بھی مل جائے" ___ کنگ نے کہا۔

"ہپناٹزم سے ہی ٹرانس کرو گے اُسے یا کوئی اور طریقہ بھی ہے" ___ باس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"جناب ٹرانس کرنے کا تو یہی طریقہ ہے" ___ کنگ نے کہا۔

"وہ دنیا کا سب سے ماہر ہپناٹسٹ ہے، سمجھے۔ تم اس کے سامنے طفل مکتب جیسی حیثیت بھی نہیں رکھتے اور سنو اگر عمران کبھی بھی تم سے ملے، کسی بھی حیثیت میں تو کسی طرح بھی اسے ہپناٹائز کرنے کی کوشش نہ کرنا اور نہ اس پر ظاہر ہونے دینا کہ تم ہپناٹسٹ ہو ورنہ دوسرے لمحے تم خود اس کا معمول بن جاؤ گے اور پھر وہ تمہاری کھوپڑی سے سارا راز اس طرح اگلوا لے گا جس طرح استاد بچے سے رٹا ہوا سبق سن لیتا ہے" ___ باس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس ___ میں سمجھ گیا ہوں۔ اب آپ بے فکر رہیں مجھے اپنے سے بھی زیادہ تنظیم سے محبت ہے" ___ کنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او۔کے، اور سنو اس کی نگرانی کرانے کی ضرورت نہیں ورنہ وہ شیطان چونک پڑے گا اور تمہاری ساری تدبیریں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ ہم پاکیشیا میں صرف اس وقت تک محفوظ ہیں جب تک عمران

نہیں چونکتا۔ اس کو دھیان میں رکھنا ہمیشہ" ___ باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ___ بے فکر رہیں باس۔ اب آپ کی ہدایات پر لفظ بلفظ عمل ہوگا" ___ کنگ نے کہا۔

"او۔ کے" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ چوکھٹا اور نقاب پوش کا چہرہ غائب ہو گیا اور دھندلایا ہوا آئینہ دوبارہ نظر آنے لگا جو تیزی سے صاف ہوتا جا رہا تھا اور چند لمحوں بعد آئینہ بالکل صاف ہو گیا اور کنگ کو دوبارہ آئینے میں اپنی شکل نظر آنے لگ گئی۔

کنگ نے ایک طویل سانس لیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور دوبارہ دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ کر اس نے دروازہ بند کیا اور کیمرہ واپس دراز میں رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"چیف باس نے میری مہارت کو چیلنج کیا ہے۔ وہ مجھے ہپناٹزم میں طفل مکتب کہہ رہا ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ میں کیا ہوں۔ ٹھیک ہے اب میں چیف باس کو بتاؤں گا کہ میں کیا ہوں۔ میں اس احمق عمران کو ایسا تگنی کا ناچ نچاؤں گا کہ چیف باس کو آئندہ میرے لئے ایسے الفاظ کہنے کی جرأت ہی نہ ہو سکے گی" ___ کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک کرسی پر بیٹھا اسی طرح بڑبڑاتا رہا۔ پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے سفید رنگ کے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس" ___ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"سپیشل فائل دے جاؤ مجھے"۔۔۔۔ کنگ نے تحکمانہ لہجے میں
کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد دفتر کا بیرونی درواز
کھلا اور ایک خوبصورت اور سمارٹ سی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس
نے ایک سرخ رنگ کی فائل اٹھائی ہوئی تھی۔

"فائل باس"۔۔۔۔ لڑکی نے فائل بڑے مودبانہ انداز میں
کنگ کے سامنے رکھی اور کنگ کے سر ہلانے پر وہ خاموشی سے واپس
چلی گئی۔ کنگ نے فائل کھولی اور تیزی سے اس کے صفحے پلٹنے لگا۔ پھر
ایک صفحے پر اس کی نظریں رک گئیں۔ اس پر کسی غیر ملکی فرم کے کوائف
درج تھے۔ وہ کچھ دیر یہ کوائف پڑھتا رہا پھر اس نے طویل سانس لیتے
ہوئے اس صفحے کو فائل سے علیحدہ کرنا شروع کر دیا۔ صفحہ علیحدہ کر کے
اس نے فائل بند کی اور اسے میز پر رکھ کر اس نے دراز کھولی اور
کیمرہ دراز سے نکالا اور اس کا کور ہٹا کر اس نے اس کے سپیڈ وا
بٹن کو کافی دائیں طرف لے جا کر ایڈجسٹ کیا اور پھر اسے آنکھوں
اس طرح لگا لیا جیسے وہ فوٹو کھینچنا چاہتا ہو۔ شیشے سے اسے میز پر
رکھا ہوا وہ صفحہ صاف نظر آ رہا تھا۔ اس نے صفحے کو پوری طرح فوکس
لیا اور کیمرے کا بٹن پریس کر دیا۔ فلش لائٹ چمکی اور کنگ نے کیمرہ
آنکھوں سے ہٹا لیا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو کیمرے
کے نچلے حصے میں ایک جھری سی نمودار ہوئی۔ اس میں سے ایک فوٹو
گرافک کاغذ جو کیمرے کی چوڑائی کے برابر تھا تیزی سے کھسکتا ہوا
باہر آیا اور میز پر گر گیا۔ یہ کاغذ چھ ضرب سات انچ سائز کا تھا۔ ا

بالکل سفید تھا۔ کنگ نے کیمرہ بند کیا اور اسے دراز میں ڈال دیا۔ اس
کے ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر رکھا ہوا بڑا سا پیڈ اٹھایا اور جیب
سے قلم نکال کر اس پوزیشن میں بیٹھ گیا جیسے وہ پیڈ پر کچھ لکھنا چاہتا
ہو۔ اس کی نظریں کیمرے سے نکلے ہوئے اس کاغذ پر جمی ہوئی تھیں
جو بالکل سفید نظر آ رہا تھا' لیکن چند لمحوں بعد اس پر نیلے رنگ کے
باریک باریک لفظ ابھرنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا کاغذ نیلے
رنگ کے حروف سے بھر گیا۔ اس کے ساتھ ہی کنگ کا قلم تیزی سے
پیڈ پر حرکت کرنے لگا۔ وہ ان لکھے لفظوں کو دیکھ دیکھ کر انتہائی تیز رفتاری
سے پیڈ پر لکھے جا رہا تھا۔ زیادہ سے زیادہ دس سیکنڈ بعد یکلخت
لکھے الفاظ غائب ہو گئے۔ کاغذ کی سطح ایک لمحے کے لئے سفید ہوئی مگر
دوسرے لمحے اس پر سیاہ رنگ کے حروف ابھر آئے اور کنگ کا قلم
ایک بار پھر چلنے لگا۔ وہ مسلسل اور تیزی سے لکھے جا رہا تھا۔ پیڈ کے
کاغذ تیزی سے بھرتے جا رہے تھے۔ سیاہ رنگ کے الفاظ کچھ دیر
تک نظر آتے رہے پھر وہ بھی نیلے الفاظ کی طرح یکلخت غائب ہو گئے
اور کاغذ ایک بار پھر پہلے کی طرح سفید نظر آنے لگا۔ کنگ نے طویل
سانس لیتے ہوئے قلم واپس قلمدان کے ہولڈر میں لگایا اور سفید
کاغذ اٹھا کر اس نے اسے مروڑا اور میز کی سائیڈ پر موجود ردی کی
ٹوکری میں پھینک دیا اور اس کے بعد اس نے پیڈ کے کاغذات
کو ترتیب دیا اور اطمینان سے انہیں پڑھنا شروع کر دیا۔ جب سارے
کاغذات اس نے پڑھ لئے تو ایک طویل سانس لے کر وہ اٹھا۔ اس
نے ان کاغذات کو اکٹھا کیا اور باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

باتھ روم میں پہنچ کر اس نے جیب سے لائٹر نکالا اور ان کاغذات کو آگ لگا دی۔ جب سارے کاغذات پوری طرح جل گئے تو اس نے پانی کھول کر راکھ کو واش بیسن میں بہا دیا اور پانی بند کر کے وہ واپس دفتر میں آیا۔ اس نے میز پر موجود وہی کاغذ اٹھایا جس پر غیر ملکی فرم کے کوائف لکھے ہوئے تھے اور اسے دوبارہ فائل میں لگا دیا۔ فائل مکمل کر کے اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کیا۔

" یس باس "۔۔۔۔ دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

" فائل لے جاؤ "۔۔۔۔ باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور نوجوان لڑکی جو شاید اس کی لیڈی سیکرٹری تھی اندر داخل ہوئی۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں فائل اٹھائی اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" اب میں دیکھوں گا عمران کہ ۔۔ تم میرے ہاتھوں سے کیسے بچ سکتے ہو۔ میں نے تمہارے سارے کوائف چیک کر لئے ہیں۔ اب میں تمہیں ایسی موت ماروں گا کہ تم تڑپ بھی نہ سکو گے "۔۔۔۔ باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" یس باس ۔۔ مجھ سے کچھ فرمایا "۔۔۔۔ دروازے تک پہنچتی ہوئی لڑکی نے بڑبڑاہٹ سن کر چونک کر مڑتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں "۔۔۔۔ باس نے چونک کر سخت لہجے میں کہا اور لڑکی سر ہلاتی ہوئی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

کال بیل کی آواز سن کر عمران نے ہاتھ میں تھامی ہوئی کتاب الٹ کر میز پر رکھی اور پھر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سلیمان ان دنوں چھٹی پر گیا ہوا تھا۔ اس لئے اب سارے کام عمران کو ہی کرنے پڑتے تھے۔ عمران نے دروازہ کھولا تو وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ دروازے پر جولیا کے ساتھ ایک خوبصورت مقامی نوجوان کھڑا تھا۔

" ہیلو عمران ۔۔ ان سے ملو۔ یہ وسیم ہیں ۔۔ میرے نئے دوست "۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور نوجوان نے مسکراتے ہوئے مصافحے کے لئے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

" اور مجھ سے ملو ۔۔ میں ان کا پرانا دوست ہوں علی عمران "۔۔۔۔ جولیا کے بولنے سے پہلے ہی عمران نے بولتے ہوئے کہا اور وسیم کا ہاتھ تھام لیا۔ اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی تھی اور جولیا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کے ہنسنے کا انداز بتا رہا تھا کہ ہنسی اس کے دل

سے نکلی ہے۔ اس طرح ہنسنے سے اس کا خوبصورت چہرہ جگمگاہٹ سے بھر گیا۔

" آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ مس جولیانا نے آپ کی اتنی تعریفیں کی ہیں کہ میں یہاں آپ سے ملنے کھچا چلا آیا "۔۔۔ وسیم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جب کھینچنے والی مس جولیانا ہو تو پھر کس کا دل کھنچنے کے لئے نہیں چاہتا "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے بڑے شرارت بھرے انداز میں جولیا کے اس ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا جس سے اس نے وسیم کا بازو اس طرح تھاما ہوا تھا جیسے واقعی وہ اسے بازو سے پکڑ کر کھینچتی ہوئی یہاں تک لے آئی ہو اور جولیا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ مسرت واقعی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔ حقیقی مسرت جو روح کی گہرائیوں سے نکلتی ہے۔

" کیا تم ہمیں اندر آنے کے لئے نہ کہو گے عمران "۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اندر اور باہر آنے جانے والا کام تو پولیس کرتی ہے۔ بہر حال میں آپ دونوں کو خوش آمدید کہتا ہوں ۔۔۔ تشریف لائیے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا اور اس بار وسیم بھی ہنس پڑا۔

" آپ خوبصورت باتیں کرتے ہیں عمران صاحب "۔۔۔ وسیم نے جولیا کے ساتھ اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" بس باتیں ہی کرنی آتی ہیں اسے "۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ہنس پڑی۔

" کنوارے کو صرف باتیں کرنے کی ہی اجازت ملتی ہے۔ اس کے بعد حدِ ادب "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان کے عقب میں دروازہ بند کر دیا۔

" وہ کہاں ہے ۔۔۔ تمہارا باورچی سلیمان ۔۔۔ اسے کہو کوئی خاص چیز بنائے وسیم صاحب کے لئے۔ وسیم تم کیا پسند کرو گے، سنیکس ہیں "۔ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی جولیا نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بڑا لاڈ بھرا سا تھا اور وہ وسیم کا نام لیتے ہوئے اس طرح بول رہی تھی جیسے وسیم کا نام لینے سے ہی اس کی دل کی کلی کھل اٹھتی ہو۔

" سلیمان اپنی ہونے والی ساس کی پہلی سالگرہ منانے گیا ہوا ہے اور ویسے بھی اگر وہ ہوتا تو اس سے خاص چیز کیا بننی تھی۔ یہی مونگ کی دال اور مونگ کی دال کھانے والا پرانا ہو جاتا ہے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ رہنے دیجئے عمران صاحب ۔۔۔ ابھی ہم دونوں کیفے نشاط سے ہی اٹھ کر آ رہے ہیں "۔۔۔ وسیم نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ جولیا اس کے ساتھ ہی اس طرح چمٹ کر بیٹھ گئی جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹا رہتا ہے۔

" اوہ پھر تو آپ کے اعلیٰ ذوق کی واقعی داد دینی چاہیے کیونکہ آپ کا نشاط سے اٹھ جانا واقعی قابلِ داد ہے۔ شاید مرزا غالب نے برسوں پہلے آپ کے لئے ہی شعر کہا تھا "مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو"

اور اب روسیاہ اور سفید والا مسئلہ آپ دونوں بہتر طور پر حل کر سکتے ہیں ۔" ــــ عمران نے جولیا کے غیر ملکی رنگ اور وسیم کے مقامی رنگ کو ملحوظ رکھتے ہوئے بڑی خوبصورت طنز کی تو وسیم کے چہرے پر ایک رنگ سا آکر گزر گیا ۔

" عمران صاحب ــــ حقیقتاً مجھے آپ سے ملنے کا بے حد اشتیاق تھا ۔ آپ کو شاید علم نہیں ہے کہ آپ کی بہن مس ثریا کے لئے میرا رشتہ گیا تھا لیکن پھر معلوم ہوا کہ آپ کے والدین نے مس ثریا کا رشتہ اپنے ہی خاندان میں طے کر لیا ہے ۔ اس پر میں خاموش ہو گیا ۔ میری کزن اور مس ثریا کلاس فیلو ہیں ۔ مس ثریا نے میری کزن سے آپ کے متعلق جو باتیں کی ہیں انہیں سن کر مجھے آپ سے ملاقات کا بے حد اشتیاق تھا ۔ لیکن کاروباری مصروفیت کی وجہ سے وقت نہ مل سکا ۔ اس دوران ایک ہوٹل میں مس جولیانا سے ملاقات ہو گئی اور یقین کیجئے ہم دونوں نے ایک دوسرے کو بے حد لائک کیا ۔ پھر مس جولیانا نے جب آپ کا ذکر کیا تو میں نے مس جولیانا سے اصرار کیا کہ میں آپ سے فوراً ملنا چاہتا ہوں اور میرے اصرار پر مس جولیانا یہاں لے آئی ہیں اور حقیقتاً مجھے آپ سے مل کر اور آپ کی خوبصورت باتیں سن کر بے حد مسرت ہوئی ہے ۔" ــــ وسیم کا لہجہ بے حد پُرخلوص تھا ۔

" اور مجھے بھی آپ سے مل کر مسرت ہوئی ہے ۔ مجھے مس جولیانا کے اعلیٰ ذوق کا پہلے سے علم تھا اور مجھے بے حد مسرت ہے کہ مس جولیانا کو ان کے اعلیٰ ذوق کے مطابق آئیڈیل دوست مل گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ دونوں کی دوستی تا دیر قائم رہے گی ۔ بس شرط ہے آپ مونگ کی دال نہ کھانا شروع کر دیں ورنہ مس جولیانا کو نیا دوست تلاش کرنا پڑے گا ۔" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا تو وسیم اور جولیا کھلکھلا کر ہنس پڑے ۔

" آپ بار بار مونگ کی دال کا ذکر کر رہے ہیں ــ کیا اس کے پس منظر میں کوئی خاص بات ہے ۔" ــــ وسیم نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" پس منظر کیا ہونا ہے ۔ بیکار آدمی مونگ کی دال ہی کھا سکتا ہے باربی ۔ کیو کھانے سے تو رہا ۔" ــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" باربی کیو ــــ یعنی بھنا ہوا گوشت ــ یہ تو بس تہذیبی تکلف ہے ورنہ جب ہمارے آباؤ اجداد کچا گوشت کھاتے تھے تو انہیں مونگ کی دال کھانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی تھی کیوں مسٹر وسیم ۔" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے وسیم سے مخاطب ہو کر کہا تو وسیم ایک بار پھر ہنس پڑا ۔

" سوری عمران صاحب ــ اب تو بھون کر ہی کھانا پڑے گا ۔ اب کچا نہیں کھایا جا سکتا ۔" ــــ وسیم نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران اس کی ذہانت پر مسکرا دیا کیونکہ اس کے جواب سے ظاہر تھا کہ وہ عمران کی انتہائی گہری اور لطیف بات کو اچھی طرح سمجھ گیا ہے ۔

" تو پھر میری طرح مونگ کی دال کھانے کے لئے تیار رہنا ۔ اس بھون کر کھانے کے چکر میں تو مسئلہ پرانا ہو جاتا ہے ۔ بہرحال آپ نے اپنا پورا تعارف نہیں کرایا ۔" ــــ عمران نے جولیا کا منہ ٹیڑھا ہوتے

دیکھ کر موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ اب جولیا اتنی احمق تو بہر حال نہ تھی۔
کہ وہ عمران کا ذو معنی فقرہ ہی نہ سمجھ سکتی۔

"میں فیروز الدین احمد کا اکلوتا لڑکا ہوں۔ ہماری جاگیر راج گڑھ میں ہے۔ والد صاحب اور آپ کے ڈیڈی سر رحمٰن کے درمیان کافی پرانی دوستی ہے۔ میں نے بزنس ایڈمنسٹریشن میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے اور میری ذاتی امپورٹ ایکسپورٹ کمپنی ہے۔ وسیم امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن لمیٹڈ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں فوج کو انتہائی حساس دفاعی آلات بھی سپلائی کرتا ہوں اس کے لئے میں نے علیحدہ کمپنی بنائی ہے فیروز انٹرپرائز لمیٹڈ۔ شان کالونی میں میری رہائش ہے۔ کوٹھی نمبر پچیس اے بلاک وہاں میں اکیلا نوکروں کے ساتھ رہتا ہوں۔ کاروباری مصروفیات کے بعد زیادہ تر وقت سٹون کلب میں گزرتا ہے۔ مس جولیانا سے بھی سٹون کلب میں ہی پہلی بار ملاقات ہوئی تھی"۔۔۔۔ وسیم نے باقاعدہ اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے آپ کو کنگ آف سٹونز کا ہمسایہ ہونے کا شرف حاصل ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کنگ آف سٹونز۔۔۔۔ اوہ آپ شاید ڈاکٹر کروسو کی بات کر رہے ہیں۔ وہی اکثر اپنے آپ کو کنگ آف سٹونز کہتے ہیں۔ ان کی کوٹھی بھی شان کالونی میں ہے۔ اس کا نمبر چودہ ہے' اے بلاک میں۔ ویسے وہی سٹون کلب کے مالک ہیں۔ انتہائی شاندار اور باوقار کلب ہے۔ ویسے ڈاکٹر کروسو بہت عالم فاضل آدمی ہیں۔ انتہائی باوقار بارعب شخصیت کے مالک ہیں۔ جواہرات کی کانوں کے ٹھیکیدار بھی ہیں اور جواہرات

کے بہت بڑے ایکسپورٹر بھی ہیں۔ اس لحاظ سے تو واقعی وہ کنگ آف سٹونز کہلانے کے حق دار ہیں۔ ویسے ان سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے ان کے گیٹ پر موجود نیم پلیٹ کے نیچے ڈگریوں کی اتنی لمبی قطار ہے کہ میں اکثر ان سے کہا کرتا ہوں کہ آپ کو تو کنگ آف ڈگریز ہونا چاہیے"۔ وسیم نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ خاصا باتونی نوجوان تھا۔ اس لئے جو کچھ بھی بتاتا تفصیل سے بتاتا تھا۔

"ڈاکٹر کروسو۔۔۔۔ خیر ہو گا۔۔۔۔ لیکن آپ کی انگلیوں میں کوئی برتھ سٹون نظر نہیں آرہا۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی تک آپ اس کنگ کی رعایا بننے پر تیار نہیں ہوئے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"برتھ تو کب کی ہو چکی۔۔۔ اب اس کی یادگار پہننے کا کیا فائدہ"۔ وسیم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب وسیم میرج اسٹون پہنے گا۔ کیوں وسیم۔۔۔۔ جولیا نے جو اب خاموش بیٹھی ہوئی تھی مسکراتے ہوئے کہا تو وسیم اور عمران دونوں ہی ہنس پڑے۔

"میرج کی بات تو بعد میں آئے گی فی الحال تو تو سٹون کی ضرورت ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ واقعی وسیم ہمیں اس ڈاکٹر کروسو سے ملنا چاہیے۔ وہ ہمیں سٹون تجویز کرے گا۔ ویری گڈ چلو اٹھو۔۔۔ بس مل لیا تم نے اس سے۔۔۔۔ نہ ہی اس نے چائے کا پوچھا ہے اور نہ کھانے کی دعوت

ہے۔ اس کے پاس تو سوائے باتوں کے اور کچھ ہے بھی نہیں:" —
جولیا نے کہا اور اُٹھ کھڑی ہوئی۔

" او۔ کے ٹھیک ہے:" —— وسیم بھی اسی طرح اُٹھ کھڑا ہوا
جیسے وہ ریموٹ کنٹرولڈ ہو اور ریموٹ کنٹرولر جولیا کے پاس ہو:
عمران بھی اخلاقاً اُٹھ کھڑا ہوا۔

" مسٹر وسیم — ڈاکٹر کردسو سے ملاقات ہو تو اس سے ہجرو فراق
سٹون بھی پوچھ لینا — چلو میں وہی پہن لوں گا:" —— عمران نے
وسیم سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا کھلکھلا کر ہنس
پڑی۔

" ہجر و فراق کے لئے پتھر پہنا نہیں جاتا۔ پتھر سے سر ٹکرایا جاتا
ہے عمران صاحب:" —— جولیا نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" پھر تو مجھے پتھر دل کی خدمات حاصل کرنی پڑیں گی۔ میں ابھی
فون کرتا ہوں اُسے:" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا
یکلخت سنجیدہ ہو گئی۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ گئی تھی کہ پتھر دل سے
مطلب ایکسٹو ہے اور عمران اسے دراصل دھمکی دے رہا ہے۔

" اسے میری طرف سے بتا دینا کہ میں اپنی ذاتی زندگی میں فیصلے
کے لئے خود مختار ہوں اور اس فیصلے کے لئے مجھے کسی سے اجازت
لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے اور فیصلہ میں نے کر لیا ہے — آؤ
وسیم:" —— جولیا نے کہا اور وسیم کا ہاتھ پکڑ کر بیرونی دروازے
کی طرف مڑ گئی۔

" خدا حافظ عمران صاحب — مجھے امید ہے اب ملاقات ہوتی

رہے گی:" —— وسیم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی جولیا کے
پیچھے چل پڑا۔

" ان حالات میں تو واقعی خدا ہی حفاظت کر سکتا ہے:" ——
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جب وہ دونوں فلیٹ سے باہر نکل
گئے تو عمران نے دروازہ بند کیا اور مسکراتا ہوا واپس ڈرائنگ روم
کی طرف آیا۔

" ہونہہ جذباتی لڑکی:" —— عمران نے بڑبڑا کر کہا اور پھر
رسیور اٹھا کر اس نے بلیک زیرو کے نمبر ڈائل کرنے شروع
کر دیئے۔

" ایکسٹو:" —— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" تم واقعی اب نمبر ٹو ہو چکے ہو۔ پیارے بھائی نمبر ون والی سیٹ
وسیم فیروز الدین احمد نے سنبھال لی ہے:" —— عمران نے چہکتے
ہوئے کہا۔

" نمبر ون کی سیٹ — وسیم فیروز الدین احمد نے سنبھال لی ہے۔
کیا مطلب — میں سمجھا نہیں:" —— بلیک زیرو نے واقعی بیحد
الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کس لفظ کا مطلب سمجھاؤں — نمبر ون کا — سیٹ کا —
وسیم فیروز الدین احمد — یا سنبھالنے کا — بولو:" —— عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" آپ پورے فقرے کا ہی مطلب سمجھا دیجئے گا — کہاں

ایک ایک لفظ سمجھانے کی تکلیف کرتے رہیں گے ۔" —— "
طرف سے بلیک زیرو نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا اور اس کے
خوبصورت جواب پر عمران بھی کھلکھلا کر ہنس پڑا ۔

" ابھی سے عقیل سلیم میں ترقی ہونے لگ گئی ہے ۔ ابھی تو میں
مطلب بھی نہیں بتایا —— مطلب یہ ہے پیارے بھائی کہ جولیا
شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔" —— عمران نے جواب دیا

" جولیا نے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے —— اس کی بات چ
وہ بیچاری تو نجانے کب سے یہ فیصلہ کئے بیٹھی ہے ۔ آپ اپنا
بتائیں ۔" —— بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" میں نے بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اب وسیم فیروز الدین احمد
شہ بالا بنوں گا ۔" —— عمران نے جواب دیا اور اس بار دوسری
چند لمحے خاموشی سی طاری رہی ۔

" کیا ہوا —— ارے ابھی تو صرف فیصلہ ہی ہوا ہے اور تمہ
سانپ چھوڑ اژدھا سونگھ گیا ہے ۔ شادی کے بعد کون سونگھے
پیارے بھائی ۔" —— عمران نے چہکتے ہوئے کہا ۔

" عمران صاحب —— یہ کوئی نیا مذاق ہے ۔" —— بلیک
کی سنجیدہ سی آواز سنائی دی ۔

" نیا مذاق ہی سمجھ لو —— اگر تمہاری لغت میں عشق کی جگہ مذا
لفظ لکھا ہوا ہے تو ۔" —— عمران نے جواب دیا ۔

" عمران صاحب —— یہ وسیم فیروز الدین احمد وہی لڑکا
نہیں ہے جس کی کوٹھی شان کالونی میں ہے ۔" —— بلیک

کا لہجہ اسی طرح سنجیدہ تھا ۔

" ارے واہ —— اسے کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے ۔
یعنی کہ تمہیں اپنے رقیب روسیاہ سفید مطلب ہے بلیک اینڈ وائٹ
مین کی رہائش گاہ کا بھی علم ہے ۔ واہ بہت خوب ۔" —— عمران
کے لہجے میں واقعی حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں ۔

" یہ بات نہیں ہے عمران صاحب —— میں کل شاپنگ پلازہ
گیا تھا ، کچھ شرٹس خریدنی تھیں تو واپس آتے ہوئے شارٹ کٹ
کی وجہ سے میں شان کالونی سے ہو کر گزرا تو میں نے جولیا کو ایک رولز رائس
کار میں بیٹھے دیکھا جسے ایک مقامی نوجوان چلا رہا تھا ۔ کار اس وقت
شان کالونی کی ایک عظیم الشان کوٹھی کے پھاٹک پر اندر جانے کے
لئے رکی ہوئی تھی ۔ میں نے یہاں پہنچ کر پہلے تو سوچا کہ جولیا سے اس
بارے میں پوچھ گچھ کروں لیکن پھر میں نے ارادہ بدل دیا کہ جولیا سمجھ دار
ہے ۔ ظاہر ہے وہ کوئی ایسی حرکت تو نہ کرے گی جس سے سیکرٹ
سروس پر کوئی حرف آتا ہو اور ویسے بھی آج کل کوئی کیس نہیں ہے ۔
اس لئے ہو سکتا ہے جولیا نے وقت گزارنے کے لئے کسی سے دوستی
وغیرہ کر لی ہو ۔ یہ اس کا ذاتی معاملہ ہو ۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا لیکن
اب آپ کی بات سن کر مجھے اچانک خیال آیا کہ اس کوٹھی کے پھاٹک
پر فیروز مینشن کے الفاظ لکھے ہوئے تھے ۔" —— بلیک زیرو نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" جولیا نے بھی مجھے تمہارے لئے یہی پیغام دیا ہے کہ وہ ذاتی
زندگی میں فیصلے کے لئے خود مختار ہے اور اس فیصلے کے لئے اسے

کسی سے اجازت لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے اور فیصلہ بھی وہ کر چکی ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" اوہ تو معاملات اس حد تک پہنچ چکے ہیں اور اتنی جلد اس حد تک معاملات کا پہنچ جانا جولیا جیسی لڑکی کے لحاظ سے غیر فطری محسوس ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے وہ وسیم فیروزالدین احمد کسی خاص چکر میں تیزی سے ورک کر رہا ہو۔ مجھے اب چیک کرنا پڑے گا"۔۔ بلیک زیرو کا لہجہ بے حد سنجیدہ ہو گیا تھا۔

" ارے ارے اتنا سنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ قربت میں یہ تیزی دراصل کسی اور وجہ سے ہے۔ یہ بھی ایک طریقہ ہوتا ہے کسی کو جھنجھوڑنے کا کہ دیکھو اگر تم پتھر دل ہو تو ہم کسی اور سنگ آستاں سے بھی سر ٹکرا سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" میں سمجھ گیا ہوں ۔۔۔ تو جولیا آپ کو جلانے کے لئے یہ حرکتیں کر رہی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" مجھے ۔۔۔ واہ ۔۔۔ یہ خوب ہے کہ اپنی بات مجھ پر ڈال دی۔ پیارے بھائی میں تو صرف پیغام رساں ہوں۔ وہ کیا کہتے ہیں اردو شاعری کا قاصد ۔۔۔ لیکن مجھے مرزا غالب کا وہ قاصد نہ سمجھ لینا کہ جو گیا تھا مرزا غالب کا پیغام پہنچانے اور خود ہی ترقی کر کے مرزا غالب بن گیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" ویسے عمران صاحب ۔۔۔ جولیا کی یہ حرکت بتا رہی ہے کہ وہ

اب جذبات کی آخری حد تک پہنچ چکی ہے۔ اس لئے آپ بھی ذرا اپنے اصولوں پر نظر ثانی کر لیجئے۔ ورنہ اس کے بعد اس کی خودکشی کی ہی خبر ملے گی ہمیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اگر جولیا اپنے ذاتی فیصلوں میں خود مختار ہے تو میں بھی اپنے ذاتی فیصلوں میں خود مختار ہوں اور اگر جولیا نے فیصلہ کر لیا ہے تو میں نے بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ اب میں وسیم فیروزالدین احمد کا شہ بالا بنوں گا۔ اور اس کے بعد مس جولیانا تو بن جائے گی۔ مسز جولیانا وسیم فیرالدین احمد اور اتنے لمبے نام کی گنجائش سیکرٹ سروس میں تو نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس کے بعد مسز جولیانا وسیم فیروزالدین احمد کا تبادلہ سیکرٹ سروس کی بجائے ہوم بلکہ بنگلہ ۔۔۔ ارے نہیں مینشن سروس میں کر دیا جائے گا اور پھر ہم اس کے بچوں کی سالگرہ کا کیک کٹتے وقت تالیاں بجانے جایا کریں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔

" آپ کی بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ واقعی جولیا کا یہ حربہ کامیاب رہا ہے۔ آپ واقعی جل گئے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔

" تمہارا اندازہ یکسر غلط ہے ۔۔۔ وسیم فیروزالدین احمد بظاہر اچھا اور کھاتا پیتا لڑکا ہے۔ خوش رو بھی ہے اور خوش اخلاق بھی۔ وہ مجھے بتا رہا تھا کہ اس کا رشتہ ثریا کے لئے گیا تھا لیکن تمہیں تو معلوم ہے کہ کچھ عرصہ قبل اماں بی نے ثریا کا رشتہ اپنے میکے کے ایک عزیز کے لڑکے سے طے کر دیا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو واقعی ثریا کے لئے یہ اچھا رشتہ ثابت ہوتا اور اگر میں ثریا کے لئے اس

کا انتخاب کرسکتا تھا تو پھر جولیا کے لئے بھی یہ مناسب رشتہ ہے۔ تم البتہ تھوڑی سی مزید تحقیق کروالو اس کی۔ کیونکہ اب جولیا کا خاندان تو یہاں موجود نہیں ہے جو تحقیق کرتا پھرے گا اور اگر انکوائری میں لڑکا پاس ہو جائے تو پھر یہ بینڈ باجے بجوا ہی دو "۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ آپ واقعی سنجیدگی سے یہ سب کچھ کہہ رہے ہیں "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اس بار انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا کیونکہ ثریا کے حوالے کے بعد عمران سے مذاق کی توقع نہ کی جاسکتی تھی۔

" ہاں میں سنجیدگی سے بات کر رہا ہوں۔ سیکرٹ سروس کو اور لڑکیاں مل جائیں گی لیکن جولیا کو شاید وسیم سے اچھا رشتہ نہ ملے "۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" آپ کا مطلب ہے جولیا کا سیکرٹ سروس سے تعلق بھی ختم کر دیا جائے "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پریشان ہو کر کہا۔

" ظاہر ہے ۔۔۔۔ شادی تو سیکرٹ سروس میں کام کرنے کی سب سے بڑی نااہلیت ہے۔ شادی کے بعد جو ذمہ داریاں نبھانی پڑتی ہیں اور جو حالات پیدا ہو جاتے ہیں وہ سب کچھ سیکرٹ سروس کے ساتھ نہیں چل سکتا اور ضروری بھی تو نہیں کہ جولیا نے مرتے دم تک سیکرٹ سروس میں ہی رہنا ہے۔ تبادلہ بھی تو ہونا چاہیے "۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" اگر آپ واقعی سنجیدہ ہیں تو ظاہر ہے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ٹھیک ہے ۔۔۔۔ میں صفدر کے ذمہ لگا دیتا ہوں۔ وہ اس وسیم

کی انکوائری کرے گا "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران اس کے اس لمبے سانس پر مسکرا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ سیکرٹ سروس کے کارکنوں کی ایک ہی ٹیم کی شکل میں اتنے عرصے سے کام کرنے سے ایک دوسرے سے جذباتی وابستگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے بلیک زیرو کو لاشعوری طور پر اس اقدام سے افسوس ہو رہا ہے۔

" شکر ہے ۔۔۔۔ تم نے صفدر کا نام لیا ہے۔ ورنہ میرا خیال تھا کہ تم تنویر کا نام لو گے تاکہ انکوائری رپورٹ ہی وہ ایسی دے کہ بینڈ باجہ کی بجائے کوئی المیہ ساز بجنا شروع ہو جائے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔ اور ہاں ایک کام اور کرنا ہے ۔۔۔۔ شان کالونی کی ایک کوٹھی ہے جس کا نام چودہ ہے بلاک اے ۔۔۔۔ اس میں ایک صاحب رہتے ہیں، ڈاکٹر کروسو ۔۔۔۔ وہ جواہرات کی کانوں کے ٹھیکیدار ہیں اور جواہرات بھی ایکسپورٹ کرتے ہیں۔ انہوں نے کوئی سٹون کلب بھی بنایا ہوا ہے اور اپنے آپ کو کنگ آف سٹونز بھی کہتے ہیں۔ چوہان کے ذمہ لگا دو کہ وہ اس ڈاکٹر کروسو کے متعلق مکمل تحقیقات کر کے رپورٹ کرے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" ڈاکٹر کروسو کنگ آف سٹونز ۔۔۔۔ تو کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے "۔۔۔۔ بلیک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ارے نہیں ۔۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمارا حال بھی پولیس والوں جیسا ہو ۔۔ کہ ہر شخص انہیں مجرم نظر آنے لگتا ہے۔

اس نے اپنے یار سوپر فیاض کو کوئی برتھ سٹون کیٹ آئیز والی انگوٹھی فروخت کی ہے اور پھر ایک ٹیکسی ڈرائیور نے بتایا ہے کہ ایسی ہی کسی انگوٹھی کے چکر میں ایک غیر ملکی پر حملہ ہوا ہے اور اس نے بھی کسی بادشاہ کا نام لیا تھا۔ اس سے میری چھٹی حس میں بھی ہلکی سی سرسراہٹ ہونے لگی ہے۔" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ___ میں معلوم کرتا ہوں۔" ___ بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

دروازے پر دستک سنتے ہی صوفے پر بیٹھے ہوئے کنگ نے سر اٹھایا۔

"یس کم ان۔" ___ کنگ نے تیز لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آؤ جیک ___ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔" ___ کنگ نے نرم لہجے میں کہا۔

"باس انتہائی حیرت انگیز خبریں لایا ہوں۔" ___ جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو اور تفصیل سے مجھے بتاؤ۔" ___ کنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جیک سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"باس آپ نے جب عمران کے بارے میں چیکنگ کے لئے مجھے کہا تو میں نے اس سلسلے میں معلومات کرنے کے لئے سنٹرل انٹیلیجنس

کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ایک ماتحت انسپکٹر جانی پاشا کی خدمات حاصل کیں کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ عمران اور سوپر فیاض میں گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اور انسپکٹر جانی پاشا سوپر فیاض کے بے حد قریب ہے۔ فیاض اس پر بے حد اعتماد کرتا ہے۔ جانی پاشا میرا پرانا واقف کار ہے۔ جانی پاشا اور میں گفتگو کے لئے ایک مقامی کیفے نشاط میں بیٹھ گئے۔ وہاں ایک جوڑا بھی ہمارے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا۔ لڑکی غیر ملکی تھی جبکہ لڑکا مقامی تھا لیکن وہ غیر ملکی لڑکی اس طرح مقامی زبان بول رہی تھی جیسے طویل عرصے سے یہاں رہ رہی ہو۔ جانی پاشا نے مجھے بتایا کہ لڑکی کا نام جولیا ہے اور یہ عمران کی دوست ہے اور اس لڑکے کو میں جانتا تھا کیونکہ وہ سٹون کلب کا ممبر ہے اور اکثر وہاں آتا رہتا ہے۔ یہ لڑکا ایک بڑے جاگیردار فیروز الدین احمد کا اکلوتا لڑکا ہے اور شان کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس میں رہتا ہے۔ خود وہ بہت بڑا بزنس مین ہے۔ وسیم امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن اور فیروز انٹرپرائزز کا مالک ہے" ۔۔۔ جیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم کہیں وسیم کے متعلق تو نہیں بتا رہے" ۔۔۔ کنگ نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں ۔۔۔ وسیم کے متعلق ہی بات کر رہا تھا۔ جانی پاشا بھی وسیم کو جانتا تھا کیونکہ وسیم کا رشتہ عمران کی بہن کے لئے گیا تھا۔ اور عمران کے والد سر رحمن نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ذمہ اس کی انکوائری لگائی تھی اور فیاض نے انسپکٹر جانی پاشا کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی تھی لیکن ابھی مختصر سی انکوائری ہی جانی پاشا نے کی تھی کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض نے اسے روک دیا۔ کیونکہ ثریا کی والدہ نے ثریا کا رشتہ اپنے عزیزوں میں طے کر دیا تھا۔ بہرحال اس طرح جانی پاشا اسے جانتا تھا لیکن اس نے اہم انکشاف بھی کیا کہ وسیم فیروز انٹرپرائزز کے تحت پاکیشیا کی فوج کو بعض انتہائی حساس دفاعی آلات سپلائی کرتا ہے" ۔۔۔ جیک نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ۔۔۔ لیکن یہ آلات زیادہ تر سائنسی نوعیت کے ہوتے ہیں اس لئے یہ انکشاف ہمارے کام کا نہیں ہے کیونکہ ہماری فیلڈ سائنسی فارمولے وغیرہ نہیں ہے۔ اس لئے تو میں نے اسے چھوڑ دیا تھا ورنہ میں اسے بگ رنگ ضرور پہنا دیتا" ۔۔۔ کنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ بہرحال میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ جانی پاشا نے ایک اور انکشاف کیا اور یہ انکشاف میرے لئے بے حد دلچسپی کا باعث تھا اس نے بتایا کہ یہ غیر ملکی لڑکی جولیا عمران کو بے حد چاہتی ہے اور عمران بھی اس سے دلچسپی رکھتا ہے لیکن نجانے کیوں ان کی یہ کیفیت صرف دلچسپی تک ہی محدود ہے لیکن میں نے دیکھا کہ جولیا اس وسیم کے ساتھ ایسے باتیں کر رہی تھی جیسے وہ وسیم سے بے پناہ محبت کرتی ہو اور وسیم بھی اس پر پوری طرح ریشہ خطمی نظر آ رہا تھا۔ جب میں نے یہ بات جانی پاشا سے کی تو اس نے ایک عجیب بات بتائی۔ اس نے بتایا کہ کافی عرصہ پہلے ایک بار ایسا ہی چکر چلا تھا اور سوپر فیاض نے اس میں مداخلت کی تھی۔ ہوا یہ تھا کہ جولیا نے اسی طرح ایک اور نوجوان سے دکھاوے کی محبت شروع کر دی۔ وہ دراصل اس

عمران کی محبت میں جنون کی حد تک دیوانی ہے۔ لیکن عمران بظاہر اسے گھاس نہیں ڈالتا۔ صرف دلچسپی اور چھیڑ خانی والی گفتگو تک ہی محدود رہتا ہے۔ چنانچہ جولیا نے عمران کو حسد دلانے کے چکر میں ایک نوجوان سے محبت شروع کر دی لیکن وہ نوجوان کوئی مجرم نکلا۔ اس نے کسی خاص چکر میں خود ہی جولیا کو اپنے قریب کر لیا تھا۔ اس نوجوان کے متعلق سپرنٹنڈنٹ فیاض کو کسی طرح علم ہو گیا تھا اور اس نے اس نوجوان کو گرفتار کر لیا تھا۔ اس طرح یہ چکر ختم ہو گیا۔ جانی پاشا نے کہا کہ جولیا وسیم کے ساتھ یہ محبت کا ڈرامہ صرف عمران کو جلانے کے لئے کھیل رہی ہے۔ ابھی ہم باتیں کر ہی رہے تھے کہ جانی پاشا کو ہیڈ کوارٹر سے کال آ گئی اور وہ اٹھ کر چلا گیا۔ اب میں نے ان دونوں کی گفتگو سننی شروع کر دی اور پھر میں یہ سن کر حیران رہ گیا کہ ان دونوں کے درمیان گفتگو کا موضوع بھی عمران ہی تھا اور جولیا جس انداز میں عمران کی باتیں کر رہی تھی اس سے میں سمجھ گیا کہ جانی پاشا کی بات درست ہے۔ جولیا دراصل وسیم سے دلچسپی صرف عمران کو جلانے کے لئے کر رہی تھی اور وہ احمق وسیم یہ سمجھ رہا تھا کہ جولیا واقعی اس میں دلچسپی لے رہی ہے۔ پھر ان کے درمیان عمران کے فلیٹ میں جانے کی بات ہوئی اور وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے۔ میں نے ان کا تعاقب کیا۔ وہ واقعی عمران کے فلیٹ میں ہی گئے تھے۔ چنانچہ میں واپس آ گیا۔" ---- جیک نے کہا۔

"لیکن اس میں حیرت انگیز خبر کیا ہوئی۔" ---- کنگ نے اس بار انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں ایک پلان آیا ہے۔ آپ پہلے یہ پلان سن لیں۔ اس پلان کے تحت میں نے اسے حیرت انگیز خبر کہا تھا۔" جیک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ کیسا پلان۔" ---- کنگ نے چونک کر پوچھا۔

"آپ یہی چاہتے ہیں کہ عمران یا تو بری طرح کسی چکر میں پھنس جائے یا ہلاک ہو جائے لیکن اس طرح کہ ہمارے متعلق ذرا برابر بھی شک نہ ہو۔" ---- جیک نے کہا۔

"ہاں اور اسی لئے میں نے تم سے بات کی تھی کیونکہ میں تمہاری صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔" ---- کنگ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھئے عمران بھی جولیا میں دلچسپی لیتا ہے اور جولیا جلانے کے لئے وسیم میں دلچسپی لے رہی ہے اور وسیم فوج کو انتہائی حساس دفاعی آلات سپلائی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے خود ہی بتایا ہے اور میں بھی جانتا ہوں کہ سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل سر رحمن جو کہ عمران کا باپ ہے انتہائی بااصول اور انتہائی سخت گیر آدمی ہے۔ اگر عمران کے خلاف کوئی ایسا ثبوت اس کے سامنے آتا ہے جس سے عمران کا ملک کے مفادات کے خلاف کام کرنا ثابت ہو جائے تو سر رحمن باوجود باپ ہونے کے عمران کی ذرا برابر بھی رعایت نہیں کرے گا۔ اس لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم وسیم کی فوج کو حساس آلات کی سپلائی میں کوئی ایسا چکر چلا دیں جس سے کوئی تخریب کاری عمران پر ثابت ہو جائے تو اس طرح عمران لازماً پھنس جائے گا۔" ----

جیک نے کہا۔

" تمہاری بات سمجھ میں تو آتی ہے لیکن میں نے عمران کی وہ فائل دیکھی ہے جو ہیڈ کوارٹر سے ہمیں بھیجی گئی ہے اس میں درج ہے کہ عمران پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے اور مقامی سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز بھی ہے اور اس کا خفیہ سربراہ جسے ایکسٹو کہتے ہیں سر رحمن سے کہیں زیادہ بااختیار ہے اس لئے اگر وہ عمران کی حمایت میں آگیا تو سر رحمن باوجود انتہائی بااصول ہونے کے بے لبس ہو کر رہ جائیں گے اور سیکرٹ سروس لازماً اس سارے کھیل کی پڑتال میں نکل پڑے گی اور نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ ہم تک آپہنچیں گے :" ——— کنگ نے کہا۔

" اوہ سیکرٹ سروس والی بات کا مجھے علم نہ تھا۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر ایک اور چکر تیار ہو سکتا ہے۔ وسیم کو قتل کیا جا سکتا ہے اور وہاں کوئی ایسا ثبوت رکھ دیا جائے کہ قتل کا الزام عمران پر ہی پڑے۔ وسیم انتہائی معزز آدمی ہے اور پھر اس کا باپ بھی بہت بڑا جاگیردار اور بااثر آدمی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ اس کے تعلقات صدر مملکت اور وزیراعظم تک سے انتہائی دوستانہ ہیں۔ وسیم کے قتل کے الزام میں اگر عمران کو پھنسا دیا جائے تو پھر یقیناً سیکرٹ سروس کا چیف بھی اسے نہ بچا سکے گا :" ——— جیک نے کہا اور کنگ اچھل پڑا۔

" اوہ ویری گڈ ——— یہ واقعی انتہائی خوبصورت پلان ہے۔ ویری گڈ۔ جیک تمہارا ذہن واقعی بے حد زرخیز ہے۔ قتل کے چکر میں سب سے بڑی بات مقصد قتل ہوتا ہے اور جولیا کی وجہ سے یہ وجہ قتل موجود ہے کہ عمران جولیا سے محبت کرتا ہے اور جولیا وسیم سے محبت کرتی ہے اس لئے عمران نے رقابت میں آکر وسیم کو قتل کروا دیا' ویری گڈ۔ وہی عام سی کہانی جو ننانوے فیصد قتل کا اصل پس منظر ہوتا ہے اور اس پر فوراً ہی سب کو یقین بھی آجائے گا۔" کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو پھر میں اس پلان پر عمل کروا لوں :" ——— جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے فوراً نہیں ——— یہ عام قتل کا مسئلہ نہیں ہے۔ اس میں انتہائی چھان بین کی جائے گی۔ عمران سر رحمن کا لڑکا ہے اور جب بیٹا قتل کے چکر میں ملوث ہو گا تو پھر لازماً باپ نے بھی اصل حقیقت کے لئے انکوائری کرانی ہے۔ پھر سیکرٹ سروس نے بھی عمران کو اس قتل کے چکر سے نکالنے کے لئے اپنے طور پر پوری طرح تحقیقات کرنی ہے اور اگر عمران بچ نکلا تو پھر ہمارا سارا پلان قطعی طور پر ناکام ہو جائے گا اور وہ بیچارہ وسیم بھی خواہ مخواہ مارا جائے گا۔ اس لئے اس کے لئے ایسی پلاننگ کی جائے کہ چاہے کوئی لاکھ سر پٹکے لیکن عمران کو قتل کے الزام سے نہ بچا سکے اور عمران روز روشن کی طرح قتل کا مجرم ثابت ہو جائے :" ——— کنگ نے کہا۔

" آپ بتائیں ——— کیا پلاننگ آپ کے ذہن میں ہے :" ——— جیک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ وسیم اور جولیا کے عشق کو مزید ابھارا جائے تاکہ وجہ قتل مزید کنفرم ہو جائے۔ اس کے بعد وسیم کو قتل ایسی جگہ کیا

جائے جہاں وہ عمران آتا جاتا رہتا ہو۔ جس ریوالور سے وسیم کو گولی
ماری جائے اس ریوالور کے دستے پر عمران کی انگلیوں کے نشانات
ہونے چاہییں اور وہ ریوالور عمران کے فلیٹ سے برآمد ہونا چاہیے۔"
کنگ نے کہا۔

"یہ تو ہو جائے گا ـــ انتہائی آسانی سے۔" ـــ جیک نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"انتہائی آسانی سے ـــ وہ کیسے ـــ انگلیوں کے نشانات
کیسے حاصل ہوں گے، جو اصل بات ہے۔" ـــ کنگ نے کہا۔

"عمران کسی ہوٹل اور کیفے میں تو جائے گا۔ وہاں کسی بھی گلاس
یا بوتل کو جس سے عمران نے کچھ پیا ہو، آسانی سے غائب کیا جاسکتا
ہے اور پھر اس گلاس یا بوتل سے مائیکرو فنشنگ کا پیپر سے عمران کی
انگلیوں کے نشانات آسانی سے ریوالور کے دستے پر منتقل کئے جاسکتے
ہیں۔" ـــ جیک نے جواب دیا۔

"ویری گڈ ـــ واقعی یہ تو بہت آسان کام ہے۔" ـــ کنگ
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اس کے علاوہ اس کی کار کے ہینڈل پر بھی نشانات موجود ہوں
گے۔ وہاں سے بھی نشانات حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ نشانات حاصل
کرنا کوئی مسئلہ نہیں۔ البتہ ریوالور کا عمران کے فلیٹ سے برآمد ہونا
ایک مسئلہ ہے کیونکہ عمران بے حد چوکنا آدمی ہے۔ اس کے لئے تو یہ
صورت ہوسکتی ہے کہ جانی کو استعمال کیا جائے۔ وہ عمران کے فلیٹ
میں جائے کسی بھی بہانے سے اور وہ ریوالور وہاں چھوڑ آئے لیکن

جانی پاشا آدمی بڑا صاف ستھرا ہے۔ وہ رشوت بھی نہیں لیتا۔ اسے
کس طرح قابو کیا جائے۔" ـــ جیک نے کہا۔

"یہ کام میں کرلوں گا۔ اس طرح کہ جانی پاشا کو خود بھی اس کھیل
کا شعور نہ ہوگا اور اسے اس وقت عمران کے فلیٹ میں بھیجیں گے
جب عمران فلیٹ میں موجود نہ ہو تاکہ عمران اس کی مخصوص کیفیت نہ
دیکھ سکے۔" ـــ کنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں سمجھ گیا آپ کی بات ـــ جانی پاشا
عام آدمی ہے۔ آسانی سے ٹرانس میں آجائے گا۔ اب یہ بات
بھی طے ہوگئی۔ لیکن پہلی بات کہ وسیم اور جولیا کی باہمی محبت اور
عمران کے حسد کو کس طرح اچھالا جائے۔" ـــ جیک نے
کہا۔

"اس کے لئے بھی جانی پاشا کو ہی استعمال کیا جائے۔ وہ
فیاض اور دوسرے انسپکٹروں کے سامنے اس کا پروپیگنڈہ کرے
اور جہاں جہاں عمران جاتا ہو وہاں بھی مختلف ذرائع سے یہ
بات پہنچا دی جائے تو ہمارا مقصد حل ہو جائے گا۔" ـــ
کنگ نے جواب دیا۔

"بالکل ٹھیک ـــ تو پھر یہ پلان طے ہوگیا۔" ـــ جیک
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو اس پر کام شروع کردو۔ انگلیوں کے نشانات کے
علاوہ کوئی اور ثبوت کے بارے میں بھی سوچتے رہنا۔ جس قدر
زیادہ ثبوت مل سکیں بہتر رہے گا اور جانی پاشا کو تم اپنے ساتھ

"ایک دو روز میں مجھ سے ملوانے لے آنا۔ میں اُسے کور کروں گا۔"
کنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں آج ہی کام شروع کر دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ جلد ہی ہمارے مطلب کا نتیجہ نکل آئے گا۔" ——— جیک نے کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔

"او۔ کے ——— اب تم جا سکتے ہو۔" ——— کنگ نے کہا اور جیک سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف مُڑ گیا۔

عمران نے کار فلیٹ کے سامنے روکی تو وہ وہاں پہلے سے موجود سوپر فیاض کی جیپ دیکھ کر چونک پڑا۔ جیپ خالی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ فیاض اوپر فلیٹ میں گیا ہے لیکن فلیٹ تو بند تھا کیونکہ سلیمان گاؤں گیا ہوا تھا۔ عمران نے کار گیراج میں لے جانے کی بجائے وہیں باہر ہی روکی اور پھر کار سے اُتر کر فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ اوپر پہنچا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ فلیٹ کا بند دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ تالا بھی غائب تھا۔ عمران نے پہلے تو دروازہ کھول کر اندر جانے کا ارادہ کیا لیکن پھر وہ رُک گیا۔ اس نے ہاتھ اُٹھا کر کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ دوسرے لمحے اندر سے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلنے پر فیاض کا چہرہ نظر آیا۔

"کیا یہ فلیٹ پاکیشیا کی سب سے معزز شخصیت علی عمران صاحب

دام اقبالہ' کا ہے اور آپ اُن کے ملازم ہیں۔ ماشاء اللہ علی عمران
صاحب جیسی اعلیٰ شخصیت کے ملازم کو ایسی ہی یونیفارم پہننی
چاہیئے"۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔
"ہاں پہلے یہ فلیٹ اسی احمق کے قبضے میں تھا۔ آپ کون صاحب
ہیں"۔۔۔ فیاض نے عمران کی توقع کے بالکل برخلاف بڑے
سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔
"پہلے سے کیا مطلب"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا
"پہلے سے مطلب یہ ہے کہ پہلے اس فلیٹ کا قبضہ اس احمق
علی عمران کے پاس تھا لیکن اب میں نے اس پر قبضہ کر لیا ہے
کیونکہ پہلے اس فلیٹ کا مالک میں تھا اب علی عمران ہے"۔۔۔
فیاض کا لہجہ ویسے ہی سنجیدہ تھا۔
"اوہ تو ملازم نے ناجائز قبضہ کر لیا۔ خوب زمانہ آگیا ہے کہ
اب ملازم بھی فلیٹ پر قبضہ کرنے لگ گئے ہیں۔ آپ نے تالا
کر قبضہ کیا ہے۔ اس لئے آپ کے خلاف ناجائز قبضے کے علاوہ
قفل شکنی کا بھی مقدمہ درج ہو گا۔ لائیے وکیل کی فیس"۔۔۔
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"چیک دوں یا نقد"۔۔۔ فیاض نے بڑے فرمانبردارانہ
میں جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا اور عمران کی آنکھیں حیرت
سے پھٹنے لگیں۔ وہ اس طرح فیاض کو دیکھنے لگا جیسے اسے
پڑ گیا ہو کہ اس کے سامنے واقعی اصل فیاض ہے یا اس
میک اپ میں کوئی اور ہے۔

"آپ نے بتایا نہیں جناب منشی صاحب کہ آپ کے وکیل
فیس نقد لیتے ہیں یا چیک کی صورت میں"۔۔۔ فیاض نے
ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"فوجداری مقدمات کی نقد اور دیوانی نوعیت کے مقدمات کی
چیک کی صورت میں اور چونکہ آپ کے خلاف دونوں قسم کے
مقدمات دائر ہوں گے اس لئے آپ کو دونوں صورتوں میں فیس
دینا پڑے گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔۔۔ آئیے اندر تشریف لائیے کیونکہ چیک تو
بیٹھ کر لکھنا پڑے گا"۔۔۔ فیاض نے واپس مڑتے ہوئے
کہا اور عمران بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا اس کے پیچھے چل
پڑا۔ اُسے فیاض کی موجودہ کیفیت واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی۔ فیاض
کی توجون ہی مکمل طور پر بدل گئی تھی لیکن تھا وہ فیاض ہی۔
عمران جب فیاض کے پیچھے ڈرائنگ روم میں پہنچا تو اس نے
دیکھا کہ میز پر چائے کی پیالی رکھی ہوئی تھی جس میں سے گرم گرم بھاپ
بھی نکل رہی تھی اور پیالی آدھی بھری ہوئی تھی۔ فیاض نے اندر آتے
ہی خاموشی سے چائے کی پیالی اُٹھائی اور خاموشی سے چسکیاں لینی
شروع کر دیں۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی طاری تھی۔ ظاہر
ہے چائے فیاض نے خود ہی بنائی ہو گی۔
"وہ چیک اور نقد رقم"۔۔۔ عمران نے صوفے پر بیٹھتے
ہوئے منمناتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"ابھی دیتا ہوں۔۔۔ چائے پی لوں"۔۔۔ فیاض نے

سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے چائے کی آخری چسکی لی اور پیالی واپس میز پر رکھ کر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اسے بڑے سنجیدہ انداز میں عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" یہ میری وصیت ہے۔ اس میں تمہارے لئے بھی میں نے بہت کچھ لکھ دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرے بعد تم سلمیٰ اور میرے بچوں کا خیال رکھو گے "۔۔۔۔ فیاض نے کاغذ عمران کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے اُسے دیکھا اور پھر کاغذ کھول کر پڑھنے لگا۔ وہ واقعی فیاض کا وصیت نامہ تھا لیکن اس میں بھی اس نے بینکوں میں موجود نقد رقم کی تفصیلات نہ لکھی تھیں۔ صرف اتنا لکھا تھا کہ کالفید ٹلنشل باکس میری بیوی کو دے دیا جائے۔ وہ اس میں موجود ہر چیز کی مالک ہو گی فلیٹ اس نے عمران کے نام لکھ دیا تھا۔ کوٹھی کی ملکیت بچوں کے نام لکھی تھی۔

" ہونہہ تو تم مر رہے ہو ۔۔۔ کب کا ارادہ ہے "۔۔۔۔ عمران نے کاغذ کو دوبارہ بند کرتے ہوئے پوچھا۔ اس بار اس کا لہجہ بھی سنجیدہ تھا۔

" شاید کل کا سورج نہ دیکھ سکوں۔ میں یہ وصیت نامہ تمہارے حوالے کرنے آیا تھا۔ تم موجود نہ تھے اور مجھے معلوم تھا کہ چابی کہاں پڑی ہوتی ہے اس لئے تالا کھول کر اندر آ گیا پھر تمہیں آنے میں دیر ہوئی تو میں نے چائے بنالی۔ اب یہ وصیت نامہ تمہارے پاس

پہنچ گیا ہے۔ اب میں واپس دفتر جاؤں گا۔ استعفیٰ لکھ کر سر رحمٰن کے حوالے کروں گا اور گھر جا کر یونیفارم اُتار دوں گا اور پھر خواب آور گولیوں کی پوری شیشی حلق میں اتار کر بستر پر لیٹ جاؤں گا۔ سلمیٰ بچوں کے ساتھ اپنے میکے گئی ہوئی ہے۔ صبح دودھ والا آئے گا تو وہ معمول کے مطابق اندر آ کر کچن میں دودھ رکھے گا۔ بیڈ روم کچن کے ساتھ بنے ہیں اس کا دروازہ کھلا رکھوں گا تاکہ اُسے معلوم ہو جائے کہ میں مر چکا ہوں اور پھر سب کو اطلاع بھی ہو جائے گی "۔۔۔۔

فیاض نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے واقعی انتہائی تیز اثر والی خواب آور گولیوں کی بڑی شیشی بھی نکال کر عمران کو دکھائی۔ شیشی واقعی نئی تھی اور ابھی تک اس کی سیل بھی نہ کھلی تھی۔ شیشی عمران کو دکھا کر اس نے واپس جیب میں رکھی اور صوفے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

" اچھا الوداع ۔۔۔ اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو دوست سمجھ کر معاف کر دینا۔ خدا حافظ "۔۔۔۔ فیاض نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائنگ روم سے نکل کر فلیٹ کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔ اس کا ذہن واقعی بُری طرح قلابازیاں کھا رہا تھا۔

" ارے ارے ایک منٹ بات تو سُنو "۔۔۔۔ عمران نے اچانک چونک کر تیز لہجے میں کہا۔

" اب سننے اور سنانے کے لئے کچھ باقی نہیں رہا۔ خدا حافظ "۔ بیرونی دروازے سے فیاض کی سنجیدہ آواز سنائی دی اور پھر دروازہ

کھلنے اور بند ہونے کی آواز سننے کے ساتھ ہی فیاض کی سیڑھیاں اترنے کی آوازیں آنے لگیں. عمران کو اچانک صورت حال کی سنگینی کا احساس ہوا تو وہ اٹھ کر فیاض کے پیچھے بھاگا. فیاض جیپ کی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا.

"وہ چیک اور نقد رقم تو دے دو. ابھی تو تم زندہ ہو اس لئے وصیت نامہ تو بیکار ہے :" —— عمران نے ہاتھ بڑھا کر اگنیشن سے چابی نکالتے ہوئے کہا.

"سنو عمران —— میں بے حد سنجیدہ ہوں. دروازے پر بھی میں نے تم سے چند باتیں اس لئے کر لی تھیں کہ میرا ذہن بوجھ کی وجہ سے پھٹنے کے قریب تھا اور جب تک میں اپنا استعفیٰ زلفی کے منہ پر نہیں مار دیتا. میں مرنا نہیں چاہتا :" —— فیاض نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا.

"زلفی —— وہ کون ہے. کیا ڈیڈی ریٹائر ہو گئے ہیں :" —— عمران نے انتہائی حیرت سے چونک کر پوچھا.

"وہ اسسٹنٹ سیکرٹری وزارت داخلہ ہے. انتہائی نا اہل ، بدتمیز ، احمق اور گھامڑ آدمی ہے. وہ اپنے آپ کو تیس مار خاں سمجھتا ہے. سر رحمٰن انٹیلی جنس سکول کے معائنے کے سلسلے میں بیلگرام گئے ہوئے ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو میں اس زلفی کو گولی مار کر خود پھانسی کے پھندے سے لٹک جاؤں یا استعفیٰ دے کر خودکشی کر لوں. تیسری کوئی صورت نہیں ہے :" فیاض نے جیپ میں بیٹھے بیٹھے انتہائی تیز و تند لہجے میں کہا.

"تیسری صورت بھی ہے —— آؤ میرے ساتھ :" —— عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور پھر فیاض کو بازو سے پکڑ کر زبردستی جیپ سے اتارا اور اسے فلیٹ میں واپس لے آیا.

"یہ ہے تمہارا وصیت نامہ :" —— عمران نے میز پر پڑا ہوا وصیت نامہ اٹھایا اور اسے پرزے پرزے کر کے ایک طرف پڑی ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا. فیاض ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا. شاید کچھ بولنے کی وجہ سے اس کا ذہنی دباؤ کافی کم ہو گیا تھا.

"اب بیٹھ جاؤ اور مجھے ساری تفصیل بتاؤ :" —— عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا.

"کیا بتاؤں —— سر رحمٰن کے متعلق میں نے تمہیں بتایا ہے کہ وہ موجود نہیں ہیں. زلفی مجھ سے پہلے سے خار کھاتا ہے کیونکہ ہوٹل تھری سٹار کا مالک اس کا گہرا دوست ہے اور میں نے اس کے گودام پر چھاپہ مار کر غیر ملکی شراب کا ایک کافی بڑا ذخیرہ پکڑ لیا تھا. سر رحمٰن کی تو وہ عادت جانتا ہے اس لئے اس نے ان سے تو کچھ نہیں کہا مجھے دفتر بلا کر کہا کہ میں اس واقعہ کو گول کر جاؤں اور شراب کا ذخیرہ بھی اس کے دوست کو واپس کر دوں. یہ کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے. میں نے صاف انکار کر دیا اور نہ صرف انکار کر دیا بلکہ سر رحمٰن کو بھی رپورٹ کر دی جس پر سر رحمٰن نے زلفی کی شکایت سیکرٹری داخلہ سر راشد سے کر دی اور سر راشد نے زلفی کو اچھی خاصی

جھاڑ پلا دی. تب سے زلفی مجھ سے خار کھانے لگا لیکن سر رحمٰن
کی وجہ سے وہ میرا کچھ نہ بگاڑ سکتا تھا. آج اُسے موقع مل گیا. سر رحمٰن
کی عدم موجودگی میں اس نے انٹیلی جنس آفس کا ہنگامی دورہ کیا اور
پھر سب عملے کو اکٹھا کر کے اس نے ایک نامکمل فائل کو بہانہ بنا کر
مجھے سب کے سامنے بے حد ذلیل کیا. واقعی میری یہ غلطی تھی کہ وہ
فائل میں نے بر وقت مکمل نہ کی تھی لیکن زلفی نے جس طرح مجھے سب
کے سامنے ذلیل کیا ہے وہ میرے لئے ناقابل برداشت تھا. اس
نے نہ صرف مجھے ذلیل کیا بلکہ میرے خلاف باقاعدہ رپورٹ بھی لکھی
کہ میں انتہائی نااہل کام چور اور تھرڈ کلاس افسر ہوں اس لئے میرا
سلیکشن گریڈ بھی واپس لے لیا جائے. رپورٹ کے ساتھ اس نے
وہ نامکمل فائل بھی اٹیچ کی اور فائل سر راشد کو بھجوا دی. میں جانتا ہوں
کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا. سر راشد نے فوری طور پر مجھے سزا دینی
ہے اور میرا سلیکشن گریڈ واپس لے لینا ہے اور چونکہ فائل واقعی
نامکمل تھی اس لئے سر رحمٰن نے بھی میری فیور نہیں کرنی. اس
لئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس بے عزتی کے بعد میں کسی صورت
بھی نوکری نہیں کروں گا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ سر رحمٰن نے
میرا استعفیٰ منظور نہیں کرنا. اس لئے میں نے خواب آور گولیاں
کھا کر مرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے. مجھے سلیکشن گریڈ کی تو اتنی
پرواہ نہیں ہے لیکن میں سارے عملے کے سامنے اپنی اس قدر
بے عزتی برداشت نہیں کر سکتا. میں تمہیں بتا نہیں سکتا کہ اس نے
مجھے کس کس طرح ذلیل کیا ہے :" ۔۔۔۔ فیاض نے پھٹ پڑنے

والے لہجے میں کہا. اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ سا ہو رہا تھا اور
آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے.

" وہ فائل کس معاملے کی تھی :" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا.

" ایک افسر کو بلیک میل کیا جا رہا تھا. اس کی تحقیقی رپورٹ تھی.
بلیک میلر کو پکڑ لیا گیا تھا لیکن فائل مکمل نہ ہوئی تھی. وہ میری میز پر
پڑی تھی. میرا خیال تھا کہ آج وقت نکال کر اسے مکمل کروں گا:"
فیاض نے جواب دیا.

" وہ افسر کس محکمے سے متعلق ہے :" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا.

" وزارت صنعت کا سیکشن افسر برجیس ہے. خاصا عیاش
آدمی ہے لیکن دفتری کام میں انتہائی اصول پسند ہے. اس کے
عریاں فوٹو اتار کر اسے بلیک میل کرنے کی کوشش کی گئی کہ وہ کاغذ
بنانے کے کارخانے کے ٹینڈروں میں ردو بدل کر کے ایک مخصوص
پارٹی کو ٹینڈر دے دے لیکن برجیس نے نہ صرف ایسا کرنے سے
انکار کر دیا بلکہ اس نے بلیک میلنگ کی رپورٹ بھی انٹیلیجنس کو کر دی
سرسری سی تفتیش کے بعد ہی بلیک میلر پکڑا گیا. وہ لوٹی بار کا مینجر
رچرڈ تھا. اس نے اقبال جرم بھی کر لیا تھا. اب صرف دفتری فائل کی
رسمی کمپلیشن رہ گئی تھی. ان پارٹیوں وغیرہ کے چکر میں اسے مکمل نہیں
کر سکا تھا :" ۔۔۔۔ فیاض نے کہا.

" ٹھیک ہے :" ۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر
میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع
کر دیئے.

"یس پی۔ اے۔ ٹی سیکرٹری داخلہ": ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"سر راشد سے بات کراؤ ـــ میں علی عمران بول رہا ہوں": عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــ ہولڈ آن کیجئے": ـــ دوسری طرف سے پی۔ اے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا کیونکہ وہ عمران کو جانتا تھا عمران کئی بار سر سلطان کے ساتھ سر راشد سے مل چکا تھا اور سر راشد کے ساتھ بھی اس کے تعلقات خاصے دیرینہ تھے۔

"ہیلو راشد": ـــ چند لمحوں بعد سر راشد کی بھاری اور باوقار آواز رسیور پر سنائی دی۔

"سر راشد میں علی عمران بول رہا ہوں": ـــ عمران نے اپنی طبعیت کے خلاف سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران تم! خیریت ـــ سر راشد کے لہجے میں حیرت تھی۔

"سر راشد آپ کو تو معلوم ہے میں انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ اکثر کام کرتا ہوں": ـــ عمران نے کہا۔

"ہاں ہاں مجھے معلوم ہے ـــ سر رحمٰن نے کئی بار مجھے بتایا ہے کہ اکثر معاملات فیاض نے تمہاری مدد سے سرانجام دیئے ہیں۔ لیکن یہ بات کرنے کی وجہ": ـــ سر راشد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر راشد ابھی فیاض نے مجھے بتایا ہے کہ اسسٹنٹ سیکرٹری زلفی صاحب نے آپ کو رپورٹ کی ہے اور ساتھ ہی ایک نامکمل فائل بھی بھیجی ہے اور رپورٹ یہ کی ہے کہ فیاض نے نااہلی اور کام چوری

کی وجہ سے فائل مکمل نہیں کی": ـــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں فائل تو میرے پاس کافی دیر سے پہنچی ہوئی ہے لیکن میں ایک ضروری میٹنگ میں مصروف رہنے کی وجہ سے اسے دیکھ نہ سکا ہوں": ـــ سر راشد نے جواب دیا۔

"زلفی صاحب کی وہ رپورٹ پھاڑ کر پھینک دیں اور فائل واپس انٹیلی جنس کے ہیڈ آفس بھجوا دیں۔ اس لئے کہ ابھی کیس مکمل نہیں ہوا۔ بلیک میلر تو پکڑا گیا لیکن وہ ایک پورا گینگ ہے۔ اس کے سرغنے کی تلاش جاری ہے۔ اس لئے فائل بھلا کیسے مکمل کی جا سکتی تھی": ـــ عمران نے کہا۔

"اوہ یہ بات۔ پھر تو واقعی فائل مکمل نہ ہو سکتی تھی۔ زلفی کو غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ ٹھیک ہے میں فائل ابھی بھجوا دیتا ہوں اور زلفی کی رپورٹ پر نو آرڈرز کے لفظ لکھ کر اسے داخل دفتر کر دیتا ہوں": سر راشد نے جواب دیا۔

"نہیں اس طرح تو وہ ریکارڈ میں رہے گی اور یہ بات فیاض جیسے فرض شناس آفیسر کے لئے بہتر نہیں ہے کہ ریکارڈ میں ایسی غلط رپورٹ موجود رہے۔ آپ اسے پھاڑ کر پھینک دیں": ـــ عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"او۔ کے تمہاری یہ بات بھی درست ہے۔ ٹھیک ہے میں اسے پھاڑ دیتا ہوں ـــ اور کچھ": ـــ سر راشد نے کہا۔

"شکریہ": ـــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور فیاض

کے بجھے ہوئے چہرے پر چمک سی آگئی۔

"کمال ہے ـــــ سر راشد جیسا انتہائی سخت مزاج آدمی تمہاری بات اس طرح مان گیا جیسے تم اس کے افسر ہو۔" ـــــ فیاض نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ابھی تو میں تمہاری وجہ سے لحاظ کر گیا ہوں۔ اگر تمہارا چکر درمیان میں نہ ہوتا تو پھر دیکھتے میں سر راشد کی سخت مزاجی کا کیا حشر کرتا۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کام تو ہو گیا لیکن اس زلفی نے جو مجھے بے عزت کیا ہے اس کا کیا ہوگا۔" ـــــ فیاض نے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں اسے کوئی اچھا سا سبق دینا چاہتا ہوں۔" ـــــ فیاض نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خودکشی سے بہتر اسے اور اچھا سبق کیا مل سکتا تھا۔ ظاہر ہے تمہاری موت کی خبر سنتے ہی وہ گریبان پھاڑ کر جنگل میں نکل جاتا اور پھر ساری عمر تمہیں یاد کر کے آہیں بھرتا رہتا۔" ـــــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"وہ تو میں نے انتہائی غصے کی وجہ سے ایسا فیصلہ کیا تھا۔" ـــــ فیاض نے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی۔ اے ٹو سیکرٹری خارجہ۔" ـــــ دوسری طرف سے سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"یار کیا انگریزی کے حروف تہجی الٹے ہو گئے ہیں۔ میں نے تو جو سکول میں اے۔ بی۔ سی پڑھی تھی اس میں اے پہلے آتا ہے اور پی بعد میں۔" ـــــ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ ـــ ویسے شکر کریں کہ آپ نے نوکری نہیں کی ـــ نوکری میں تو صرف حروف تہجی ہی نہیں۔ آدمی بھی الٹا ہو جاتا ہے۔" ـــــ دوسری طرف سے پی۔ اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے ـــ اگر تم الٹے ہو گئے ہو تو تم سے بڑے نوکر سر سلطان کا کیا حال ہوگا۔ وہ تو شاید مسلسل قلابازیاں کھا رہے ہوں گے۔" ـــــ عمران نے کہا اور اس بار پی۔ اے کا زور دار قہقہہ رسیور میں گونج اٹھا۔

"میں بات کراتا ہوں آپ کی ان سے۔" ـــــ پی۔ اے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور پر خاموشی چھا گئی۔

"یس سلطان بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"کمال ہے ـــ بغیر سر کے آپ بول لیتے ہیں۔ کیا زبان آپ نے گردن سے نیچے فٹ کرالی ہے۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری طرح میری دس بارہ زبانیں نہیں ہیں کہ انہیں جگہ جگہ فٹ کرتا رہوں۔" ـــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور ان کے لطیف طنز پر عمران بھی ہنس پڑا۔

"دس بارہ یعنی وہ آپ کے پی۔ اے صاحب نے حروف تہجی

اُلٹی کر دی اور آپ نے گنتی ہی غائب کر دی. گنتی میں تو دس کے بعد گیارہ آتا ہے اور پھر بارہ "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سر سلطان قہقہہ مار کر ہنس پڑے.

" اچھا اب ذرا سنجیدگی سے بتادو کہ فون کیوں کیا ہے. میں ایک ضروری میٹنگ میں شرکت کے لئے اٹھنے ہی والا تھا کہ تمہارا فون آگیا" سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا.

" وزارت داخلہ میں ایک اسسٹنٹ سیکرٹری ہیں، زلفی صاحب" عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا.

" ہاں ہے ۔۔۔ میں جانتا ہوں اُسے ۔۔ کیوں "۔۔۔۔ سر سلطان نے چونک کر پوچھا.

"کیسا آدمی ہے وہ ۔۔۔ میرا مطلب ہے بحیثیت ملازم "۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا.

" بحیثیت ملازم ۔۔ ٹھیک ہے ۔۔ بس ذرا کینہ پرور قسم کا آدمی ہے لیکن کام میں درست ہے. سر راشد اس کے کام کی تعریف کرتے ہیں. مگر چکر کیا ہے" سر سلطان کے لہجہ میں حیرت تھی اور جواب میں عمران نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ اس کے سلوک کی تفصیلات بتا دیں.

" اوہ ویٹس ویری بیڈ شو. سوپر فیاض ہو یا کوئی اور افسر، اس طرح ماتحتوں کے سامنے کسی کو ذلیل کرنا قطعاً غیر اخلاقی حرکت ہے.

" ٹھیک ہے ۔۔ میں اسے معطل کرا دیتا ہوں "۔۔۔۔ سر سلطان کو بھی اس کی اس بے ضابطہ حرکت پر غصہ آگیا.

" نہیں اگر وہ کام کے معاملے میں ٹھیک ہے تو اسے معطل کرانا ملک کے مفاد میں نہیں ہے. آپ کے پاس اسٹیبلشمنٹ چارج بھی ہے. آپ اسے کچھ عرصے کے لئے کسی ایسی پوسٹ پر بھجوا دیں جہاں نہ بندہ ہو نہ بندے کی ذات، بس وہ اکیلا ہو اور فائلیں ہوں "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان اس کی بات سُن کر بے اختیار ہنس پڑے.

" ٹھیک ہے ۔۔ میں تمہارا مطلب سمجھ گیا کہ اسے ایسی پوسٹ پر لگا دیا جائے جہاں پبلک ڈیلینگ تو ایک طرف ماتحت ڈیلینگ بھی نہ ہو "۔۔۔۔ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا.

" واہ اسے کہتے ہیں افہام و تفہیم ۔۔ اسی لئے تو آپ کو حکومت ریٹائر نہیں کر رہی "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے.

" ٹھیک ہے ۔۔ میں اسے ایسی پوسٹ پر تعیناتی کے احکامات دے دیتا ہوں جہاں واقعی فائلوں سے سر کھپانے کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی چارہ نہ ہو گا "۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا.

" لیکن اسے بتا دینا کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض نہ صرف رحم دل آدمی ہے بلکہ اسے ملک سے بھی محبت ہے. اس لئے وہ معطلی سے بچ گیا ہے. ورنہ سوپر فیاض کی جگہ کوئی اور ہوتا تو زلفی صاحب نوکری سے فارغ ہو کر سڑکوں پر ہیر رانجھا گاتے پھرتے "۔۔۔۔ عمران نے سوپر فیاض کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ جس کا چہرہ فرطِ مسرت سے بُری طرح کپکپا رہا تھا.

" ٹھیک ہے ۔۔۔ میں سمجھ گیا ہوں تمہاری بات ۔۔۔ ایسا ہی ہوگا ۔ ویسے میری طرف سے سوپر فیاض کو معذرت کر دینا ۔ واقعی اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ۔ خدا حافظ ۔" ۔۔۔ سر سلطان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" جناب سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب ۔۔۔ سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان آپ سے معذرت خواہ ہیں ۔" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ واقعی عظیم انسان ہیں عمران ۔۔۔ عظیم انسان ۔ ان کی اس بات نے میرے دل میں ان کا احترام کئی گنا بڑھا دیا ہے ۔ اتنے بڑے افسر ہونے کے باوجود انہوں نے یہ فقرہ کہہ کر اپنی اعلیٰ ظرفی اور بے پناہ عظمت کا ثبوت دیا ہے ۔" ۔۔۔ سوپر فیاض نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہاں ٹھیک ہے ۔۔۔ گائے گائے کی بہن ہوتی ہے ۔ تم بھی افسر وہ بھی افسر ایک دوسرے کی تعریف نہ کرو گے تو کیا مجھ جیسے غیر افسر کی تعریف کرو گے ۔" ۔۔۔ عمران نے روٹھنے کے سے انداز میں منہ بناتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" عمران ۔۔۔ سر سلطان کو میں نے صرف عظیم کہا ہے لیکن تم تو عظیم ترین ہو ۔ مجھے فخر ہے کہ میں تم جیسے عظیم ترین انسان کا دوست ہوں ۔" ۔۔۔ سوپر فیاض نے جلدی سے عمران کے دونوں ہاتھ

پکڑتے ہوئے بڑے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

" بس اس غیر عظمت کے چکر میں اپنا نقصان کر بیٹھا ہوں ۔ اب دیکھو اگر تم واقعی خواب آور گولیاں کھا لیتے تو کم از کم یہ فلیٹ تو وصیت نامہ کی رو سے میرا ہو گیا تھا ۔" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور فیاض ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" ارے تم ایک فلیٹ کی بات کر رہے ہو میرا دل چاہ رہا ہے میں پورا پلازہ خرید کر تمہارے نام کر دوں ۔" ۔۔۔ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

" پلازہ ۔۔۔ واہ تو کب خرید رہے ہو ۔" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" ابھی تمہارا گزارہ فلیٹ میں ہو رہا ہے تو کیا ضرورت ہے پلازہ خریدنے کی ۔ جب تمہاری شادی ہو گی ، دس بارہ بچے ہوں گے تو پلازہ بھی خرید لیا جائے گا ۔" ۔۔۔ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یعنی نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی ۔ بیچاری ناچنے کے انتظار میں ہی بوڑھی ہو جائے گی ۔" ۔۔۔ عمران نے رد دینے والے انداز میں کہا اور فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

" ارے ہاں سنا ہے وہ تمہاری جولیا نے نیا دوست ڈھونڈھ لیا ہے اور وہ شادی کر رہے ہیں ۔ ارے وہ تو تم پر جان چھڑکتی تھی ۔" ۔۔۔ فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

" آگ جو بجھ گئی ۔۔۔ اب میں کیا کروں ۔" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آگ بجھ گئی ـــ کونسی آگ ـــ کیا مطلب" ـــ فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بھئی وہ جولیا اب ایک پرائیویٹ فائر بریگیڈ میں ملازم ہو گئی ہے۔ جان فائر بریگیڈ اور جہاں آگ لگی ہو وہاں بجھاتی پھرتی ہے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پرائیویٹ فائر بریگیڈ ـــ جان فائر بریگیڈ ـــ کیا پاگلوں کی سی باتیں کر رہے ہو۔ پرائیویٹ فائر بریگیڈ کا تو پاکیشیا میں تصور ہی نہیں ہے" ـــ فیاض واقعی بے حد حیران ہو گیا تھا۔

"ارے تم نہیں سمجھ سکو گے اس فائر بریگیڈ کو۔ تمہارے لئے تو اللہ میاں نے سلمیٰ بھابی کی صورت میں ایک ایسا فائر بریگیڈ تعینات کر دیا ہے کہ عشق کی آگ کی چنگاریاں تک بجھا دی ہیں اس نے۔ تم خود تو کہہ رہے تھے کہ جان چھڑکتی تھی" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اب فیاض کو سمجھ آئی کہ عمران کیا کہنا چاہتا تھا۔ وہ واقعی دل کھول کر ہنسا۔

"تم کہو تو اس کے اس نئے دوست کو ڈال دوں جیل میں کسی بھی الزام میں" ـــ فیاض نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"سوچ لو ایک ہی پوسٹ ہو گی سر سلطان کے ذہن میں اور وہ زلفی کے حصے میں آ گئی تو تمہارے حصے میں برطرفی کے ساتھ ساتھ جیل کی کوئی کوٹھڑی بھی آ سکتی ہے۔ کسی بے گناہ کو خواہ مخواہ دھر لینے کے چکر میں" ـــ عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ارے ارے تم تو ناراض ہو گئے۔ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ ویسے

تم جیسا آدمی میں نے پہلے نہیں دیکھا کہ رقیب کا بھلا چاہتا ہو" ـــ فیاض نے بڑے جھینپے ہوئے انداز میں کہا۔

"غیر قانونی کام اور بے اصولی تو عشق میں بھی روا نہیں رکھی جاتی بہر حال تمہیں کس نے بتائی ہے یہ بات" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے سارے دفتر میں یہ بات گھوم رہی ہے۔ کسی نہ کسی نے بتائی ہو گی بلکہ وہاں تو یہ بات بھی کی جا رہی تھی کہ عمران رقابت میں آگ بگولا ہو رہا ہے اور اب ان دونوں کی یا کم از کم جولیا کے نئے دوست کی خیر نہیں" ـــ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارے ماتحتوں کے پاس جب کوئی کام ہی نہ ہو گا تو ظاہر ہے انہوں نے یہی باتیں کرنی ہیں۔ سارے کام تو خود نمٹا دیتے ہو" ـــ عمران نے کہا اور فیاض اس کے اس گہرے طنز پر بری طرح شرمندہ ہو گیا۔

"یہ بات نہیں ـــ اچھا اب اجازت دو ـــ بہت بہت شکریہ" فیاض نے شرمندگی سے بچنے کے لئے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر وہ چیک اور نقد رقم ـــ وہ مقدمے" ـــ عمران نے چونک کر کہا اور فیاض ہنس پڑا۔

"وہ مقدمے تو دائر ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گئے ـــ اب کیسی فیس" ـــ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو مشورہ فیس تو دیتے جاؤ اور وکیل کی فیس چلو نہ دو۔ مجھ غریب منشی کی فیس تو دیتے جاؤ" ـــ عمران نے

کہا اور فیاض ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ وہ پہلے جس قدر دل گرفتہ تھا اب اتنا ہی خوش نظر آرہا تھا۔

" تمہیں منشیانے میں دعوت کھلاؤں گا لیکن ابھی نہیں۔ ذرا زلفی کا تبادلہ ہو لینے دو پھر اسے بھی دعوت دوں گا ـــ بڑا آیا تھا تیس خان "ـــ فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" ارے ارے ایک منٹ ـــ تم کہیں پہلے تو خواب آور گولیاں نہیں کھاتے رہے ہو "ـــ عمران نے چونک کر کہا۔

" پہلے نہیں تو ـــ یہ تو میں نے پہلی بار شیشی خریدی ہے کیوں "ـــ فیاض نے مڑتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

" تو پھر تمہاری اس بلی نے کہاں سے خواب آور گولی کھا لی ہے۔ ذرا انکوائری تو کراؤ "ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بلی نے خواب آور گولی کھا لی ہے۔ آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو سیدھی طرح بات کرو کیسی بلی ـــ کونسی بلی۔ میرے پاس تو کوئی بلی نہیں ہے "ـــ فیاض اور زیادہ حیران ہو گیا۔

" یار ایک تو تمہاری یادداشت بھی اب جواب دیتی جا رہی ہے۔ تم ایسا کرو خمیرہ گاؤ زبان عنبری جواہر دار کھانا شروع کردو۔ بڑی اچھی دوا ہے "ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا بکواس ہے ـــ کھل کر بات کرنا تو تم نے سیکھا ہی

نہیں۔ نجانے کونسی سسپنس کی گھڑی میں پیدا ہوئے تھے تم "ـــ فیاض اب واقعی بری طرح جھلا گیا تھا۔

" اچھا ایک تو مفت میں اتنا اچھا نسخہ بتا دیا۔ کسی حاذق حکیم کے پاس جاتے تو پہلے ایک سو روپے وصول کرتا پھر کاغذ پر عربی میں لکھ کر دیتا۔ تب تمہیں قدر پڑتی اس نسخے کی۔ تم نے خود ہی بتایا تھا کہ تم نے ایک بلی کی آنکھ انگوٹھی میں لگوا لی ہے اور یہ آنکھ جاگتی رہتی ہے اور تمہیں بدقسمتی سے بچاتی رہتی ہے لیکن زلفی والا چکر بتا رہا ہے کہ تمہاری بلی نے خواب آور گولی کھا لی ہے۔ اس لئے اس کی آنکھ کلوز اور زلفی کی زبان اوپن "ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے تفصیل بتائی تو فیاض نے ایک طویل سانس لیا۔

" ارے ہاں ـــ اچھا ہوا تم نے یاد دلا دیا۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا۔ واقعی اس کنگ آف سٹونز نے تو کہا تھا کہ اب بدقسمتی میرے قریب بھی نہ بھٹک سکے گی۔ میں آج ہی اس سے بات کرتا ہوں "ـــ فیاض نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور لاشعوری طور پر انگلی میں موجود انگوٹھی کو دوسرے ہاتھ سے گھمانے لگا۔

" ارے یہ کیا ـــ اوہ کیا مطلب "ـــ یکلخت فیاض اس بری طرح اچھلا کر جیسے اسے ہزاروں وولٹیج کا کرنٹ لگ گیا ہو۔ اور اب وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اپنی انگلی میں موجود انگوٹھی کو دیکھ رہا تھا۔

" کیا ہوا ـــ کیا بلی کی آنکھ نے کرنٹ مار دیا ہے۔ کہیں الیکٹرک کیٹ تو نہیں تھی "ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران —— عمران۔ ارے دیکھو اس پر دائرہ نہیں ہے۔ ارے وہی دائرہ جو اس ٹیکسی ڈرائیور نے دکھایا تھا۔" —— فیاض نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس بار عمران بھی چونک پڑا۔

"کیا مطلب —— دائرہ نہیں ہے —— دکھاؤ ذرا۔" —— عمران نے جھپٹ کر اس کی انگوٹھی والی انگلی پکڑی اور انگوٹھی کو دونوں طرف سے غور سے دیکھنے لگا۔ واقعی وہ دائرہ جس کی نشاندہی اس بڑھیا کے مکان میں ٹیکسی ڈرائیور بشیر نے کی تھی اس انگوٹھی پر موجود ہی نہ تھا۔ حالانکہ وہاں عمران نے خود اس دائرہ کو دیکھا تھا۔ البتہ انگوٹھی وہی تھی، وہی نگینہ، وہی ڈیزائن۔

"تم نے ان درمیانی دنوں میں انگوٹھی اتار کر کہیں رکھی ہو گی یا کسی کو دکھائی ہو گی۔" —— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہرگز نہیں —— جب سے میں نے یہ انگوٹھی پہنی ہے آج تک اسے سوتے میں بھی نہیں اتارا اور عمران یہ انگوٹھی تو قدرے ڈھیلی ہے۔

"اوہ واقعی —— یہ وہ انگوٹھی نہیں ہے۔ یہ تو خاصی ڈھیلی ہے۔" فیاض نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ تو خیر کوئی بات نہیں —— جس قدر تم نے غصہ کھایا ہے انگوٹھی چھوڑ تمہارے دماغ کے سارے پیچ ڈھیلے ہو گئے ہوں گے۔ لیکن وہ دائرہ —— وہ تو سونے کی ڈھلائی میں بنا ہوا تھا۔ وہ کہاں گیا۔ ذرا یہ انگوٹھی اتارنا۔" —— عمران نے کہا اور فیاض نے جلدی سے انگوٹھی اتار کر عمران کے ہاتھ پر رکھ دی اور عمران اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"اوہ میرا خیال ہے اصل خوش قسمتی اسی دائرے میں تھی اور دائرہ غائب ہو گیا اور بدقسمتی آ گئی۔" —— فیاض نے انتہائی توہم پرستانہ لہجے میں کہا۔

"چلو ایک بات تو تم نے تسلیم کر لی کہ خوش قسمتی اس پتھر میں مقید نہیں تھی۔ بہرحال یہ واقعی بڑا عجیب سا چکر ہے کہ انگوٹھی وہی ہے لیکن دائرہ موجود نہیں ہے۔ تم ایسا کرو یہ انگوٹھی میرے پاس چھوڑ جاؤ۔ تمہارے لئے تو اب یہ بیکار ہے۔" —— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم اسے کیا کرو گے۔ ویسے اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ یہ پتھر اتنا قیمتی ہے جتنا میں نے بتایا تھا تو وہ میں نے بس رعب ڈالنے کے لئے کہہ دیا تھا۔ پتھر کی قیمت تو صرف چھ سو روپے ادا کی ہے میں نے۔ البتہ انگوٹھی کی قیمت دو ہزار روپے ہے۔ آخر سونے کی ہے۔" فیاض نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ذرا بیٹھو یہاں اور مجھے سنجیدگی سے بتاؤ کہ اس کنگ آف سٹونز نے اور کس کس کو ایسی پتھروں والی انگوٹھیاں دی ہیں۔ مجھے یاد ہے تم کسی فوجی افسر کی بات کر رہے تھے۔" —— عمران نے بے حد سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں جب میں نے اس سے انگوٹھی لی تھی تو ایک فوجی افسر بھی اس کے پاس موجود تھا۔ اسے اس نے ٹوپاز کے نگینے والی انگوٹھی

دی تھی۔ اس کا برتھ سٹون تھا :" ـــــ فیاض نے دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کون تھا وہ فوجی افسر :" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" میں اُسے جانتا تو نہیں ـــ البتہ اس نے باقاعدہ یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ کرنل رینک کا افسر تھا۔ باہر اس کی سرکاری جیپ بھی موجود تھی جس پر شاید آرٹلری کا نشان بھی موجود تھا :" ـــــ فیاض نے سوچتے ہوئے کہا۔

" آرٹلری کا کرنل ـــ اس کا حلیہ اور ہاں کیا انگوٹھی بھی اس جیسی تھی جو اس کرنل کو دی گئی تھی :" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" ہاں بالکل ـــ ڈیزائن بالکل یہی تھا۔ اب دائرے کا تو مجھے معلوم نہیں اور ماپ بھی بالکل یہی تھا کیونکہ پہلے کنگ نے وہی انگوٹھی مجھے ماپ کے لیئے دی تھی اور میں نے پہن کر دیکھی تھی اور جہاں تک اس کے حلیے کا تعلق ہے اس کی کالی اور سفید مکس بڑی لیکن نوکدار مونچھیں تھیں۔ ارے ہاں اس کی پیشانی پر دائیں جانب ایک زخم کا لمبا سا نشان تھا۔ اس نے ایک بار کیپ ذرا سی ہٹائی تو مجھے یہ نشانی نظر آگئی تھی لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو :" ـــ فیاض نے کہا۔

" کچھ نہیں ـــ ویسے معلومات کے لئے ـــ اور سنو اب تم اس کنگ آف سٹونز سے ہرگز کوئی رابطہ قائم نہیں کرو گے جب تک میں نہ کہوں سمجھے۔ اگر تم نے میری اس بات کے خلاف کیا تو پھر قبر بھی نہ ملے گی تمہاری جس پر کم ازکم میں فاتحہ خوانی ہی کرسکوں۔ یہ انگوٹھی یہیں چھوڑ جاؤ اور کوئی پوچھے تو صرف یہی کہنا کہ انگوٹھی رات کو تم نے اتاری تھی گھر رہ گئی ہے سمجھے اور اب تم جاسکتے ہو :" ـــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ارے تم تو اس قدر سنجیدہ ہو ـــ چکر کیا ہے۔ مجھے تو بتاؤ :" ـــــ فیاض نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ابھی چکر صرف میری اس چھٹی یا اس ساتویں فیل حس کا ہے لیکن ہوسکتا ہے تمہارے کارناموں میں کسی شاندار کارنامہ کا اضافہ ہوجائے :" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کی یہ بات سن کر فیاض کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور وہ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کیپٹن شکیل کے جسم پر کرنل کی یونیفارم موجود تھی اور وہ اس یونیفارم میں بے حد بارعب اور وجیہہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اس وقت ایک فوجی جیپ میں بیٹھا ہوا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر نعمانی موجود تھا۔ اس کے جسم پر کیپٹن کی یونیفارم تھی جبکہ پچھلی سیٹ پر صدیقی اردلی کی یونیفارم پہنے واقعی اس طرح مودبانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ اردلی ہو اور اس کے سامنے اس کے بڑے افسر بیٹھے ہوئے ہوں۔ جیپ ایک فوجی چھاؤنی کی طرف جانے والی سڑک پر خاصی تیز رفتاری سے بڑھی جا رہی تھی۔

" یہ آخر چکر کیا ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا۔ کرنل سجاد کی انگلی میں پہنی ہوئی انگوٹھی اس طرح تبدیل کرنی ہے کہ اسے بھی علم نہ ہو سکے۔ یہ کیا بات ہوئی "۔۔۔ نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" پہلے ہمیں چیف کی کسی بات کی سمجھ آئی ہے جو اب آئے گی۔ بس ہم نے تو حکم کی تکمیل کرنی ہے "۔۔۔ کیپٹن شکیل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر جیب سے ایک انگوٹھی نکال لی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ نعمانی بھی جیپ چلاتے ہوئے اسے گردن موڑ کر دیکھنے لگا۔

" بڑا خوبصورت پکھراج فٹ ہے اس میں "۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہیں معلوم ہے ان پتھروں کے متعلق۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں بس سنتا رہتا ہوں کہ لوگ اس میں تاثیر سمجھتے ہیں اور اسے پہنتے ہیں "۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

" کچھ زیادہ تو معلوم نہیں ہے ۔۔۔ البتہ ایک کتاب میں ان کے متعلق میں نے پڑھا تھا کہ ان نگینوں میں سحری خواص ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عام پتھروں کے اندر انہیں اس قدر خوبصورت رنگ عنایت کئے ہیں کہ آدمی انہیں دیکھ کر ہی بے اختیار اس کی قدرت پر ایمان لے آتا ہے۔ ویسے صدیوں سے یہ مشہور ہے کہ ان نگینوں کی مختلف تاثیریں ہوتی ہیں۔ ویسے موجودہ سائنسدانوں نے بھی کسی حد تک اس کی توثیق کی ہے۔ ان کی ریسرچ کے مطابق دنیا کی ہر چیز ایٹم سے بنی ہوئی ہے۔ ایٹم سے مراد ان کی انتہائی باریک اور ناقابل تقسیم ذرے سے ہوتی ہے اور ہر چیز کا رنگ اس کی بناوٹ اس مخصوص ایٹم کی وجہ سے ہوتی ہے جس کے ایک خاص ترکیب سے بن جانے والے مجموعے سے اس چیز کی شکل و صورت بظاہر

نظر آتی ہے اور اس پر ایٹم سے مخصوص ریز نکلتی ہیں جو نظر نہیں آتیں لیکن یہ ایٹم انہی ریز سے ہی بنتے ہیں اور ان ریز کے بہرحال اثرات ضرور مرتب ہوتے ہیں ماحول پر، انسانی جسم پر، انسانی جذبات پر، انسانی ذہن کی کارکردگی پر :۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اگر اس تھیوری کو تسلیم کرلیا جائے پھر تو واقعی ان نگینوں کے اثرات ہوتے ہوں گے لیکن یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس نگینے کے کس پر کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں :۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

" میں بتاتا ہوں اس کے لئے سائنس کا تو کوئی کلیہ موجود نہیں ہے البتہ اکلٹ سائنس کے ماہرین نے اس سلسلے میں بے حد کام کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ نظام شمسی بارہ برجوں میں تقسیم ہے اور سورج ان برجوں میں یکے بعد دیگرے سفر کرتا ہوا گزرتا ہے۔ جب وہ بارہ برج عبور کرتا ہے تو اسے ایک شمسی سال کہا جاتا ہے۔ اب دیکھو دنیا کے ہر قسم کے کیلنڈر میں بارہ ہی مہینے ہوتے ہیں۔ گیارہ یا چودہ نہیں ہوتے۔ ایک مہینے کو ایک برج سمجھ لو۔ انہوں نے ہر برج کے باقاعدہ نام رکھے ہوئے ہیں۔ ان کی مخصوص شکلیں قائم کی ہوئی ہیں۔ پہلا برج حمل کہلاتا ہے اور آخری برج حوت کہلاتا ہے پھر ہر برج کے اپنے اپنے سیارے ہیں مثلاً حمل کا سیارہ مریخ اور حوت کا سیارہ نیپچون ہے :۔۔۔۔ صدیقی نے اس موضوع پر باقاعدہ تقریر کر ڈالی۔

" ارے کمال ہے ۔۔۔ تم تو پورے نجومی ہو :۔۔۔۔ سٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اگر اتنی معلومات سے آدمی نجومی بن سکتا ہے تو پھر میں آج ہی سیکرٹ سروس چھوڑ کر نجوم کی دکان کھول لیتا ہوں :۔۔۔۔ صدیقی نے کہا اور جیپ قہقہوں سے گونج اٹھی۔

" لیکن صدیقی بات تو ان پتھروں کے متعلق تھی تم برجوں کے چکر میں پڑ گئے :۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" وہی بتا رہا ہوں ۔۔۔ انسان جس تاریخ کو پیدا ہوتا ہے وہ تاریخ کسی نہ کسی برج کے تحت ہوتی ہے۔ مثلاً میری تاریخ پیدائش پچیس جون ہے۔ اس طرح میرا برج سرطان ہے اور اکلٹ سائنسدانوں کے مطابق پھر وہ ساری عمر اس برج کے تحت بسر کرتا ہے اور اس برج کی خصوصیات اس کی جبلت میں ہوتی ہیں۔ یہ لوگ تو شکل دیکھ کر برج پہچان لیتے ہیں یا دو چار باتیں کر کے ہی صحیح اندازہ کر لیتے ہیں۔ بہرحال یہ تو گہری باتیں ہیں۔ باقی ان اکلٹ سائنس والوں نے ہر برج کا سعد پتھر بھی دریافت کر رکھا ہے اور اسے وہ برتھ سٹون کہتے ہیں۔ یعنی اس مخصوص برج کا آدمی اگر اس برج سے متعلقہ نگینہ انگلی میں پہنے تو اس نگینہ سے نکلنے والی شعاعیں اس پر مثبت اثرات چھوڑیں گی اور اگر اس میں ہمت کی کمی ہے تو ہمت پیدا کریں گی۔ قوت استعداد بڑھائیں گی۔ خیالات کو مثبت رکھیں گی اور نتیجہ یہ کہ اس آدمی کے مسائل حل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اس طرح وہ ان مسائل کے حل کو اس پتھر کی تاثیر سمجھے گا اور اگر ان اکلٹ سائنسدانوں کا نظریہ درست ہے تو بنیادی طور پر واقعی یہ سب کچھ اس نگینے کی

تاثیر ہی ہو گی ۔" ___ صدیقی نے کہا۔

" یہ تم بار بار اکلٹ سائنس دانوں کا ذکر کر رہے ہو۔ یہ کس قسم کے سائنسدان ہوتے ہیں۔ میں نے تو یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے" نعمانی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" اکلٹ سائنسدان انہیں کہتے ہیں جو غیر مادی چیزوں پر ریسرچ کرتے ہیں۔ یہ برج وغیرہ غیر مادی چیزیں ہیں اس لئے ان پر ریسرچ کرنے والوں کو آج کل کی اصطلاح میں اکلٹ سائنس دان کہتے ہیں پہلے انہیں نجومی وغیرہ کہتے تھے ۔" ___ صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اوہ میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔ مثلاً ہپناٹزم وغیرہ کے عاملین کو بھی اکلٹ سائنسدان ہی کہا جاتا ہو گا ؟" ___ نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" ہاں بے شمار علوم ہیں جن کا تعلق مادے سے نہیں ہوتا مثلاً علم نجوم، روحانیت، علم رمل، قیافہ شناسی وغیرہ وغیرہ ؛" ___ صدیقی نے جواب دیا۔

" لیکن اکلٹ کا معنی تو غیر مادی نہیں ہے۔ میرے خیال میں تو اکلٹ کا معنی مخفی ہے یا جو چیز آنکھ سے نظر نہ آئے ؛" ___ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" مادہ آنکھ سے نظر آتا ہے اور غیر مادی کہتے ہی اُسے ہیں جو نظر نہ آئے۔ اس لئے اکلٹ اصطلاحاً غیر مادی کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔" ___ صدیقی نے جواب دیا۔

" چھاؤنی کا پہلا گیٹ آنے والا ہے ؛" ___ نعمانی نے کہا اور کیپٹن شکیل اور صدیقی دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔ کیپٹن شکیل نے انگوٹھی جیب میں ڈالی اور اکڑ کر بیٹھ گیا۔

جیپ جیسے ہی پہلے گیٹ پر پہنچی وہاں موجود مسلح فوجیوں کے دستے نے باقاعدہ سیلوٹ کیا اور اس کے ساتھ ہی گیٹ کھول دیا گیا۔ کیپٹن شکیل نے فوجی انداز میں سلام کا جواب دیا اور نعمانی جیپ آگے بڑھائے لئے گیا۔ ایک طرف دفاتر بنے ہوئے تھے۔ چونکہ کرنل سجاد کو پہلے سے سپلائی کے کرنل اسلم کی آمد کی اطلاع باقاعدہ ٹیلیفون پر دے دی گئی تھی۔ اس لئے کرنل سجاد اپنے دفتر میں اس کا منتظر تھا۔ دفتر میں شکیل نعمانی کے ساتھ داخل ہوا تھا اور کرنل سجاد نے اُٹھ کر بڑے گرمجوشانہ انداز میں اس سے مصافحہ کیا۔ البتہ نعمانی چونکہ کم رینک کا افسر تھا اس لئے اس نے اندر داخل ہوتے ہی کرنل سجاد کو باقاعدہ فوجی سیلوٹ کیا تھا۔

" آپ سپلائی میں کب سے ہیں ___ پہلے تو آپ سے ملاقات نہیں ہوئی ؛" ___ کرنل سجاد نے مصافحہ کر کے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس نے نعمانی کو بھی ایک طرف رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

" میں پہلے اٹیمک مرکز کی سپلائی سے متعلق تھا ___ ابھی چند دن پہلے جنرل سپلائی سیکشن میں ٹرانسفر ہوا ہے ؛" ___ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن سجاد نے سر ہلا دیا۔

" آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ آپ واقعی شاندار

اور وجیہہ شخصیت کے مالک ہیں :" ـــــ کرنل سجاد نے مسکراتے
ہوئے کہا. اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی ہاتھ سے بجانے
والی گھنٹی کا بٹن دبا دیا.

" آپ بھی کم نہیں ہیں ـــ ویسے بھی آپ کی کارکردگی کی دھوم تو
بڑی دور دور تک ہے :" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے
کہا اور کرنل سجاد مسکرا کر خاموش رہا.

اسی لمحے دروازے میں سے باوردی اردلی اندر داخل ہوا اور اس
نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا.

" تین کوک لے آؤ :" ـــــ کرنل سجاد نے کہا اور اردلی ویسے
ہی سیلوٹ کر کے باہر چلا گیا.

" آپ نے یہ سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہے حالانکہ میں نے
بہت کم آفیسرز کو انگوٹھیاں اور خاص طور پر سونے کی انگوٹھیاں پہنے
دیکھا ہے. شاید شادی کی انگوٹھی ہو گی :" ـــــ کیپٹن شکیل نے
مسکراتے ہوئے کہا.

" ارے نہیں جناب ـــ میرج رنگ نہیں ہے. بس شوق کی بات
ہے. یہ میں نے برتھ اسٹون پہنا ہوا ہے. میرا اس پر بے حد اعتقاد
ہے :" ـــــ کرنل سجاد نے مسکراتے ہوئے کہا.

" اوہ برتھ اسٹون ـــــ ویری گڈ. لیکن انگوٹھی کا ڈیزائن تو
بہت خوبصورت ہے. اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو ذرا مجھے دکھایئے
مجھے یہ ڈیزائن بے حد پسند آیا ہے :" ـــــ کیپٹن شکیل نے بڑے
بے تکلفانہ انداز میں کہا اور کرنل سجاد نے سر ہلاتے ہوئے انگلی سے

انگوٹھی اتاری اور میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل کی
طرف بڑھا دی. کیپٹن شکیل جیب سے دوسری انگوٹھی پہلے ہی نکال
کر مٹھی میں رکھے ہوئے تھا. اس نے کرنل سجاد سے اٹھ کر انگوٹھی لی
اور پھر بیٹھتے ہوئے اس نے ہاتھ بڑے فطری انداز میں نیچے کیا. بیٹھنے
کے بعد اس نے بڑے فطری انداز میں وہ ہاتھ اٹھایا جس میں اس
کے پاس موجود انگوٹھی تھی جبکہ اصل انگوٹھی بڑے اطمینان سے اس کی
جیب میں پہنچ گئی. کیپٹن شکیل بڑے غور اور تعریف بھری نظروں سے
انگوٹھی کے ڈیزائن کو الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا.

" بہت خوب ـــ واقعی بہت خوبصورت ڈیزائن ہے. اب تو
میرا دل بھی چاہ رہا ہے کہ میں بھی ایسی ہی انگوٹھی بناؤں. تکلیف دہی
کے لئے معذرت خواہ ہوں :" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے
کہا اور انگوٹھی واپس کرنل سجاد کی طرف بڑھا دی.

" شکریہ :" ـــــ کرنل سجاد نے مسکراتے ہوئے اس سے
انگوٹھی لی اور پھر اسے ایک بار الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے انگلی
میں پہن لیا. اسی لمحے اردلی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا جس میں کوک
کی تین بوتلیں ٹشو پیپرز میں لپٹی ہوئی موجود تھیں. اس نے بڑے
مؤدبانہ انداز میں ایک ایک بوتل کرنل سجاد، کیپٹن شکیل کے سامنے
رکھی اور تیسری بوتل اس نے ایک طرف صوفے پر بیٹھے ہوئے نعمانی
کے سامنے موجود چھوٹی سی میز پر رکھی اور پھر واپس چلا گیا.

" ویسے کرنل اسلم آپ کی آمد کا مقصد نہیں سمجھ سکا. کوئی خاص
بات :" ـــــ کرنل سجاد نے بوتل اٹھاتے ہوئے پوچھا.

" ارے نہیں کرنل سجاد ۔۔۔ ہیڈ کوارٹر میں آپ کی اتنی تعریفیں سننے میں آئی تھیں کہ آپ سے ملنے کو دل چاہتا تھا اس لئے میں نے سوچا جب آئندہ اکٹھے ہی کام کرنا ہے تو ہیلو ہیلو کر آؤں ؛" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے بھی بوتل اٹھاتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

" اوہ بہت شکریہ کرنل اسلم ۔۔۔ ویسے آپ کی شخصیت بھی کسی سے کم نہیں۔ آپ کے بچے یہاں ٹرانسفر ہو گئے ہیں یا ۔۔۔۔" ۔۔۔ کرنل اسلم نے کوک سپ کرتے ہوئے کہا۔

" جی نہیں ۔۔۔ ابھی تو میں ہی شفٹ ہوا ہوں۔ بچوں کو امتحان کے بعد ہی لے آؤں گا۔" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور کرنل اسلم سر ہلا کر رہ گیا۔

" اوہ پھر تو آپ سے اب سروسز کلب میں ملاقاتیں ہوتی رہیں گی۔" ۔۔۔ کرنل سجاد نے کہا۔

" ہاں بالکل ؛" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر تھوڑی دیر تک ایسی عام باتیں کر کے کیپٹن شکیل اٹھ کھڑا ہوا۔

" او۔کے کرنل سجاد ۔۔۔ اب اجازت دیجئے ؛" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور کرنل اسلم نے بھی اٹھ کر باقاعدہ مصافحہ کیا اور پھر وہ باہر جیپ تک اسے چھوڑنے آیا، وہاں موجود صدیقی نے بھی اسے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور پھر وہ جیپ پر بیٹھ کر واپس چل پڑے۔ گیٹ سے باہر نکلنے کے کچھ دیر بعد تک وہ خاموش بیٹھے رہے اور پھر اچانک نعمانی ہنس پڑا۔

" بڑی خوبصورت پلاننگ کرتا ہے چیف ۔۔۔ اب دیکھو کرنل

سجاد کو معلوم ہی نہیں ہو سکا کہ ہم نے کیا کیا ہے اور ہمارا کام بھی مکمل ہو گیا ہے۔" ۔۔۔ نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا اور صدیقی بھی ہنس پڑا۔

" کرنل سجاد بے حد ہوشیار اور شاطر آدمی لگتا ہے۔ اگر قیافہ شناسی واقعی اکلٹ سائنس میں آتی ہے تو پھر میں بھی کچھ کچھ سائنسدان ہوں۔ اس کے چہرے کی بناوٹ بتا رہی ہے کہ وہ بے حد چالاک اور شاطر آدمی ہے اور ویسے بھی میں نے اس کی آنکھوں میں شک کی ہلکی سی پرچھائیاں نمودار ہوتے دیکھی ہیں کیونکہ فوجی زندگی میں ایسی ہیلو ہیلو کے لئے خاص طور پر کسی کے آفس جانا غیر معمولی بات ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمارے جاتے ہی وہ فون پر سپلائی سیکشن میں ہمارے متعلق ضرور کسی نہ کسی کو فون کرے گا۔ اس لئے ہمیں جلد از جلد جیپ اور یونیفارمز سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا ؛" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے بے حد سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ واقعی ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ میرے ذہن میں ایک پلان آگیا ہے۔" ۔۔۔ نعمانی نے کہا اور پھر اس نے ذرا آگے جا کر جیپ بائیں جانب کو نکلتی ہوئی ایک کچی سڑک پر موڑ دی۔ کیپٹن شکیل نے جیب سے انگوٹھی نکالی اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا۔ پھر اس نے انگوٹھی اپنی انگلی میں پہننے کی کوشش کی تو ایک انگلی میں وہ فٹ آگئی۔

" میرے خیال میں جیب کی بجائے یہ انگلی میں زیادہ محفوظ رہے گی۔" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور نعمانی بھی مسکرا

دیا۔ جیپ ہچکولے کھاتی ہوئی آگے بڑھتی گئی اور پھر ایک درختوں کے گھنے جھنڈ کی طرف نعمانی نے جیپ موڑ دی۔

"بس ہم یہاں اسے چھوڑ کر اور یونیفارمز اتار کر پیدل آگے جا سکتے ہیں۔ کچھ دور ایک سڑک ہے وہاں سے ٹیکسی ہمیں مل سکتی ہے"۔ نعمانی نے کہا اور کیپٹن شکیل نے سر ہلا دیا۔

نعمانی نے جیپ درختوں کے جھنڈ میں جا کر روک دی اور وہ تینوں ہی جیپ سے نیچے اتر آئے۔ صدیقی نے جیپ کی پچھلی سیٹ اٹھائی اس کے نیچے موجود ایک سیاہ رنگ کے بڑے سے شاپنگ بیگ کو باہر کھینچ لیا۔ انہیں اس مشن کی تفصیلات تو ایکسٹو نے بتائی تھیں لیکن اس کی مکمل پلاننگ کیپٹن شکیل نے کی تھی اور اس نے ایک ملٹری ورکشاپ کے باہر کھڑی ہوئی یہ جیپ چوری کی اور یونیفارمز وغیرہ وہ پہلے ہی ایک دکان سے خرید چکے تھے۔ ایسی دکان جو ملٹری کی یونیفارمز، اسٹار اور بیجز فروخت کرتی تھی۔ جیپ چونکہ سپلائی سیکشن کی تھی کیونکہ اس پر سپلائی کا مخصوص نشان موجود تھا اس لئے ان تینوں ہی نے سپلائی سیکشن کے مخصوص بیجز خریدے تھے۔ جیپ چونکہ وہ سیدھے اس دکان تک لے گئے تھے اس لئے دکاندار نے بھی باہر موجود جیپ کو دیکھ کر بغیر کسی شک و شبے کے انہیں سارا سامان فروخت کیا تھا جس میں سپلائی سیکشن کے مخصوص بیجز بھی شامل تھے پھر ایک ویران جگہ جا کر انہوں نے اپنے لباس اتار کر بڑے شاپنگ بیگ میں رکھ دیئے جس میں اس دکاندار نے انہیں یہ سامان رکھ کر دیا تھا اور یونیفارمز پہن لی تھیں۔ اب انہوں نے یونیفارمز اتاریں اور شاپنگ

بیگ میں سے اپنے اپنے لباس نکال کر پہن لئے اور یونیفارمز مروڑ کر انہوں نے دوبارہ اس بیگ میں ڈالیں اور بیگ واپس سیٹ اٹھا کر نیچے بنے ہوئے پارٹس کے خانے میں ڈال دیا۔ انگوٹھی چونکہ اب کیپٹن شکیل کی انگوٹھی میں تھی اس لئے انگوٹھی کی طرف سے وہ بے فکر تھے۔ لباس تبدیل کر کے انہوں نے ریڈی میڈ میک اپ بھی صاف کیا اور پھر وہ تینوں اطمینان سے چلتے ہوئے اس جھنڈ سے نکلے اور پیدل ہی آگے بڑھنے لگے۔ کچی سڑک کافی دور جا کر ایک موڑ مڑ کر ایک اور ہائی وے پر جا کر مل گئی لیکن ہائی وے سنسان پڑی ہوئی تھی۔ جیسے ہی وہ تینوں وہاں پہنچے انہیں دور سے ایک ٹیکسی آتی ہوئی دکھائی دی۔ ٹیکسی کے اوپر لگا ہوا سبز بلب روشن تھا جو اس بات کا کاشن تھا کہ ٹیکسی خالی ہے۔

"اوہ اسے کہتے ہیں خوش قسمتی کہ یہاں پہنچتے ہی خالی ٹیکسی بھی مل گئی ورنہ یہاں تو کسی بس کا انتظار کرنا پڑتا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ٹیکسی کو رکنے کا اشارہ کیا۔ ٹیکسی کی رفتار کم ہوئی اور وہ ان کے قریب آ کر رک گئی۔ کیپٹن شکیل ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر اور نعمانی اور صدیقی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ ڈرائیور نے میٹر آن کر دیا اور پھر سوالیہ نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگا۔

"مین مارکیٹ"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ ٹیکسی لمبا چکر کاٹ کر شہر میں داخل ہوئی اور پھر وہ مین مارکیٹ کی طرف جانے والی سڑک

پر مڑ گئی لیکن اس سڑک پر ذرا آگے جاتے ہی ٹیکسی نے یکلخت جھٹکے کھانے شروع کر دیئے اور ڈرائیور کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

" اوہ میرے خیال میں بیٹری کے کلپ گڑ بڑ کر رہے ہیں۔ ایک منٹ جناب "۔۔۔۔ ڈرائیور نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور ٹیکسی سائیڈ پر کر کے اس نے ایک عمارت کے سامنے روک دی۔ عمارت کے آگے لمبا سا برآمدہ تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے بونٹ کھولنے والا بٹن پریس کیا اور بونٹ کھٹاک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ذرا سا اوپر کو اٹھ گیا۔ ڈرائیور دروازہ کھول کر نیچے اترا اور سامنے جا کر اس نے بونٹ اٹھا کر اسے راڈ کے ساتھ ٹکا کر وہ بیٹری پر جھک گیا۔ اس کا انداز بڑا پیشہ ورانہ تھا۔ اس لئے وہ تینوں ہی مطمئن انداز میں بیٹھے رہے لیکن ابھی ڈرائیور بیٹری پر جھکا ہوا تھا کہ یکلخت تین مشین گنیں ٹیکسی کی کھلی کھڑکیوں سے اندر داخل ہوئیں اور ان کے جسموں کے ساتھ لگ گئیں اور وہ تینوں ہی بری طرح چونک پڑے۔

" خاموشی سے نیچے اتر آؤ دوستو ورنہ . . . "۔۔۔۔ ایک مشین گن بردار نے بظاہر مطمئن لیکن دراصل انتہائی سرد مہرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی پیچھے عقبی دروازے اور کیپٹن شکیل کی سائیڈ والا دروازہ بھی انہوں نے پیچھے ہٹ کر ایک جھٹکے سے کھول دیا۔

" کیا بات ہے "۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے قدرے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

" باہر آجاؤ فوراً "۔۔۔۔ اس بار کرخت لہجے میں کہا گیا اور کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھیوں نے کندھے اچکاتے ہوئے باہر آنے کے لئے سر باہر نکالے ہی تھے کہ ان کے سروں پر بیک وقت قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ شاید ان مسلح افراد کے ساتھ اور بھی لوگ تھے جن کے پاس کوئی مخصوص قسم کے راڈ تھے۔ اس لئے پہلی ہی ضرب اس قدر بھرپور انداز میں ماری گئی کہ وہ تیزی سے اوندھے منہ ٹیکسی سے باہر جا گرے اور ان کے ذہنوں پر تاریکی نے قبضہ کر لیا۔

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے کنگ نے حیرت سے سر اٹھایا۔ وہ اس وقت اپنی کوٹھی کے کمرے میں تھا۔ اور اس کے ملازم تو دستک کی آواز دینے کے عادی نہ تھے۔ اس لئے دستک کی آواز سنتے ہی اس کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔

"یس کم اِن" ——— کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک پتلا دبلا سا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا اس کی آنکھوں پر عینک تھی اور بال قدرے پریشان سے تھے۔

"تم اسلم اور یہاں ——— کیوں۔" ——— کنگ اس آدمی کو دیکھتے ہی نہ صرف بڑی طرح چونک پڑا بلکہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"باس ایک بڑا گھپلا ہو گیا تھا اس لئے مجھے خود آنا پڑا۔" اسلم نے منمناتی ہوئی آواز میں کہا۔

"گھپلا ——— کیسا گھپلا ——— میں سمجھا نہیں۔" ——— کنگ کے لہجے میں حیرت کا عنصر اور بھی بڑھ گیا۔

"یہ انگوٹھی دیکھئے ——— یہ بگ رنگ نمبر بارہ ہے جو آپ نے آرٹلری کے کرنل سجاد کو دی تھی۔" ——— اسلم نے جیب سے ایک انگوٹھی نکال کر کنگ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بگ رنگ نمبر بارہ ——— کرنل سجاد والی مگر یہ تمہارے پاس کیسے پہنچ گئی۔" ——— کنگ نے انگوٹھی لیتے ہوئے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی تو گھپلا ہوا ہے ——— اس کی تفصیل بتانے تو مجھے خود آنا پڑا ہے۔" ——— اسلم نے کہا۔

"تفصیل سے بتاؤ ——— یہ کیا چکر ہے۔" ——— کنگ نے بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"جناب بگ رنگ نمبر بارہ آن تھا کہ اس کے آپریٹر نے اچانک اس کے ڈاؤن ہونے کی کال دی جس پر میں گھبرا کر اس کی آپریٹنگ مشین کے پاس گیا تو واقعی آپریٹنگ مشین کی سکرین پر اندھیرا سا تھا۔ جبکہ مشین بتا رہی تھی کہ رنگ آن ہے۔ میرے پوچھنے پر آپریٹر نے بتایا کہ کرنل سجاد حسب معمول اپنے دفتر میں موجود تھا کہ سپلائی کا ایک کرنل جس کا نام اسلم تھا ایک کیپٹن کے ساتھ اس کے پاس آیا۔ اس کرنل اسلم نے اس انگوٹھی میں دلچسپی لی اور پھر کرنل سجاد کی انگلی سے انگوٹھی اتروا کر ہاتھ میں پکڑی اور اس کے ساتھ ہی بگ رنگ کی سکرین پر اندھیرا چھا گیا۔ میں نے کافی دیر مشین کو چیک کیا لیکن مشین

بالکل درست طور پر کام کر رہی تھی لیکن مشین نہ ہی کوئی آواز نشر کر رہی تھی
اور نہ ہی اس کا ویڈیو سیکشن کام کر رہا تھا۔ میں کافی پریشان ہو گیا کہ یہ چکر
کیا ہے لیکن پھر کچھ دیر بعد صورت حال واضح ہو گئی اور مشین نے کام شروع
کر دیا لیکن منظر بدل چکا تھا۔ آپریٹر نے بتایا کہ جس کی انگلی میں بگ رنگ
نمبر بارہ ہے وہ کرنل اسلم ہے جو کرنل سجاد سے ملنے آیا تھا۔ وہ ایک
جیپ کی سائیڈ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ڈرائیونگ
سیٹ پر وہ کیپٹن تھا اور پچھلی سیٹ پر ایک اردلی بیٹھا ہوا تھا۔ اسی لمحے
کرنل اسلم نے کہا کہ میرے خیال میں جیب کی بجائے یہ انگلی میں زیادہ
محفوظ رہے گی۔ تب میں ساری بات سمجھ گیا کہ بگ رنگ اس کرنل اسلم
نے کرنل سجاد سے لے کر اپنی جیب میں ڈال لی تھی اور انگلی کی لمس ختم
ہو جانے کی وجہ سے اس کے ویڈیو اور ٹیلی دونوں سیکشن آف ہو گئے تھے۔
پھر جب کرنل اسلم نے اسے انگلی میں پہنی تو وہ آن ہو گئی۔ اس کا
مطلب تھا کہ اس بگ رنگ کے لئے کوئی کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ بہرحال
ان کا پروگرام میں نے سن لیا۔ انہوں نے جیپ درختوں کے جھنڈ میں
روکی اور پھر انہوں نے فوجی یونیفارم اتار کر جیپ کے اندر سے سادے
کپڑے نکال کر پہنے مجھے ان کے پروگرام کا علم ہو گیا چنانچہ میں
نے فوراً ٹونی سے رابطہ قائم کیا اور اسے انہیں پکڑنے اور ان سے بگ
رنگ حاصل کرنے کے بارے میں ہدایات دیں۔ ٹونی فوراً حرکت میں آ گیا
اس نے اس سڑک پر ایک آدمی ٹیکسی ڈرائیور کے روپ میں بھیج دیا۔
اور ساری ہدایات دے دیں چنانچہ ٹیکسی عین اس وقت پہنچ گئی۔
جب وہ درختوں کے اس جھنڈ سے پیدل چلتے ہوئے سیکنڈ ہائی وے

پر پہنچے۔ وہ ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔ انہوں نے مین مارکیٹ چلنے کے لئے
کہا۔ پروگرام کے مطابق ٹونی کے آدمی نے ٹیکسی کی خرابی کا بہانہ کر کے
کینال روڈ کی ایک عمارت کے پاس ٹیکسی روک دی۔ وہاں ٹونی کے
آدمی پہلے سے تیار تھے۔ انہوں نے ان تینوں کو باہر نکالا اور پھر ان
کے سروں پر لوہے کے راڈ مار کر انہیں بیہوش کیا اور عمارت کی سائیڈ
میں موجود کار میں ڈال کر وہ انہیں ٹونی کے ہیڈ کوارٹر لے آ رہے تھے۔
انگوٹھی ٹونی کی ہدایت پر پہلے ہی اس کرنل اسلم کی انگلی سے نکال
لی گئی تھی اس لئے یہاں سے مشین دوبارہ آف ہو گئی۔ اس کے بعد
ٹونی کا فون آیا کہ وہ لوگ بے حد ہوشیار ثابت ہوئے انہیں راستے
میں ہی ہوش آ گیا۔ شاید کار کے دھچکوں کی وجہ سے یا پھر وہ لوگ
انتہائی قوت مدافعت کے مالک تھے یا پھر انہیں اچھی طرح بیہوش نہ
کیا گیا تھا۔ بہرحال راستے میں ہی جھگڑا ہو گیا۔ چونکہ کار اس وقت
بارسان روڈ سے گزر رہی تھی اس لئے وہاں ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ عام
پبلک اور پولیس بھی وہاں پہنچ گئی۔ اس لئے ٹونی کے آدمیوں کو کار اور
ان آدمیوں کو چھوڑ کر وہاں سے فرار ہونا پڑ گیا۔ اس طرح وہ آدمی تو
ہاتھ سے نکل گئے لیکن انگوٹھی بہرحال ٹونی تک پہنچ گئی اور ٹونی نے
یہ انگوٹھی بھجوائی ہے۔ میں اس لئے اسے ساتھ لے کر آیا ہوں کہ ٹونی
مزید ہدایات طلب کر رہا ہے :" —— اسلم نے تیز تیز لہجے میں پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویری بیڈ —— ہمیں کام کرتے ہوئے طویل عرصہ ہو گیا ہے۔
لیکن آج تک ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ پھر یہ کیا ہو گیا اور یہ کون لوگ

تھے:" ——— کنگ نے پریشان لہجے میں کہا۔

" لوٹی نے ان کی تلاش کے احکامات جاری کر دیئے ہیں لیکن ظاہر ہے اتنے بڑے شہر میں سے ان کا ڈھونڈھ نکالنا خاصا مشکل کام ہے:" ——— اسلم نے کہا۔

" وہ کار جس پر یہ لوگ آ رہے تھے لوٹی کی تھی۔ اگر وہ سرکاری آدمی ہوتے تو اس کار سے وہ لوٹی تک پہنچ جائیں گے:" ——— کنگ نے کہا۔

" میرے ذہن میں بھی یہی بات آئی تھی اور میں نے لوٹی سے اس بارے میں استفسار بھی کیا تو اس نے بتایا کہ اس نے ٹیکسی اور کار دونوں فوری طور پر چوری کرائی تھیں۔ وہ ایسے معاملے میں بے حد محتاط رہتا ہے:" ——— اسلم نے کہا۔

" ہونہہ ٹھیک ہے ——— اب انہیں تلاش کرنا ہی پڑے گا۔ تاکہ اصل بات سامنے آجائے۔ لیکن تم فوری طور پر اس کرنل سجاد کو فائنل آف کر دو۔ اس سے انگوٹھی لی گئی ہے تو وہ لازماً ساتھ شامل ہے:" ——— کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے:" ——— اسلم نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" اور سنو ——— اب جب تک میں نہ کہوں ساری بگ رنگز آف کر دو جب تک اس ساری گیم کا پتہ نہ چلا لیا جانے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا:" ——— کنگ نے تیز لہجے میں کہا اور اسلم سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے کمرے سے باہر نکلنے کے بعد کنگ جلدی سے اٹھا اور اس نے جلدی سے ایک طرف میز پر

پڑا ہوا ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ملانے لگا۔

" یس جیک سپیکنگ:" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی اس کے دوسرے سیکشن کے انچارج جیگ کی آواز سنائی دی۔

" کنگ سپیکنگ ——— جیگ تم فوراً میرے پاس پہنچو۔ میں نے تم سے ایک اہم بات کرنی ہے ——— ہری اپ:" ——— کنگ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر جیک کی بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا اور اس پر ایک نمبر پریس کر دیا۔

" یس باس:" ——— ایک آواز سنائی دی۔

" جیک کو میں نے بلایا ہے۔ جیسے ہی وہ یہاں پہنچے اسے میرے پاس بھیج دینا اور سنو جب تک جیک واپس نہ چلا جائے میں آف رہوں گا:" ——— کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اسلم چونکہ اس کے بے حد قریب تھا۔ اس لئے وہ یہاں کوٹھی میں بغیر پوچھ گچھ کے آتا جاتا رہتا تھا۔ اس لئے وہ یہاں کمرے تک بھی پہنچ گیا تھا اور کنگ کو اطلاع نہ ہوئی تھی جبکہ جیک کو لازماً روک لیا جاتا تھا۔ اس لئے اس نے اس کی اطلاع کوٹھی کے ہاؤس کیپر نکسن کو دی اور آف سے اس کا مطلب تھا کہ کوئی ملاقاتی یا کوئی بھی ٹیلیفون آئے تو اسے یہی جواب دیا جائے کہ کنگ کوٹھی میں موجود نہیں ہے۔ اور اب وہ بے چینی سے جیک کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کی چھٹی حس بار بار اسے الارم دے رہی تھی کہ بگ رنگ بارہ

کے اس چکر کے پیچھے لازماً وہ عمران ہی ہوگا اور وہ جیک سے مل کر اس بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اگر واقعی یہ چکر عمران کا چلایا ہوا ہے تو پھر برتھ اسٹون کا یہ پیچیدہ اور گہرا نظام لازماً شدید ترین خطرے میں تھا اور ظاہر ہے وہ اس قدر پھیلے ہوئے نظام کو اس طرح تباہ ہو جانے کی کسی صورت بھی اجازت نہ دے سکتا تھا۔ اس لئے اس نے اپنے طور پر عمران کے فوری قتل کا فیصلہ کر لیا تھا اور اس لئے اس نے جیک کو بلایا تھا۔ اسے چیف باس کی عمران کے متعلق ہدایات کا پوری طرح علم تھا لیکن اب صورت حال ایسی بن گئی تھی کہ یا تو وہ ان ہدایات کو نظر انداز کر کے عمران کو ختم کر دیتا یا پھر دوسری صورت یہ کہ اس انتہائی فائدہ مند نظام کو ختم کر کے پاکیشیا ہی چھوڑ دیتا اور اس نے اس نظام کو پھیلانے اور چلانے پر جس قدر محنت کی تھی وہ اسے اس طرح ختم نہ کرنا چاہتا تھا اس نے عمران کے فوری خاتمے کا ہی فیصلہ کیا تھا اور اسے یقین تھا کہ جیک کے ساتھ مل کر وہ عمران کے خاتمہ کا کوئی ایسا منصوبہ بنائے گا جس سے عمران کا زندہ بچ نکلنا قطعی ناممکن ہوگا۔
اسے بھی اب جیک کا انتظار تھا۔

"تو آپ کے خیال میں یہ انگوٹھی وغیرہ کا کوئی گہرا چکر ہے اور یہ چکر اس کنگ آف سٹونز ڈاکٹر کروسو کا چلایا ہوا ہے۔ ــــ بلیک زیرو نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بظاہر تو ان انگوٹھیوں میں کوئی چکر سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ سیدھی سادھی سی انگوٹھیاں ہیں اور برتھ اسٹون پہننے کا شوق بھی دنیا میں بے شمار لوگوں کو ہوتا ہے۔ اس میں فوجی افسر بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ فیاض کی انگوٹھی سے اس دائرے کے پراسرار طور پر غائب ہو جانے نے مجھے چونکا دیا ہے۔ بہرحال دیکھو جب کرنل سجاد والی انگوٹھی آئے گی تب اصل بات کا پتہ چلے گا"۔ ــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ہاں عمران صاحب ــــ وہ وسیم والی بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا۔ صفدر نے وسیم کے بارے میں تفصیلی انکوائری کر لی

ہے۔ وہ خاصا با کردار آدمی ہے۔ صاف ستھرا بزنس کرتا ہے اور اس کے متعلق اب تک کوئی شکایت سامنے نہیں آئی ": —— بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

" اچھا دیکھ لیں گے —— ابھی جولیا کونسی بوڑھی ہو گئی ہے۔ پہلے اس انگوٹھی کا مسئلہ تو سیدھا ہو ": —— عمران نے جواب دیا۔ اور بلیک زیرو سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس وقت عمران کا ذہن اس انگوٹھی میں الجھا ہوا ہے اور جب تک یہ الجھن کسی نتیجے تک نہ پہنچ جائے وہ کسی اور بات پر سوچنا بھی نہیں چاہتا۔

" اب تک کیپٹن شکیل کی طرف سے کوئی اطلاع آجانی چاہیے ": عمران نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کرنل سجاد دفتر میں نہ ہو اس لئے انہیں دیر ہو گئی ہو ورنہ آپ نے جو پلاننگ بنائی ہے اس میں ناکامی کی تو گنجائش ہی نہیں اور پھر کیپٹن شکیل، نعمانی اور صدیقی تینوں ہی خاصے ہوشیار لوگ ہیں ": —— بلیک زیرو نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو ": —— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" شکیل بول رہا ہوں جناب —— ہم نے وہ انگوٹھی تو حاصل کر لی تھی لیکن وہ ہمارے ہاتھ سے نکل گئی ہے ": —— دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

" تفصیلی رپورٹ دیا کرو کیپٹن شکیل ": —— عمران کا لہجہ

بے حد سرد ہو گیا۔

" یس باس ": —— کیپٹن شکیل کا لہجہ اور زیادہ مؤدبانہ ہو گیا اور پھر اس نے انگوٹھی حاصل کرنے کے بعد ٹیکسی میں سوار ہونے، حملہ ہونے اور پھر ٹیکسی میں ہوش آجانے کے بعد کی تفصیل بتائی کہ انہوں نے ہوش میں آتے ہی ہنگامہ کیا تو وہ لوگ نکل گئے اور ان کا تعاقب اس لئے نہ ہو سکا کہ وہاں پولیس اور لوگ اکٹھے ہو گئے۔ اب بڑی مشکل سے پولیس سے جان چھڑا کر وہ فون کر رہا ہے۔

" ٹیکسی اور اس کار سے متعلق پڑتال کی ہے تم نے ": —— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔

" سر میں نے فون کرنے سے پہلے اس ٹیکسی کے اور کار کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں تاکہ اگر ہم ان کی مدد سے ان لوگوں کا کوئی کلیو نکال سکیں تو نکال کر آپ کو رپورٹ دیں۔ ٹیکسی اور کار دونوں چوری کی تھیں۔ چوری کی رپورٹ مختلف تھانوں میں صرف آدھا گھنٹہ پہلے درج کرائی گئی تھی۔ ٹیکسی دلاور چوک کے ٹیکسی سٹینڈ سے چوری کی گئی تھی اور کار کینال روڈ سے اور کینال روڈ وہی روڈ ہے جہاں سے ہمیں بیہوش کر کے اغوا کیا گیا تھا ": —— کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

" افراد کا حلیہ خاص طور پر اس ٹیکسی ڈرائیور کا بتاؤ کیونکہ تم نے اسے دیر تک دیکھا ہو گا ": —— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور جواب میں کیپٹن شکیل نے جو حلیے بتائے وہ عام سے مقامی

حلیئے تھے۔ ان میں کوئی ایسی خاص بات موجود نہ تھی جس سے کسی کو تلاش کیا جا سکے۔

"تم نے کرنل سجاد سے انگوٹھی لے کر اسے غور سے دیکھا تھا"۔ عمران نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"یس باس ——— وہ ہو بہو ویسی ہی انگوٹھی تھی جیسی آپ نے ہمیں بھجوائی تھی۔ دونوں انگوٹھیوں میں بس ایک فرق تھا کہ کرنل سجاد والی انگوٹھی کے دائیں سائیڈ پر پھول کے گرد ایک دائرہ سا ابھرا ہوا تھا جبکہ آپ نے جو انگوٹھی بھیجی تھی اس میں وہ دائرہ موجود نہ تھا"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"گڈ شو ——— تمہاری اس باریک بینی نے تمہاری اس کوتاہی کا مداوا کر دیا ہے جو تم سے انگوٹھی کھو دینے سے ہوئی۔ اس لئے تم تینوں سزا سے بچ گئے ہو ورنہ ایسی کوتاہی کی میں عبرتناک سزا دیا کرتا ہوں، سمجھے۔ اور اب تم تینوں ہر طرف خود انہیں تلاش کرو بلکہ جولیا کو فون کر کے اسے بھی حلیے بتا دو تا کہ وہ بھی باقی ممبرز سمیت انہیں تلاش کرنا شروع کر دے"۔ ——— عمران نے تیز اور تلخ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔ ——— کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے اس کنگ آف سٹونز کے متعلق کوئی رپورٹ نہیں دی۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ چوہان کے ذمہ لگا دو کہ وہ اس کی چیکنگ کرے"۔ ——— عمران نے بلیک زیرو سے بات کرتے ہوئے

قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"ابھی تک اس نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ میں معلوم کرتا ہوں"۔ بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا جبکہ عمران نے کرسی کی پشت سے سر لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں نمایاں تھیں لیکن چند لمحوں تک رسیور کانوں سے لگائے رکھنے کے بعد جب دوسری طرف سے کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ چوہان فلیٹ میں موجود نہیں ہے اور اس نے ساتھ ہی پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر چوہان کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ یہ فریکوئنسی چوہان کے واچ ٹرانسمیٹر کی تھی اور تھوڑی دیر بعد رابطہ قائم ہو گیا۔

"ایکسٹو اوور"۔ ——— بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس ——— میں چوہان بول رہا ہوں اوور"۔ ——— چوہان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم نے ڈاکٹر کروسو کے بارے میں رپورٹ نہیں دی اوور"۔ ——— بلیک زیرو کا لہجہ اور بھی زیادہ سرد ہو گیا۔

"میں ابھی تحقیقات کر رہا ہوں جناب ——— اس کا کاروبار بے حد وسیع ہے۔ ویسے وہ سر زیادہ تر کوٹھی میں ہی رہتا ہے۔ کبھی کبھار دفتر میں آ بیٹھتا ہے۔ اس کا دفتر شان کمرشل بلڈنگ کی تیسری منزل پر ہے۔ پوری منزل ہی اس کے آفس پر مشتمل ہے اور شان کمرشل پلازہ کا مالک بھی وہ خود ہے۔ سٹون کلب وہ

کبھی کبھار ہی آتا ہے اوور ؛" ____ چوہان نے مودبانہ لہجے میں
جواب دیا۔

"تم اس کے کاروبار کو چھوڑو اور اب اس کی ذاتی نگرانی کرو
کہ اس سے کون کون ملنے آتا ہے اوور ؛" ____ بلیک زیرو نے
تیز لہجے میں ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس اوور ؛" ____ چوہان نے جواب دیا اور بلیک زیرو
نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میرا خیال ہے مجھے خود اس ڈاکٹر کروسو سے ملنا چاہیے۔ تب
ہی کوئی واضح صورت حال سامنے آئے گی ؛" ____ عمران نے آنکھیں
کھولتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل کی رپورٹ نے تو عجیب سی صورت حال پیدا کر دی
ہے۔ ان لوگوں کو آخر اتنی جلدی کیسے علم ہو گیا اور پھر وہ کیوں نہیں
چاہتے کہ یہ انگوٹھی ہمارے پاس پہنچے ؛" ____ بلیک زیرو نے
کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ یقیناً اس دائرے میں کوئی
چکر ہے جو سوپر فیاض کی انگوٹھی سے پُراسرار طور پر غائب ہو گیا۔ بہرحال
پتہ چل جائے گا ؛" ____ عمران نے کہا اور کرسی سے اُٹھ کر آپریشن
روم کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر شان کالونی
کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ وہ پہلے اس کی کوٹھی پر جانا چاہتا تھا اور
پھر شان کالونی پہنچ کر اس نے کوٹھی نمبر چودہ کی تلاش کرنا شروع کر دی

اور چند لمحوں بعد ہی وہ اس کوٹھی کے عظیم الشان گیٹ پر پہنچ کر رک
گیا۔ گیٹ کے بائیں طرف والے ستون پر دھاتی پیتل کے اُبھرے
ہوئے حروف میں ایک جہازی سائز کی نیم پلیٹ فکس تھی جس پر ڈاکٹر
مارٹن کروسو کے نیچے ڈگریوں کی تین قطاریں تھیں۔ عمران چند لمحے غور
سے ان ڈگریوں کو دیکھتا رہا اور پھر اس کے لبوں سے ایک طویل سانس
نکل گیا۔ ڈگریوں پر غور کرنے سے پہلے اتنی لمبی چوڑی ڈگریاں دیکھ کر
اسے خیال آیا تھا کہ اس قدر عالم فاضل آدمی دارالحکومت میں موجود
ہے لیکن وہ اس سے کیسے بے خبر رہا۔ لیکن اب ڈگریوں کو غور سے
دیکھنے کے بعد اُسے سمجھ آ گئی کہ یہ ڈگریاں دراصل ایکریمیا اور گریٹ لینڈ
کی اکلٹ سائنس کی ریسرچ کے لئے قائم کئے گئے اداروں سے ملتی تھیں
اور ان ڈگوں کے مطابق ڈاکٹر کروسو، علم نجوم، علم مسمریزم، ہپناٹزم
اور ایسے ہی کئی اور علوم کا ماہر تھا۔

عمران نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ چند لمحوں بعد چھوٹا
پھاٹک کھلا اور ایک باوردی ملازم باہر آ گیا۔

"یس سر ؛" ____ ملازم نے عمران اور اس کی کار کو دیکھتے
ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر کروسو کو اطلاع دو کہ پرنس آف ڈھمپ اس سے شرف
ملاقات حاصل کرنے کے لئے بنفس نفیس تشریف لائے ہوئے ہیں ؛"
عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ جناب ____ ڈاکٹر صاحب تو گریٹ لینڈ گئے ہوئے ہیں
آج صبح ہی تشریف لے گئے ہیں۔ ایک ہفتے کا کاروباری دورہ ہے۔ ان

کا"۔ —— ملازم نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ان کی بیگم سے ہم ملاقات کرلیں گے۔ اب جبکہ پرنس آہی گئے ہیں تو بغیر ملاقات تو واپس نہیں جا سکتے"۔ —— عمران نے کہا۔

"جناب انہوں نے تو شادی ہی نہیں کی۔ یہاں ہم صرف ملازم ہی رہتے ہیں ان کے"۔ —— ملازم نے جواب دیا۔

"او۔ کے پھر آپ سے ہی ملاقات کرلیتے ہیں۔ ہم نے اپنا تعارف تو کرا دیا ہے آپ بھی تفصیلی تعارف کرا دیجئے"۔ —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ — وہ جناب میں تو ملازم ہوں۔ میرا نام آرتھر ہے جناب"۔ ملازم واقعی بری طرح بوکھلا گیا تھا۔

"کب سے ڈاکٹر صاحب کے پاس ہو"۔ —— عمران نے باقاعدہ مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جج جناب —— دو سالوں سے —— پہلے میں ریگا کلب میں ملازم تھا۔ پھر میری نوکری ختم ہوگئی۔ ڈاکٹر صاحب وہاں آتے تھے۔ انہوں نے مہربانی کی اور مجھے اپنے پاس رکھ لیا"۔ —— ملازم نے بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی ایک عام سا ملازم تھا اور ظاہر ہے شاندار سپورٹس کار اور عمران جیسے وجیہہ آدمی کا اس سے مصافحہ کرنا اس کی زندگی کا بوکھلا دینے والا واقعہ ہی تھا۔

"کتنی تنخواہ دیتے ہیں ڈاکٹر کروسو —— میں نے تو سنا ہے بڑے کنجوس آدمی ہیں"۔ —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی اس ملازم کا انٹرویو کرنے پر تل گیا تھا۔

"جج جج جناب —— بارہ سو روپے دیتے ہیں —— کھانا اور کپڑے بھی —— ویسے انعام واکرام بھی دیتے ہیں جناب"۔ —— ملازم نے جواب دیا۔

"کیا بات ہے آرتھر —— تم نے اتنی دیر باہر کیوں لگا دی"۔ اسی لمحے اس ملازم کے عقب سے ایک بھاری آواز گونجی۔ اور عمران نے دیکھا کہ ایک سخت چہرے والا نوجوان چھوٹے پھاٹک کے کھلے ہوئے حصے پر موجود تھا۔

"پپ پپ پرنس صاحب سے ملاقات کر رہا تھا نکسن صاحب"۔ ملازم نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پرنس سے —— جناب کیا بات ہے"۔ —— نکسن نے حیرت بھرے انداز میں آگے بڑھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمارا نام پرنس آف ڈھمپ ہے اور ہم بنفس نفیس ڈاکٹر کروسو سے ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے مگر....."۔ —— عمران نے جان بوجھ کر مگر کے بعد فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"تو آرتھر نے آپ کو بتایا نہیں کہ صاحب تو آج صبح گریٹ لینڈ کاروباری دورے پر گئے ہیں —— کیوں آرتھر"۔ —— نکسن نے اس بار ملازم سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" مم مم میں نے بتایا ہے ــــ پوچھ لیجئے ؛" ـــــ آرتھر نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

" اس نے تو بتایا ہے لیکن ہم نے سوچا کہ اب جبکہ ہم بنفس نفیس ملاقات کے لئے آ ہی گئے ہیں تو خالی کیسے جائیں۔ چنانچہ ہم آرتھر سے ملاقات کر رہے تھے اور آرتھر نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی ملازمت میں آنے سے پہلے ریگا کلب میں ملازم تھا۔ آپ فرمایئے آپ کونسے کلب میں ملازم تھے ؛" ـــــ عمران نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

" میں کسی کلب میں ملازم نہ تھا ــــ آؤ آرتھر ؛" ـــــ نکسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور پھر آرتھر کا بازو پکڑے وہ اس طرح واپس پلٹ گیا جیسے وہ اب عمران سے مزید کوئی بات نہ کرنا چاہتا ہو اور عمران مسکراتا ہوا پلٹا اور کار کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے چوک کی طرف بڑھتی جا رہی تھی ـــــ جہاں پبلک فون بوتھ موجود تھا۔ اس نے کار فون بوتھ کے پاس جا کر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ فون کی طرف بڑھ گیا۔ ایک آدمی اسی وقت فون بوتھ سے نکلا اور ایک نظر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے وہ آگے بڑھ گیا۔ عمران فون بوتھ میں داخل ہوا لیکن اس کی نظریں اس آدمی پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہ اطمینان سے چلتا ہوا جب آگے بڑھ گیا تو عمران نے جیب سے سکے نکالے اور انہیں مشین میں ڈال کر اس نے ٹائیگر کے رہائشی کمرے والے نمبر گھما دیئے۔ گو اس وقت ٹائیگر رہائشی کمرے سے نکل کر کسی بھی کلب یا کیفے میں ہو سکتا تھا لیکن پھر بھی عمران

اسے چیک کر لینا چاہتا تھا کیونکہ ٹائیگر کا کچھ طے نہ تھا۔ وہ جب فارغ ہوتا تو کبھی کبھار وہ سارا سارا دن کمرے میں ہی گزار دیتا تھا اور وہی ہوا۔ گھنٹی بجتے ہی دوسری طرف سے رلیسیور اٹھا لیا گیا۔

" یس ؛" ـــــ ٹائیگر کی محتاط سی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں ؛" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ ٹائیگر سے ہمیشہ سنجیدہ لہجے میں ہی بات کرتا تھا۔

" یس سر ؛" ـــــ ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ایک حلیہ نوٹ کرو ؛" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے اس ملازم آرتھر کے بعد آنے والے ملازم نکسن کا قد و قامت اور حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔ خاص طور پر اس کی ٹھوڑی پر موجود زخم کے ترچھے سے نشان کے متعلق بھی بتا دیا۔

" یس باس ؛" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" یہ آدمی مجھے لگتا ہے کہ لازماً زیر زمین دنیا سے متعلق رہا ہے کیونکہ اس کا انداز مخصوص تھا لیکن آج کل یہ شان کالونی میں رہنے والے ڈاکٹر کروسو کی کوٹھی پر موجود ہے۔ ہو سکتا ہے دو تین سال پہلے یہ زیر زمین دنیا سے متعلق رہا ہو۔ ویسے اب اس کا نام نکسن ہے ؛" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" جناب اس حلیے اور نام سے ایک آدمی میرے ذہن میں آ رہا ہے لیکن اس کی ایک اور خاص نشانی بھی ہے جو کہ آپ کے بتائے ہوئے حلیے میں موجود نہیں ہے۔ اس نکسن کے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ ایک اور چھوٹی انگلی بھی موجود ہے ؛" ـــــ ٹائیگر

نے کہا۔

" بایاں ہاتھ ہو سکتا ہے وہی ہو کیونکہ اس کا بایاں ہاتھ مستقل اس کی جیب میں رہا تھا " ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اگر یہ وہی نکسن ہے جناب تو یہ زیر زمین دنیا میں خاصا معروف آدمی تھا۔ ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا تھا۔ ویسے زیادہ تر یہ ایک پیشہ ور قاتل جیک کے ساتھ رہتا تھا۔ پھر جیک تو کبھی کبھار نظر آتا رہا لیکن یہ نکسن کافی عرصے سے نظر نہیں آیا۔ ویسے اس جیک کے متعلق بھی کافی عرصے سے کوئی خاص رپورٹ سامنے نہیں آئی۔ شاید اس نے یہ پیشہ چھوڑ دیا ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو میں ڈاکٹر کروسو کی کوٹھی پر جا کر اسے مزید چیک کر لوں " ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ تم اس جیک کے بارے میں معلوم کرو کہ وہ کہاں ہے۔ اگر وہ مل جائے تو اس سے شاید کوئی بہتر کلیو مل جائے " ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" کس قسم کا کلیو جناب " ۔۔۔ ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

" ابھی یہ بات تمہیں سمجھ میں نہ آسکے گی۔ تم بہرحال اس جیک کا معلوم کر کے مجھے فلیٹ پر فون کرو۔ میں فلیٹ پر موجود رہوں گا " عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے باہر نکلا اور کار میں بیٹھ کر فلیٹ کی طرف چل پڑا۔ پیشہ ور قاتل کا ساتھی اور اس ڈاکٹر کروسو کا ملازم۔ اسے اب یہ معاملہ واقعی کچھ زیادہ ہی مشکوک معلوم ہونے لگا تھا لیکن فی الحال چونکہ کوئی واضح پوائنٹ سامنے نہ آیا تھا۔

اس لئے اس نے فلیٹ پر جانے کا فیصلہ کر لیا تھا تاکہ وہاں جا کر وہ اطمینان سے اس ساری صورت حال پر غور کرے کیونکہ اس سارے معاملے میں اب خاصی پیچیدگیاں موجود تھیں۔

فلیٹ کے نیچے بنے ہوئے گیراج میں اس نے کار بند کی اور پھر سیڑھیوں کی طرف وہ بڑھا ہی تھا کہ اچانک دائیں طرف سے تڑ تڑاہٹ کی آواز ابھری اور عمران بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر بائیں طرف کو الٹ گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور چیخ بھی سنائی دی یہ چیخ بالکل عمران کے قریب سے سنائی دی تھی اور عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے دو تین انگارے اس کے دائیں پہلو اور دائیں ران میں گھس گئے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک ہو گیا۔

کیپٹن شکیل نے کار جیسے ہی ہوٹل شیراز کے کمپاؤنڈ گیٹ میں
موڑی اس کی نظریں ہوٹل کے مین گیٹ کے باہر برآمدے میں کھڑے
ہوئے ایک آدمی پر پڑیں تو وہ بُری طرح چونک پڑا لیکن کار وہ
کمپاؤنڈ گیٹ سے موڑ کر سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف لے گیا۔
اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اُتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مین
گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جس آدمی کو دیکھ کر وہ چونکا تھا وہ اب برآمدے
میں موجود ایک اور آدمی سے باتیں کر رہا تھا اور پھر جب تک کیپٹن
شکیل برآمدے کے قریب پہنچا وہ آدمی مین ہال کے گیٹ کی طرف
مُڑ گیا جبکہ دوسرے آدمی نے باہر کا رُخ کیا۔ کیپٹن شکیل جب مین
ہال میں داخل ہوا تو اس نے اس آدمی کو ایک خالی میز پر بیٹھتے
ہوئے دیکھا۔ کیپٹن شکیل تیز تیز قدم اٹھاتا سیدھا اس آدمی کی طرف
بڑھ گیا۔ اس آدمی کو دیکھتے ہی اس کے ذہن میں فوراً اس ٹیکسی ڈرائیور

ی شکل اُبھر آئی تھی جس کی ٹیکسی میں سوار ہو کر وہ مین مارکیٹ جا رہے
تھے کہ راستے میں ان پر حملہ ہوا تھا۔ گو اس آدمی کی بظاہر شکل اس ٹیکسی
ڈرائیور سے نہ ملتی تھی لیکن اس کے مخصوص نقوش وہی تھے جو اس
اس ٹیکسی ڈرائیور کے تھے۔ کیپٹن شکیل چونکہ اس کے ساتھ والی سیٹ
پر بیٹھا رہا تھا اس لئے اس کے ذہن میں ٹیکسی ڈرائیور کے مخصوص
نقوش موجود تھے۔ عمران کو رپورٹ دینے کے بعد کیپٹن شکیل نے جولیا
کو رپورٹ دی اور پھر وہ سیدھا اپنے فلیٹ پر گیا۔ وہاں اس نے نہ صرف
لباس بدلا بلکہ ہلکا سا میک اپ بھی کر لیا اور پھر گیراج سے کار لے کر
وہ ان حملہ آوروں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا تھا اور اس تلاش
کے سلسلے میں اس نے سب سے پہلے ہوٹل شیراز کا ہی رُخ کیا تھا۔
کیونکہ اس کے ذہن میں ایک ہلکا سا شبہ موجود تھا کہ ان حملہ آوروں
کا تعلق کسی نہ کسی طرح ہوٹل شیراز سے ضرور ہے۔ کیونکہ ہوش میں
آنے کے بعد جب ان سے جھگڑا ہوا تو اس نے ایک حملہ آور کی قمیض
کے کالر کی سائیڈ پر ایک مدھم سا مونوگرام کا خاکہ دیکھا تھا۔ یہ خاکہ ایسا
تھا جیسے کالر پر پیلے دھاگے سے مونوگرام بنایا گیا تھا لیکن بعد میں اس
دھاگے کو توڑ کر نکال لیا گیا ہو لیکن دھاگہ کھینچنے کی وجہ سے ٹانکے ذرا
ذرا اُبھر آئے تھے اور ان کی وجہ سے ایک مدھم سا خاکہ اُبھر آیا تھا اور
یہ مونوگرام ہوٹل شیراز کا تھا جو کہ ہر ویٹر کے کالر پر بنا ہوا تھا۔ اس وقت
بھی ہوٹل میں جتنے ویٹرز گھوم رہے تھے ان میں سے ہر ایک کے کالر
پر دھاگے سے بنا ہوا وہ مونوگرام نمایاں نظر آ رہا تھا اس لئے کیپٹن شکیل
کار لے کر سیدھا ہوٹل شیراز آیا تھا اور یہاں آتے ہی اسے اس ٹیکسی

ڈرائیور کے نقوش والا آدمی نظر آ گیا تھا۔ اب دو ہی صورتیں تھیں یا تو یہ اس ٹیکسی ڈرائیور کا بھائی تھا یا پھر وہ میک اپ میں تھا اور میک اپ چیک کرنے کے لئے ہی کیپٹن شکیل اس کی میز کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں:" —— کیپٹن شکیل نے میز کے قریب پہنچ کر بڑے بااخلاق لہجے میں کہا۔

"کیا اور میزیں خالی نہیں ہیں:" —— اس آدمی نے بڑے کرخت لہجے میں کہا لیکن کیپٹن شکیل کرسی گھسیٹ کر اس طرح اطمینان سے بیٹھ گیا جیسے اس آدمی نے اسے باقاعدہ اجازت دی ہو۔ البتہ کیپٹن شکیل نے قریب آکر یہ دیکھ لیا تھا کہ وہ آدمی میک اپ میں نہ تھا۔

"اور میزیں تو خالی ہیں لیکن آپ کے بھائی نے مجھے یہیں بیٹھنے کی ہدایت کی تھی:" —— کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ آدمی بری طرح چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرے بھائی نے کیا —— مطلب میں سمجھا نہیں:" —— اس آدمی کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"کس کا مطلب بتاؤں —— بھائی کا یا ہدایت کا:" —— کیپٹن شکیل نے بڑے دوستانہ انداز میں کہا۔

"ان دونوں کا مطلب تو مجھے اچھی طرح آتا ہے مسٹر....:" —— اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"شکیل:" —— کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مسٹر شکیل —— لیکن میرا بھائی وکٹر تو مجھ سے لڑا ہوا ہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے گذشتہ ایک سال سے ہم دونوں کے درمیان کوئی رابطہ نہیں ہے۔ پھر آپ کو یہاں بیٹھنے کی ہدایت دینے کا کیا مطلب ہوا:" —— اس آدمی نے تیز لہجے میں کہا۔

"جب آپ میرے لئے آئس کریم کا کپ منگوائیں گے تو پھر میں مطلب بھی بتا دوں گا اور یہ مطلب آپ کے فائدے میں ہی نکلے گا مسٹر....:" —— کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مارٹن ہے:" —— مارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے قریب کھڑے ویٹر کو آئس کریم لانے کا آرڈر بھی دے دیا۔

"شکریہ مسٹر مارٹن —— اگر ہمارا سودا ہو گیا تو اس آئس کریم کپ کے بدلے میں آپ کو دس لاکھ ڈالر کا فائدہ ہو سکتا ہے:" —— کیپٹن شکیل نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"دس لاکھ ڈالر کا فائدہ —— سودا —— آپ وضاحت سے بات کریں۔ مجھے پہیلیوں میں بات کرنا کبھی پسند نہیں رہا:" —— مارٹن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے وکٹر نے بتایا ہے کہ آپ جواہرات کی نکاسی کے کام میں ماہر ہیں:" —— کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے جواہرات کا لفظ جان بوجھ کر کہا تھا کیونکہ اس کے ذہن میں وہی انگوٹھی تھی جس پر ایک قیمتی پکھراج لگا ہوا تھا اور اب تک جو کچھ کیپٹن شکیل کے سامنے آیا تھا اس میں اس کی نظر کے مطابق اہمیت اس

پکھراج کی ہی تھی۔

" جواہرات ۔۔۔ کس قسم کے جواہرات :" ۔۔۔ مارٹن نے جواہرات کا سُن کر بُری طرح چونک پڑا۔

" میں ۔۔ پکھراج وغیرہ :" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے دانستہ طور پر صرف پکھراج کا نام لیا۔

" اوہ میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ۔۔ آپ کے پاس قیمتی جواہرات سمگل شدہ موجود ہیں اور آپ انہیں یہاں نکالنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے وکٹر نے آپ کو میرے پاس بھیجا ہے۔ میرا خیال ہے وکٹر کا دماغ خراب ہو گیا ہے :" ۔۔۔ مارٹن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے آئس کریم کے دو کپ لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے اور پھر واپس مڑ گیا۔

" میں آپ کی بات کا مطلب سمجھا نہیں :" ۔۔ کیپٹن شکیل نے آئس کریم کپ اُٹھاتے ہوئے کہا۔

" آپ اس بزنس میں شاید نئے آئے ہیں :" ۔۔۔ مارٹن نے بھی اپنا کپ اٹھاتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں بے پناہ طنز تھا۔

" آپ کا آئیڈیا بالکل درست ہے۔ میری یہ لائن نہیں ہے بس ایک اتفاق سمجھئے کہ مجھے وقتی طور پر اس لائن میں آنا پڑا :" کیپٹن شکیل نے اس سے کچھ اگلوانے کے لئے کہا۔

" کتنا مال ہے آپ کے پاس :" ۔۔۔ مارٹن نے آئس کریم چمچے سے کھاتے ہوئے پوچھا۔

" مال بہت زیادہ ہے ۔۔ لمبا سودا ہے :" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو آئس کریم کھا کر اُٹھو اور میرے ساتھ چلو ۔۔۔ میں تم سے تفصیلی بات کرنا چاہتا ہوں :" ۔۔۔ مارٹن نے کہا اور کیپٹن شکیل نے سر ہلا دیا۔ آئس کریم ختم ہوتے ہی مارٹن اُٹھ کھڑا ہوا۔ کیپٹن شکیل نے بھی اس کی پیروی کی۔

" میں اوپر اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔ کوئی کال آئے تو اسے ڈائریکٹ کر دینا :" ۔۔۔ مارٹن نے کاؤنٹر کے قریب جا کر کاؤنٹر مین سے کہا اور پھر کیپٹن شکیل کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا لیکن شکیل خاموش تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل کی چھٹی منزل کے ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ رہائشی کمرہ تھا۔

" بیٹھو :" ۔۔۔ مارٹن نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود اس نے مڑ کر دروازے کی چٹخنی لگائی اور پھر آکر کیپٹن شکیل کے سامنے بیٹھ گیا۔

" اگر میں تمہیں بتاؤں کہ تمہاری جان اور تمہارا مال دونوں شدید خطرے میں ہیں تو تمہارا کیا ردعمل ہوگا :" ۔۔۔ مارٹن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں مسکرا دوں گا ۔۔ کیونکہ تم مجھے نہیں جانتے اس لئے ایسی بات کر رہے ہو :" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے واقعی اطمینان بھرے انداز میں جواب دیا۔

"سنو ___ تم واقعی اس لائن میں نئے ہو۔ ورنہ اس طرح کی بات
کم ازکم کوئی آدمی ہوٹل سٹیراز میں بیٹھ کر کرنے کی جرأت نہ کرتا اور وکٹر
نے تمہیں درست ٹپ دی ہے کیونکہ وہ براہ راست اس دھندے میں
ملوث نہیں ہوسکتا اور ایک سال پہلے واقعی میں اس قسم کے دھندے
میں ملوث تھا لیکن وکٹر کو معلوم نہیں ہے کہ میں بھی ایک خاص وجہ
سے اس دھندے کو چھوڑ چکا ہوں "___ مارٹن نے سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"کیا میں وہی تمہارے والا فقرہ دوہراؤں کہ مجھے بھی پہیلیوں میں
بات کرنا پسند نہیں آتا "___ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"سنو ___ اگر میں تمہیں حقیقی خطرے سے بھی آگاہ کراؤں اور چند ٹپس
بھی دے دوں تو تم مجھے کیا دو گے۔ سوچ کر بتانا کیونکہ خطرے سے
آگاہی ایک بہت گہرا راز ہے اور اگر اس کا کسی کو پتہ چل گیا تو پھر
میری جان بھی جاسکتی ہے "___ مارٹن نے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو "___ کیپٹن شکیل نے سنجیدہ ہو کر
پوچھا۔

"صرف دس ہزار ڈالر "___ مارٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ وعدہ رہا۔ ابھی مل جائیں گے بشرطیکہ
تم نے واقعی میرے لئے کوئی فائدہ مند بات بتائی "___ کیپٹن
شکیل نے جواب دیا۔

"میں تم پر اعتبار کرسکتا ہوں کیونکہ تمہیں وکٹر نے بھیجا ہے اور
وکٹر کم ازکم کسی غلط آدمی کو کوئی ٹپ نہیں دے سکتا۔ اس معاملے میں

وہ بے حد اصول پسند ہے۔ سنو یہاں پاکیشیا میں جواہرات کا تمام تر
کاروبار اب صرف ایک پارٹی کے ہاتھ میں ہے۔ یہاں کی تمام پارٹیاں
اس کے ساتھ اٹیچ ہیں اس لئے مجھے بھی یہ دھندہ چھوڑنا پڑا۔ وکٹر
بھی اس پارٹی میں شامل ہے اور اس پارٹی کا سربراہ ٹونی ہے۔ اگر
ٹونی کو ذرا برابر بھی شک پڑ گیا کہ تمہارے پاس ایسا مال ہے تو
تمہاری روح دوسرے لمحے تمہارے جسم سے پرواز کر جائے گی۔ وہ
انتہائی خطرناک آدمی ہے اور یہ ہوٹل سٹیراز ٹونی کا گڑھ ہے۔ اسی
لئے میں نے کہا تھا کہ اگر تمہاری بات یہاں کے کسی آدمی کے کان
میں پڑ جاتی تو پھر تمہارا بچ نکلنا محال ہوجاتا۔ یہ تو ہوئی خطرے والی
بات، اب میں تمہیں ایک ٹپ دے دیتا ہوں۔ فیروز والا کے مین بازار
میں ایک جوہری ہے۔ وکٹری جیولرز اس کے مالک کا نام سیٹھ ہاشم
ہے۔ تم اس سے میرا نام لینا وہ تم سے سودا کرلے گا بشرطیکہ تمہارا
مال اسے پسند آیا۔ اب نکالو دس ہزار ڈالر اور یہاں سے چلے جاؤ "___
مارٹن نے کہا۔

"ٹونی کا حلیہ بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ وہ کہاں ملے گا کیونکہ مجھے
کیا ضرورت ہے کسی اور کے پاس دھکے کھانے کی، میں ٹونی سے
ہی براہ راست سودا کیوں نہ کرلوں "___ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے مسٹر شکیل ___ ٹونی تم سے مال خریدے
گا۔ وہ تمہیں گولیوں سے اڑوا دے گا۔ وہ اس فیلڈ میں کسی کی مداخلت
ذرا برابر بھی پسند نہیں کرتا "___ مارٹن نے چونک کر کہا۔

"یہ میرا کام ہے۔ تم اس کے متعلق تفصیل بتا دو اور اپنے

دس ہزار ڈالر لے لو "۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ایک شرط ہے ۔۔۔ میرا نام درمیان میں نہ آئے "۔۔۔۔ مارٹن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" بے فکر رہو ۔۔۔ شکیل اس معاملے میں اصول پسند سمجھا جاتا ہے "۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

اور مارٹن نے لوٹی کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بتایا کہ لوٹی اسے اوریگا بار کے ذریعے مل سکتا ہے۔ وہاں کاؤنٹر پر موجود آدمی کے ذریعے اس سے بات ہو سکتی ہے۔

" او۔ کے مارٹن ۔۔۔ تم نے واقعی میری مدد کی ہے "۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" وہ رقم "۔۔۔۔ مارٹن نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے کیپٹن شکیل کا ہاتھ گھوما اور مارٹن بری طرح چیختا ہوا اچھل کر دو قدم دور فرش پر جا گرا۔ کیپٹن شکیل نے پھر اسے اٹھنے کی مہلت ہی نہ دی اور کنپٹی پر پڑنے والی دو ٹھوکروں نے اسے ہوش سے بیگانہ کر دیا۔

" میں تو جواب میں تمہاری یہی مدد کر سکتا ہوں کہ تمہیں زندہ چھوڑ دوں "۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار ہوٹل شیراز سے نکل کر تیزی سے اوریگا بار کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اب اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ اس حملے میں لازماً لوٹی ملوث ہے۔ ہوٹل شیراز میں اس کا گڑھ بتائے جانے کے بعد اور حملہ آور کے کالر پر ہوٹل شیراز کے مونوگرام کا خاکہ پھر وکٹر کا لوٹی کا خاصا آدمی ہونا۔ ان ساری باتوں سے یہی نتیجہ نکلتا تھا۔ ہوٹل شیراز سے نکلتے ہوئے اس کا ارادہ تھا کہ لوٹی کو پکڑے اور اسے لے جا کر ایکسٹو کے حوالے کر دے کیونکہ اس کے سامنے تو صرف ایک ہی مشن تھا کہ حملہ آوروں کو ٹریس کرے لیکن ہوٹل شیراز سے نکلنے کے بعد اچانک اسے خیال آیا کہ وہ پہلے یہ ساری تفصیلات ایکسٹو کو بتا دے شاید وہ کوئی اور ہدایات دے۔ اس لئے اس نے کار ایک فون بوتھ کے سامنے جا کر روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔

کنگ نے بڑے مطمئن انداز اور مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس اسلم سپیکنگ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے اسلم کی ممناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کنگ سپیکنگ"۔۔۔۔ کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔۔۔ حکم"۔۔۔۔ اسلم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسلم تمام بگ رنگز آن کر دو ۔۔۔ اب خطرہ مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے"۔۔۔۔ کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس ۔۔۔ کیا وہ گیم سامنے آگئی ہے کرنل سجاد والی"۔۔۔۔ اسلم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ہاں ۔۔۔ کرنل سجاد کا کیا ہوا"۔۔۔۔ کنگ نے

چونک کر پوچھا۔

"اسے ختم کر دیا گیا ہے ۔۔۔ اور باس ایک اور حیرت انگیز بات سامنے آئی ہے کہ اس کی انگلی میں آف رنگ موجود تھی"۔۔۔۔ اسلم نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو آف رنگ ۔۔۔ لیکن کیسے ۔۔۔ وہ اس کے پاس کہاں سے آگئی ۔۔۔ کس نے دی ہے اسے"۔۔۔۔ کنگ کا چہرہ یکلخت پریشانی سے بگڑ سا گیا۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں۔ ٹونی نے مجھے بتایا تھا۔ آپ تفصیل اس سے پوچھ لیں"۔۔۔۔ اسلم نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم تمام بگ رنگز آن کرو میں خود ٹونی سے بات کر لیتا ہوں"۔۔۔۔ کنگ نے کہا اور ایک بار پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ٹونی سپیکنگ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ٹونی کی آواز سنائی دی۔

"ٹونی ۔۔۔ اسلم نے مجھے بتایا ہے کہ کرنل سجاد کے پاس آف رنگ موجود تھی جب اسے ختم کیا گیا"۔۔۔۔ کنگ نے کہا۔

"یس باس ۔۔۔ میں نے اسے اتار لیا تھا۔ لیکن باس اسے تو ایک ہی بگ رنگ دی گئی تھی جو اس سے دوسرے فوجیوں نے اڑا لی تھی، جن سے ہم نے اسے حاصل کیا پھر کرنل سجاد کے پاس وہ آف رنگ کیسے پہنچ گئی"۔۔۔۔ ٹونی نے کہا۔

"یہی تو حیرت انگیز بات ہے۔ تم وہ رنگ میرے پاس بھجوا دو۔

ویسے اب خطرے والی بات کوئی نہیں کیونکہ ان لوگوں کے سرغنہ
علی عمران کو میں نے ختم کرا دیا ہے اس لئے میں نے اسلم کو بھی
کہہ دیا ہے کہ وہ بگ رنگز آن کر دے ورنہ پہلے میں نے انہیں آف
کرا دیا تھا :"۔۔۔ کنگ نے کہا۔

" علی عمران ۔۔۔ وہ سوپر فیاض کا دوست ۔۔۔ وہ ختم ہو گیا کیسے
ٹونی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ چکر اس فیاض کی وجہ سے ہی چلا تھا۔ اسے کسی طرح اس
رنگ سرکل پر شبہ پڑ گیا۔ اس نے فیاض سے کرنل سجاد کا پتہ معلوم
کیا ہو گا۔ کیونکہ مجھے یاد آ گیا تھا کہ جب فیاض کو بگ رنگ دی گئی تھی
تو اسی وقت کرنل سجاد کو بھی بگ رنگ دی گئی تھی۔ شاید وہ فیاض کرنل
سجاد کو جانتا ہو گا۔ اس پر عمران نے وہ رنگ حاصل کرنے کے لئے
کوشش کی جو تمہاری وجہ سے ناکام ہو گئی۔ اس پر میں نے فوراً جیک
کو کال کیا۔ جیک میرے پاس آیا۔ ابھی ہم بات ہی کر رہے تھے کہ
ہاؤس کیپر نکسن نے اطلاع دی کہ باہر کار پر کوئی پرنس آف ڈھمپ
آیا تھا۔ اسے ٹال دیا گیا ہے۔ جیک نے بتایا کہ یہ عمران ہے کیونکہ
وہی اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ کہلاتا ہے۔ اس پر مجھے یقین ہو گیا
کہ یہ ساری کارروائی واقعی اس کی ہے چنانچہ میں نے جیک کو اس
کے فوری خاتمہ کا حکم دے دیا۔ ڈائریکٹ ایکشن اور جیک یہاں سے
نکل کر سیدھا اس کے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے کار اس کے
فلیٹ کے سامنے روک دی اور ابھی تھوڑی دیر پہلے جیک نے مجھے
اطلاع دی ہے کہ ابھی اسے وہاں پہنچے چند ہی منٹ ہوئے تھے

کہ عمران فلیٹ پر آ گیا۔ اس کے فلیٹ کے نیچے ہی اس کا گیراج ہے
جبکہ جیک نے مشین گن درست کی وہ کار کو گیراج میں لے گیا۔ اس
کے بعد وہ فلیٹ پر جانے کے لئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہا تھا
کہ جیک نے اس پر مشین گن کا فائر کھول دیا اور عمران ہٹ ہو گیا۔
ساتھ ہی ایک اور راہ گیر بھی ہٹ ہو گیا اور جیک کار لے کر فوراً
ہی وہاں سے نکل گیا :"۔۔۔ کنگ نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

" کیا آپ نے چیک کرا لیا ہے کہ وہ واقعی ہٹ ہو گیا ہے :"
ٹونی نے پوچھا۔

" چیک کرانے کی کیا ضرورت ہے۔ جیک نے خود اسے گولیاں
ماری ہیں اور مشین گن کے برسٹ سے کون بچ سکتا ہے :"۔۔۔
کنگ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے باس ۔۔۔ میں رنگ بھجوا دیتا ہوں اور اس عمران
کے بارے میں بھی معلوم کراتا ہوں کیونکہ یہ آدمی یہاں شیطان کی
طرح مشہور ہے۔ ہو سکتا ہے یہ بچ گیا ہو :"۔۔۔ ٹونی نے کہا۔

" اول تو اس کے بچنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے اور اگر بچ
گیا ہو اور کسی ہسپتال میں پڑا ہو تو پھر یہ تمہاری ذمہ داری کہ اس
کا مکمل خاتمہ کر دو :"۔۔۔ کنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" یس باس ایسا ہی ہو گا :"۔۔۔ ٹونی نے کہا اور کنگ نے
رسیور رکھ دیا ۔۔۔ پھر اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر ہاؤس کیپر
نکسن کو اطلاع دی کہ ٹونی کی طرف سے آنے والی رنگ جیسے ہی

پہنچے اسے فوراً اس کے پاس بھیج دیا جائے۔

اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد واقعی ٹونی کی طرف سے بھیجی گئی انگوٹھی اس کے پاس پہنچ گئی۔ اس نے انگوٹھی اٹھائی اور ٹیبل لیمپ کا تیز بلب جلا کر اس انگوٹھی کو اس تیز روشنی میں غور سے دیکھنے لگا۔ اُس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ چند لمحے وہ غور سے انگوٹھی اور اس پر لگے ہوئے پکھراج کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اسے میز پر رکھا اور ایک بار پھر ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔ نمبر ڈائل ہوتے ہی دوسری طرف سے اسلم کی آواز سنائی دی۔

"یس اسلم سپیکنگ"۔۔۔ اسلم نے منمناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹونی کی بھیجی ہوئی انگوٹھی میرے پاس پہنچ چکی ہے حالانکہ یہ مخصوص انگوٹھیاں تمہارے سیکشن کے خاص آدمی بناتے ہیں لیکن یہ رنگ جو میرے پاس پہنچی ہے۔ اس کی بناوٹ بالکل اور ہوبہو ہماری اپنی تیار کردہ رنگز جیسی ہے۔ ذرا برابر بھی فرق نہیں ہے۔ اس پر جو پکھراج لگا ہوا ہے وہ البتہ اچھی قسم کا نہ ہے۔ اگر یہ پکھراج اس پر موجود نہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ یہ آف رنگ وہی ہے جو سوپر فیاض کو دی گئی ہے کیونکہ اس سے بگ رنگ واپس لے کر اُسے آف رنگ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی کے پاس آف رنگ نہیں ہے لیکن اس رنگ میں کیٹ آئیز جڑا ہوا ہے اور کیٹ آئیز کی بناوٹ پکھراج سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ ایسا نہیں ہے لیکن اب یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ انگوٹھی یہاں کس نے بنائی ہوگی۔"

کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں آپ کا مقصد سمجھ گیا اور اگر واقعی ایسا ہے تو پھر یہ رنگ یہاں دارالحکومت میں صرف ایک ہی آدمی بنا سکتا ہے اور وہ ہے ڈان جیولرز کا مالک استاد کریم۔ وہ واقعی اتنا کاریگر ہے کہ اس قدر پیچیدہ ڈیزائن کی ہوبہو نقل بنا سکے"۔۔۔ اسلم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں جیک کے ذمے لگاتا ہوں کہ وہ اس استاد کریم کو ٹٹولے تاکہ صحیح صورت حال کا علم ہو سکے"۔۔۔ کنگ نے کہا۔ اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا لیکن اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور کنگ نے چونک کر ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس کنگ سپیکنگ"۔۔۔ کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس میں ٹونی بول رہا ہوں ۔۔۔ انگوٹھی آپ کے پاس پہنچ چکی ہو گی۔ میں نے علی عمران کے بارے میں معلوم کرایا ہے۔ وہ شدید زخمی ہوا ہے۔ اسے چھ گولیاں لگی ہیں۔ اسے ہسپتال لے جایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ جو دوسرا راہگیر زخمی ہوا ہے اُسے بارہ گولیاں لگی ہیں۔ وہ بھی شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا ہے۔ میں نے فوراً جنرل ہسپتال سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ اس راہگیر کا آپریشن ابھی جاری ہے جبکہ اس علی عمران کو جنرل ہسپتال سے نامعلوم افراد کسی اور جگہ لے گئے ہیں اور ہسپتال والوں کو علم نہیں ہے کہ اسے کہاں لے جایا گیا ہے۔ انہیں صرف وزارت خارجہ کی طرف سے ٹیلیفون پر حکم دیا گیا تھا کہ علی عمران کو لے جانے کی اجازت دی جائے۔ میں نے اپنے طور پر بے حد کوشش کی ہے کہ اس کا پتہ معلوم کیا جائے۔

تمام پرائیویٹ اور ملٹری ہسپتالوں سے بھی میں نے معلوم کر لیا ہے
لیکن کہیں اس کا پتہ نہیں چل سکا "۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

" وہ اسے قبرستان ہی لے گئے ہوں گے۔ چھ گولیاں لگنے کے
بعد اس کے بچ جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اگر وہ
بہت ہی ڈھیٹ ہوا تب بھی وہ سال ڈیڑھ سال سے پہلے صحت یاب
نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اسے تو تم بھول جاؤ۔ تمہاری بھیجی ہوئی آف
رنگ میرے خیال میں نقلی ہے لیکن اس کا ڈیزائن ہو بہو ہماری آف
رنگ جیسا ہے جبکہ یہ ڈیزائن اس قدر پیچیدہ ہے کہ عام کاریگر اسے
کسی صورت میں نہیں بنا سکتا۔ اس لئے میں نے اسلم سے بات کی
ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اگر یہ آف رنگ نقلی ہے تو پھر پاکیشیا میں
صرف ایک ہی کاریگر ہے جو اسے بنا سکتا ہے اور وہ ڈان جیولرز کا
مالک استاد کریم ہے۔ تمہارا فون آنے سے پہلے میں نے سوچا کہ اس
بارے میں تحقیقات کا کام جیک کے ذمے لگاؤں لیکن اب میں تمہارے
ذمہ لگاتا ہوں کہ تم اس استاد کریم کو تلاش کر کے اس سے معلوم کرو
کہ اس سے یہ انگوٹھی کس نے بنوائی ہے اور کیا دے کر بنوائی ہے۔
ہو سکتا ہے سوپر فیاض سے آف انگوٹھی لے کر اس کی نقل بنوائی گئی
ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر میں سوپر فیاض کو بھی فائنل آف کرا دوں گا"۔
کنگ نے کہا۔

" باس اگر فیاض کی انگوٹھی دے کر اس کی نقل بنوائی گئی ہے تب
صرف سوپر فیاض کو فائنل آف کرانے سے مسئلہ حل نہ ہو گا۔ علی عمران
سوپر فیاض کا دوست ہے۔ لازماً ایسا ہی ہو گا لیکن اصل مسئلہ ہے

رنگ سرکل کے تحفظ کا۔ علی عمران سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا
ہے اور اب اس پر حملے کے بعد یقیناً سیکرٹ سروس حرکت میں
آجائے گی اور سیکرٹ سروس کے حرکت میں آجانے کے بعد مجھے خطرہ
ہے کہ وہ رنگ سرکل کو تلاش کر لیں گے کیونکہ جن لوگوں نے کرنل
سجاد سے انگوٹھی حاصل کی ہے ان کے لڑنے کا انداز بتا رہا تھا کہ
وہ عام آدمی نہیں ہیں۔ وہ لازماً سیکرٹ سروس کے لوگ تھے۔ اگر
آپ عمران پر حملہ نہ کراتے تو انہیں رنگ سرکل پر زیادہ شک نہ پڑتا۔
لیکن اب وہ لوگ سب سے پہلے ایسا سروے کرائیں گے کہ اسی ڈیزائن
کی انگوٹھیاں اور کس کس کے پاس ہیں اور ایک انگوٹھی ان کے ہاتھ
لگ گئی تو پھر انہیں اس پورے سسٹم کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد
آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ کیا نتیجہ برآمد ہو گا"۔۔۔۔ ٹونی نے کہا۔

" تم کہنا کیا چاہتے ہو ۔۔۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔۔ کنگ نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" باس میرا خیال ہے کہ ہمیں رنگ سرکل کو فوری طور پر سیکرٹ
سروس کی نظروں سے اوجھل کر دینا چاہیے تاکہ وہ لاکھ ٹکریں ماریں
تب بھی انہیں اصل بات کا علم نہ ہو سکے اور میرا گروپ اور جیک کا
گروپ ہم سیکرٹ سروس کے خلاف کام شروع کر دیں جب ان کا
خاتمہ ہو جائے یا وہ لوگ اس سارے چکر کو ناقابل فہم سمجھ کر خاموش
ہو جائیں۔ تب پھر نئے سرے سے رنگ سرکل کا آغاز کیا جائے"۔
ٹونی نے کہا۔

" اوہ لیکن اس سے تو بڑا نقصان ہو گا۔ ہم نے تین سالوں

کی مسلسل کوششوں کے بعد اس سرکل کو قائم کیا ہے اور اس کی وجہ سے انتہائی قیمتی راز حاصل کئے ہیں اور تمام بگ رنگز واپس ہوتے ہی سرکل ختم ہو جائے گا"۔۔۔۔ کنگ نے کہا۔

"باس مکمل تباہی سے بہتر ہے کہ تھوڑا نقصان برداشت کر لیا جائے۔ آپ اگر چاہیں تو ایمپرر سے بات کر لیں"۔۔۔۔ ٹونی نے زور دیتے ہوئے کہا۔

"ان سے میری بات پہلے ہو چکی ہے۔ وہ بھی یہی کہتے ہیں جو کچھ تم کہہ رہے ہو لیکن میرا دل نہیں چاہتا اس سرکل کا خاتمہ کرنے کے لئے"۔۔۔۔ کنگ نے جواب دیا۔

"پھر باس ایسا کر لیں کہ فوری طور پر تمام بگ رنگز کی بجائے آف رنگ جاری کر دیں اور خاموشی سے بیٹھ جائیں اور سیکرٹ سروس کو ٹکریں مارنے دیں وہ خود ہی خاموش ہو کر بیٹھ جائے گی۔ پھر ہم دوبارہ آف رنگ کو بگ رنگ میں بدل دیں گے۔ اس طرح وہ محنت جو آپ نے سرکل قائم کرنے کے لئے کی ہے وہ ضائع نہ جائے گی"۔ ٹونی نے کہا۔

"گڈ تمہاری تجویز درست ہے۔ اس طرح رنگ سرکل قائم رہے گا۔ ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ اسلم سے تمام آف رنگز لے کر آج رات تمام رنگز بدل دو۔ میں اسلم کو ہدایات دے دیتا ہوں"۔۔۔۔ کنگ نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا اور کنگ نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر اسلم کے نمبر دوبارہ ڈائل کرنے لگا تاکہ

اسے آف رنگز کے بارے میں ہدایات دے سکے لیکن ابھی اس نے اسلم کو ہدایات دے کر رسیور رکھا ہی تھا کہ کمرے میں ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز اس طرح گونج اٹھی جیسے دور کہیں مندر میں چاندی کی گھنٹیاں بج رہی ہوں۔ یہ موسیقی صرف ایک لمحے کے لئے سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ مگر یہ آواز سنتے ہی کنگ اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے یہ موسیقی اسے کرسی سے اٹھانے کے لئے بجائی گئی ہو۔ دوسرے لمحے وہ مڑ کر تیزی سے کونے میں موجود ایک دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے لائبریری کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی الماریاں لگی ہوئی تھیں جن میں دنیا بھر کے موضوعات پر کتابیں موجود تھیں۔ درمیان میں ایک میز اور کرسی موجود تھی۔ میز پر ایک گلدان کے سے انداز کا ٹیبل لیمپ رکھا ہوا تھا۔ کنگ تیزی سے اس گلدان کی طرف لپکا۔ اس نے جلدی سے ٹیبل لیمپ کے اندر لگا ہوا بلب اتارا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس کے اندر رکھا ہوا ایک سرخ رنگ کا بلب اٹھایا اور اسے ٹیبل لیمپ میں فٹ کر کے اس نے ٹیبل لیمپ کا بٹن دبا دیا۔ سرخ رنگ کا بلب اس طرح مسلسل جلنے بجھنے لگا جیسے ٹرانسمیٹر کا بلب جلتا بجھتا ہے۔ کنگ نے کرسی پر بیٹھ کر میز کی سب سے اوپر والی دراز کھولی اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک سائیڈ پر موجود ایک چھوٹے سے بٹن کو دبایا تو بلب اب مسلسل جلنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی گلدان سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد ایک جھماکے سے سرخ رنگ کا بلب سبز رنگ میں تبدیل ہو گیا۔ سیٹی کی

آواز چند لمحوں بعد ختم ہو گئی اور اس کی جگہ بھاری مگر گونج دار آواز سنائی دینے لگی۔

" ہیلو ایمپرر آف سٹونز کالنگ اوور "۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ بے حد باوقار تھا۔

" یس باس ۔۔۔ میں کنگ آف سٹونز بول رہا ہوں اوور "۔۔۔ کنگ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کنگ آف سٹونز مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے عمران پر حملہ کرایا ہے ۔۔۔ کیوں اوور "۔۔۔۔ ایمپرر کا لہجہ اور زیادہ کرخت ہو گیا۔

" یس باس اور میں نے اسے ختم کرا دیا ہے اوور "۔۔۔ کنگ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" تفصیل بتاؤ اوور "۔۔۔۔ ایمپرر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور جواب میں کنگ نے کرنل سجاد کی بگ رنگ کے حصول سے لے کر اب تک کی تمام کارروائی تفصیل سے بتا دی۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ تم نے علی عمران کا خاتمہ کر دیا ہے حالانکہ علی عمران بچ گیا ہے۔ وہ تمہارے جیک نے تمہیں غلط رپورٹ دی ہے کہ اس نے اسے قتل کر دیا ہے۔ اس نے مشین گن کا برسٹ ضرور مارا ہے لیکن برسٹ کی زیادہ تر گولیاں دوسرے راہگیر کو لگیں۔ صرف کچھ گولیاں عمران کے پہلو اور ران میں لگی ہیں۔ اگر وہ راہگیر اچانک سامنے نہ آجاتا تب تو یقیناً گولیاں عمران کے سینے اور سر پر پڑتیں اور وہ ہلاک ہو جاتا لیکن اس راہگیر کی وجہ سے عمران بچ گیا ہے اوور "

ایمپرر نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ باس آپ کو اس قدر تفصیلات اتنی جلدی کیسے مل گئیں اوور "۔۔۔۔ کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم لوگوں سے غافل رہتا ہوں۔ مجھے تمہارے ہر ایکشن کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ ملتی رہتی ہے۔ بہرحال اب میرا حکم سنو اور اب اگر تم نے اس حکم کی تعمیل میں ذرا بھی لاپرواہی کی یا اپنی مرضی سے اس میں ترمیم کرنے کی کوشش کی تو پھر تم خود دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم اب اپنے آپ کو ضرورت سے زیادہ عقلمند سمجھنے لگ گئے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ تمہاری زندگی کا انحصار صرف میری مرضی پر موقوف ہے۔ میں چاہوں تو تمہیں ایک لمحے میں گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے لیکن میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں "۔۔۔۔ ایمپرر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" یس باس مجھے اپنی کوتاہی کا اعتراف ہے۔ آئندہ آپ کو ہرگز شکایت نہ ہو گی اوور "۔۔۔۔ کنگ نے نمایاں طور پر کانپتے ہوئے کہا۔

" تمہیں یہ سن کر یقیناً خوشی ہو گی کہ ہمارا سپر رنگ کا آئیڈیا مکمل طور پر کامیاب ہو چکا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ سپر رنگ کا کیا آئیڈیا تھا "۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

" سپر رنگ کا آئیڈیا کامیاب ہو گیا ہے ۔۔۔ اوہ باس پھر تو یہ اس صدی کی سب سے بڑی ایجاد ہے۔ سپر رنگ کا آئیڈیا

تو یہی تھا کہ سپر رنگ کے لئے کسی کے ذہن کو آن نہیں کرنا پڑتا بلکہ سپر رنگ سیلف کنٹرولڈ ہو گی۔ اُسے کسی بھی فاصلے سے آپریٹ کیا جا سکتا ہے اوور "۔۔۔۔ کنگ نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں تمہارے ذہن میں تو یہی آئیڈیا تھا اور تم اس پر بھی کامیاب نہ ہو سکے تھے۔ لیکن ڈاکٹر وکٹر اس پر کامیاب ہو گیا ہے اور سنو نہ صرف اس پر بلکہ اس نے ایک اور کامیابی بھی حاصل کر لی ہے اور وہ یہ کہ سپر رنگ کے ذریعے پورے ماحول کی ٹیلی ویو فلم بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اوور "۔۔۔۔ ایمپرر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس باس پھر تو یہ واقعی سپر رنگ تیار ہو گئی ہے۔ میری طرف سے مبارک ہو اوور "۔۔۔۔ کنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تھینک یو ۔۔۔ تمہاری یہی اعلیٰ ظرفی مجھے پسند ہے۔ اب سنو اس سپر رنگ کی کامیابی کے بعد ہمیں لمبے بکھیڑے پالنے سے نجات حاصل ہو گئی ہے۔ اب کسی بھی ملک میں صرف ایک آدمی سارا کام آسانی سے سنبھال سکتا ہے اور میں نے پاکیشیا کے لئے تمہیں مقرر کیا ہے اوور "۔۔۔۔ ایمپرر نے کہا۔

" تھینک یو باس ۔۔۔ میں ہمیشہ آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا اوور "۔۔۔۔ کنگ نے جواب دیا۔

" چنانچہ اب سنو ۔۔۔ تم فوری طور پر رنگ سرکل کا سارا سیٹ اپ بھی ختم کر دو اور نہ صرف ختم کر دو بلکہ اس کے تمام آثار بھی فوری طور پر مٹا دو۔ تم میری بات سمجھ گئے ہو اوور "۔۔۔۔ ایمپرر

نے کہا۔

" آثار مٹانے والی بات باس میری سمجھ میں نہیں آئی۔ ویسے میں نے تمام بگ رنگز آف کرنے کا کہہ دیا ہے اوور "۔۔۔۔ کنگ نے کہا۔

" سنو ۔۔۔ ٹونی، جیک اور اسلم یہ تین آدمی تمہارے مکمل گینگ کے سرغنے ہیں اوور "۔۔۔۔ ایمپرر نے کہا۔

" یس باس اوور "۔۔۔۔ کنگ نے جواب دیا۔

" ان تینوں کو فوری طور پر ختم کرا دو تاکہ ان کے ذریعے تم تک کوئی نہ پہنچ سکے۔ ویسے تمہارے ہاتھ اب تک بالکل صاف ہیں اس لئے اگر وہ علی عمران تم تک پہنچ بھی گیا تب بھی وہ کچھ حاصل نہ کر سکے گا اوور "۔۔۔۔ ایمپرر نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس ۔۔۔ لیکن پھر بعد میں سیٹ اپ کیسے چلے گا "۔۔۔۔ کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بعد کے سیٹ اپ کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ دس سپر رنگز تمہارے پاس آج ہی پہنچ رہی ہیں اور اس کا تمام ٹرویژن سسٹم تم خود کنٹرول کرو گے۔ ویژن کنٹرولڈ سسٹم بھی ساتھ ہی پہنچ رہا ہے۔ یہ ویژن سسٹم بھی ایک ٹرانسسٹر جیسی پورٹیبل مشین ہے اس لئے اس کی فٹنگ وغیرہ کا بھی چکر نہیں ہے۔ اب سنو جو پہلا ٹارگٹ تم نے ہٹ کرنا ہے وہ یہ ہے کہ اگلے ماہ پاکیشیا میں چند ایشیائی ملکوں کا سربراہی اجلاس منعقد ہو رہا ہے اور اس میں ان میں سے دو ممالک کے درمیان ایک ایسا معاہدہ طے ہونا ہے جسے بین الاقوامی

طور پر ظاہر نہ کیا جائے گا۔ ہم نے سپر رنگ کی مدد سے اس معاہدے
کے بارے میں پاکیشیا میں موجود دستاویزات جسے پاکیشیا والے گرین
فائل کہتے ہیں۔ اس گرین فائل کی فلم ہمیں چاہیے۔ ایک پارٹی نے
انتہائی لمبی رقم کا معاہدہ کیا ہے ۔۔۔ اور اب ہم نے گرین فائل
اس سپر رنگ کی مدد سے حاصل کرنی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ
یہ گرین فائل وزارت خارجہ کے ریکارڈ روم میں موجود ہے اور اسے
صرف سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان ہی دیکھ سکتے ہیں اس
لئے یہ سپر رنگ تم سیکرٹری وزارت خارجہ کو آن کر کے یہ فائل حاصل
کر کے مجھے بھجوا دو اور رنگ واپس لے لو۔ اس کے بعد جب بھی ضرورت
پڑے گی اسی طرح رنگ آن کر کے مطلوبہ مقصد حاصل کر لیا جائے
گا۔ اوور"۔۔۔ ایمپرر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ۔۔۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی اوور"۔۔۔
کنگ نے جواب دیا۔

"میں پھر تم سے رابطہ قائم کروں گا۔۔۔ فی الحال تم سارا سیٹ
اپ کلوز کر کے سارے آثار فوراً ختم کر دو ہر قسم کے ۔۔۔ اوور
اینڈ آل"۔۔۔ ایمپرر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹیبل لیمپ
میں سے دوبارہ سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور پھر بلب سرخ ہو کر دوبارہ
جلنے بجھنے لگا تو کنگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹیبل
لیمپ آف کر دیا اور پھر جیک نے رومال نکال کر اس سے وہ سرخ
بلب ہولڈر سے اتار کر اسے واپس میز کی دراز میں رکھا اور سفید
بلب دوبارہ ایڈجسٹ کر کے وہ اٹھا اور لائبریری سے نکل کر دوبارہ

اپنے کمرے میں آ گیا۔ اس نے سیٹ اپ کلوز کرنے کا مکمل پلان
بنا لیا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ جیسے ہی ٹونی ساری بگ رنگز واپس
لے گا وہ جیک کے ذریعے ٹونی کا خاتمہ کرا دے گا اور پھر جیک
کے ذریعے اسلم اور اس کے آدمیوں کا خاتمہ کرا کر جیک کو یہاں
بلوا کر خود اسے ختم کر دے گا۔

بلیک زیرو دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ہوا ایک
فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی
گھنٹی بجنے لگی۔ بلیک زیرو نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شکیل بول رہا ہوں جناب"۔۔۔ دوسری طرف سے
کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے سرد لہجے
میں پوچھا۔

"باس میں نے ٹونی کا سراغ لگا لیا ہے۔ لیکن ٹونی مر چکا ہے
اسے میرے پہنچنے سے تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے گولی مار دی گئی ہے"۔

کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ" ——— بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سر ٹونی کسی اڈے پر بھی نہ مل رہا تھا۔ لیکن میں اسے بہرحال تلاش کرتا رہا۔ آج پتہ چلا کہ ٹونی سپر بار کے جوئے خانہ میں موجود ہے۔ میں جب وہاں پہنچا تو وہاں اس کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اسے اچانک گولی مار دی گئی تھی اور مارنے والا ٹریس نہیں ہو سکا، کیونکہ جوئے خانے میں کافی رش تھا اور قاتل کا نشانہ اس قدر صحیح تھا کہ ایک ہی گولی چلی اور سیدھی اس کے دل میں اتر گئی اور قاتل کا پتہ بھی نہ چل سکا۔ قتل کی وجہ سے وہاں بھگدڑ مچ گئی تھی" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم ملٹری انٹیلی جنس میں رہے ہو۔ ملٹری انٹیلیجنس کے چیف ریکارڈ کیپر رضوان احمد کو تو جانتے ہو گے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"یس باس اچھی طرح جانتا ہوں ——— بلکہ اس سے میرے پرانے دوستانہ تعلقات بھی ہیں۔ اب بھی کبھی کبھار اس سے ملاقات ہو جاتی ہے" ——— کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تم اس سے ملو اور پھر مجھے رپورٹ کرو کہ اس کی انگلی میں کوئی برتھ اسٹون تو موجود نہیں ہے۔ خاص طور پر اسی ڈیزائن کی انگوٹھی جو تم نے کرنل سجاد سے حاصل کی تھی" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"یس باس" ——— کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے ریسیور رکھ دیا اور دوبارہ فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ یہ فائل اس نے ہنگامی طور پر سیکرٹ سروس کے ذریعے تیار کرائی تھی۔ ایک جنرل سروے کیا گیا تھا کہ اعلیٰ ترین آفیسرز میں سے کس کس نے اس مخصوص ڈیزائن کی انگوٹھی برتھ اسٹون کے طور پر پہن رکھی ہے اور سیکرٹ سروس کے ممبران نے چوبیس گھنٹوں میں مکمل سروے کر کے یہ فائل تیار کرا دی تھی۔ صرف ملٹری کا سروے رہ گیا تھا۔ اس لئے بلیک زیرو نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف سے سروے کے لئے کہا تھا اور تھوڑی دیر پہلے یہ فائل سر سلطان کے ذریعے اس تک پہنچی تھی۔ اس میں بھی آفیسرز کے بارے میں سروے موجود تھا۔ لیکن بلیک زیرو نے محسوس کیا تھا کہ ملٹری انٹیلی جنس کے اپنے کسی آدمی کے بارے میں ایسا کوئی ذکر نہ تھا۔ اس لئے کیپٹن شکیل کی کال پر اسے خیال آیا تو اس نے ملٹری انٹیلی جنس کے اہم ترین عہدیدار چیف ریکارڈ کیپر کی چیکنگ کے لئے اس کی ڈیوٹی لگا دی تھی۔ ملٹری فائل میں صرف یہی تفصیلات بتائی گئی تھیں کہ ملٹری آفیسرز میں سے فلاں فلاں آفیسر نے برتھ اسٹون پہنی ہوئی ہے۔ کیونکہ ملٹری والوں کو اس انگوٹھی کے مخصوص ڈیزائن کا علم نہ تھا اور یہ ہدایات بھی اسے عمران نے دی تھیں کہ وہ ایسا مکمل سروے کرائے عمران زخمی ضرور ہوا تھا لیکن کوئی گولی ایسی جگہ پر نہ لگی تھی جس سے اس کی جان کو خطرہ لاحق ہو جاتا۔ اس لئے نہ صرف اس کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی تھی بلکہ اب وہ صرف آرام کر رہا تھا اور کسی

بھی وقت اس کی دانش منزل میں آمد متوقع تھی اور وہی ہوا۔ آدھے گھنٹے بعد اسے پھاٹک کے باہر کسی کی موجودگی کا کاشن ہوا تو اس نے بٹن دبا کر سکرین آن کی تو اسے عمران کی کار پھاٹک سے باہر کھڑی نظر آئی۔ عمران کار کے ساتھ کھڑا تھا۔ بلیک زیرو نے فوراً پھاٹک کھولنے والا بٹن دبا دیا اور چند لمحوں بعد عمران آپریشن روم میں داخل ہوا۔ وہ بس ذرا لنگڑا کر چل رہا تھا اور چہرے پر بھی ہلکی سی زردی کی تہہ موجود تھی ورنہ وہ ہر لحاظ سے ٹھیک نظر آ رہا تھا۔

"ابھی آپ مزید دو چار روز آرام کر لیتے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے اٹھ کر عمران کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"آرام قسمت میں ہوتا تو کسی یونیورسٹی میں پروفیسر نہ لگ جاتا کہ ہفتے میں دو پیریڈ لیکچر دیئے اور باقی ہفتہ آرام اور سال میں چھ ماہ کی ویسے چھٹیاں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"بات تو آپ کی درست ہے ۔۔۔ واقعی جتنی چھٹیاں سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہوتی ہیں اتنی شاید ہی کسی اور جگہ ہوتی ہوں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک مدرسہ ایسا ہے جس کے طالب علم کو کبھی چھٹی نہیں ملتی" ۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"کیا مطلب ایسا کونسا مدرسہ ہو سکتا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے مکتب عشق کہتے ہیں۔ وہ شعر نہیں سنا تم نے کہ "مکتب عشق

کا دستور نرالا دیکھا۔ اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو اس بار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"واقعی عمران صاحب ہم سے بھی یہی غلطی ہو گئی ہے کہ ہم نے سبق یاد کر لیا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔

"آپ کو میرے خیال میں بلیک کافی پلائی جائے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے عمران کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے بلیک زیرو سے اب وائٹ کافی کی تو توقع نہیں کی جا سکتی" ۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو ہنستا ہوا اٹھا اور ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ وہ واقعی اپنے آپ کو خاصا کسلمند محسوس کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو واپس آیا اور اس نے کافی کا ایک کپ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا لے کر وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں اب بتاؤ ۔۔۔ وہ سروے مکمل ہو گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ دیکھئے ۔۔۔ دو فائلیں۔ ایک تو سیکرٹ سروس نے تیار کی ہے سول ٹاپ آفیسران کی اور دوسری میں نے ملٹری انٹیلی جنس سے تیار کرائی ہے۔ ملٹری آفیسرز کے بارے میں۔ لیکن میں نے محسوس کیا کہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے اپنے محکمے کا سروے نہیں کرایا۔ آپ نے چونکہ ہدایت کی تھی کہ صرف ایسے آفیسران کا سروے کرایا

جائے جو اہم ترین عہدوں پر ہوں۔ اس لئے میں نے کیپٹن شکیل کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف ریکارڈ کیپر سے مل کر رپورٹ کرے کہ کیا اس نے بھی کوئی برتھ اسٹون پہنا ہوا ہے یا نہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے میز پر موجود دونوں فائلیں اٹھا کر عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ایک فائل کھولی اور اسے دیکھنے لگا۔

"اٹھارہ برتھ اسٹون انگوٹھیاں اس مخصوص ڈیزائن کی ہیں۔ لیکن یہ اٹھارہ کی اٹھارہ بغیر دائرے کی ہیں، یہی لکھا ہوا ہے اس فائل میں"۔۔۔۔ عمران نے فائل پڑھنے کے بعد بند کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل یہی درج ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے دوسری فائل کھول لی اور اس میں موجود کاغذ کو دیکھنے لگا۔

"ملٹری آفیسرز میں سے چھ کے پاس برتھ اسٹون رنگز ہیں"۔ عمران نے یہ فائل بھی بند کی۔

"جی ہاں ۔۔۔ رپورٹ تو یہی ملی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ ملٹری انٹیلیجنس کے چیف کو کہو کہ وہ یہ چھ کی چھ انگوٹھیاں ان آفیسرز سے لے کر ہمیں بھجوا دے ۔۔۔ ہو سکتا ہے ان میں سے کوئی انگوٹھی دائرے والی ہو۔ ایک ہی انگوٹھی مل جائے تو ہم اس عجیب و غریب چکر کو سلجھا سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے

کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے مخصوص نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس کرنل شاہ سپیکنگ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شاہ کی بھاری آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ یس فرمائیے ۔۔۔ فائل تو آپ کو مل چکی ہو گی"۔۔۔۔ کرنل شاہ نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں فائل کے مطابق چھ آفیسرز کے پاس برتھ اسٹون رنگز ہیں۔ آپ ایسا کریں کہ یہ چھ کی چھ رنگز لے کر ہر رنگ کے ساتھ اس آفیسر کا نام اور عہدے کی پرچی لگا کر انہیں سر سلطان کے پاس بھجوا دیں۔ چیک اپ کے بعد انہیں واپس بھجوا دیا جائے گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ لیکن جناب میں نے اس بارے میں بہت غور کیا ہے کہ آخر آپ کو ان برتھ اسٹون رنگز سے کیوں دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن میری سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی۔ میں نے پہلے بھی پوچھا تھا لیکن آپ نے ٹال دیا تھا۔ کیا آپ اب میری یہ الجھن دور فرمائیں گے"۔۔۔۔ کرنل شاہ نے کہا۔

"ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ یہ سب کچھ ایک اہم اطلاع کی بنیاد پر ہو رہا ہے۔ ہاں اگر کوئی واضح بات سامنے آ گئی تو آپ کو ضرور آگاہ کیا جائے گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"ہمیں خود ان بربتھ استونوں نے چکر میں ڈال رکھا ہے. ہم شاہ صاحب کو کیا بتائیں." ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا.

"کیپٹن شکیل نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ اس نے ٹونی کو تلاش کرلیا تھا لیکن ٹونی کو گولی مار دی گئی ہے." ——— بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا.

"اس کا مطلب ہے آثار مٹائے جا رہے ہیں. ٹائیگر نے کوئی رپورٹ دی ہے. میں نے اس کے ذمے بھی ایک کام لگایا تھا." ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا.

"ٹائیگر کی کال تو نہیں آئی." ——— بلیک زیرو نے جواب دیا.

"ذرا ٹرانسمیٹر کو میری طرف کھسکانا میں اس سے معلوم کروں کہ وہ کیا کرتا رہا ہے." ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر آگے کر دیا. عمران نے اس پر ٹائیگر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا. چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہوگیا.

"یس ٹائیگر اٹنڈنگ اوور." ——— ٹائیگر کی آواز سنائی دی.

"عمران بول رہا ہوں ——— تم نے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی." عمران کا لہجہ بے حد سخت تھا.

"باس وہ جیک کسی طرح بھی ٹریس نہیں ہو رہا. میں نے اس کے سارے اڈے چھان مارے ہیں. اس لئے میں آپ کو رپورٹ بھی نہ دے سکا اوور." ——— ٹائیگر نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا.

"اس کی تلاش جاری رکھو ——— اوور اینڈ آل." ——— عمران

نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا.

"چوہان نے ڈاکٹر کروسو کے بارے میں کیا رپورٹ دی ہے." عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے بلیک زیرو سے پوچھا.

"اس کی رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر کروسو صرف کوٹھی تک ہی ان دنوں محدود رہا ہے. وہ دفتر بھی نہیں گیا اور نہ ہی اس سے کوئی ملنے آیا ہے. دو تین آدمی آئے بھی تو وہ اس کے ملازموں کے دوست تھے مل کر واپس چلے گئے." ——— بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اس رپورٹ کے بعد اس نے ڈاکٹر کروسو کی نگرانی ختم کر دینے کا حکم دے دیا تھا.

ابھی بلیک زیرو کی بات ختم ہی ہوئی تھی کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی. بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا.

"ایکسٹو." ——— بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا.

"سلطان بول رہا ہوں." ——— دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی اور عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر بلیک زیرو سے رسیور لے لیا.

"سلطان معظم کی بارگاہ میں زخمی فریادی استغاثہ دائر کرنا چاہتا ہے ——— کیا اجازت ہے." ——— عمران نے فوراً ہی اپنے مخصوص لہجے میں کہا.

"اوہ عمران بیٹے ——— تم ٹھیک ہو گئے ہو ——— میں نے ابھی ہسپتال فون کیا تھا تو انچارج ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ تم زبردستی واپس چلے گئے ہو. اب کیسی طبیعت ہے اور ہاں وہ تم پر حملہ آوروں کا

کچھ پتہ چلا :" ـــــ سر سلطان سانس لئے بغیر ہی بولتے چلے گئے۔

" جب سلطان معظم کی زبان اس قدر تیز رفتار ہو تو زخمی فریادی بیچارہ استغاثہ دائر کرنے کے انتظار میں ہی اللہ میاں کے دربار میں استغاثہ سمیت پہنچ جائے گا۔ واہ اچھا طریقہ ہے فریادیوں کو ٹالنے کا :" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم سے تو ہمدردی کرنا بھی مسئلہ بن جاتا ہے :" ـــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اچھا تو آپ ہمدردی فرما رہے تھے۔ آپ کے منہ سے ہمدردی کا لفظ سن کر مجھے وہ نظم یاد آجاتی ہے۔ پرندہ اور جگنو والی۔ وہ بیچارہ جگنو بھی ایسی ہمدردی کے چکر میں پڑ گیا تھا اور شاید نظم کے آخری شعر کتاب میں چھپے نہیں ہوں گے کہ جب جگنو ہمدردی کے ناطے اپنی روشنی میں راستہ دکھاتا ہوا پرندے کو اس کے گھونسلے تک لے گیا تو پرندے نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر چونکہ وہ بھوکا تھا اس لئے اطمینان سے اس نے ایک ہی چونچ ماری اور جگنو صاحب پرندے کے پیٹ میں :" ـــــ عمران کی زبان ظاہر ہے سر سلطان سے بھی زیادہ تیز رفتار تھی اور سر سلطان ایک بار پھر بے اختیار قہقہے لگانے پر مجبور ہو گئے۔

" اچھا یعنی تم ہمدردی کرنے والوں سے یہی سلوک کرتے ہو :" سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا تو اس بار عمران ہنسنے پر مجبور ہو گیا۔

کیونکہ سر سلطان نے واقعی بڑے خوبصورت انداز میں اس کی بات اس پر ہی لوٹا دی تھی۔

" واہ واقعی آپ کو حکومت نے دوسرا سر سوچ سمجھ کر ہی دیا ہوگا کیونکہ سنگل سر سے تو اتنی ذہانت کی امید نہیں رکھی جا سکتی :" ـــــ عمران نے کہا اور سر سلطان ہنس پڑے۔

" اچھا چھوڑو اس بات کو۔ میں نے تو طاہر سے بات کرنی تھی۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ تم ہسپتال سے سیدھے یہاں پہنچ گئے ہو گے۔ بہر حال اب تم سے ہی بات کر لیتا ہوں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ جولیا فرید الدین احمد کے لڑکے وسیم سے شادی کرنے والی ہے ـــــ کیا یہ بات درست ہے :" ـــــ سر سلطان کا لہجہ بے حد سنجیدہ ہو گیا۔

" آپ کو کارڈ مل گیا ہے ـــــ شادی کا :" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کارڈ تو کیا واقعی شادی ہو رہی ہے لیکن تم نے اسے اجازت کیسے دے دی جبکہ سیکرٹ سروس کے رولز میں یہ بات شامل ہے کہ سیکرٹ سروس کا ممبر شادی نہیں کر سکتا کیونکہ اس طرح نہ صرف اس کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے بلکہ انتہائی اہم رازوں کے انکشاف کا حقیقی خطرہ بھی پیدا ہو جاتا ہے :" ـــــ سر سلطان نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" مگر آپ مجھے تو ہمیشہ شادی کے لئے کہتے رہتے ہیں۔ کیا یہ رولز مجھ پر لاگو نہیں ہوتے :" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات اور ہے ___ تم جس قدر ذمہ دار آدمی ہو جولیا اس قدر ذمہ دار نہیں ہو سکتی اور دوسری بات یہ کہ میں نے سیکرٹ سروس کا ممبر کہا ہے۔ رولز میں سیکرٹ سروس کے ممبران کے الفاظ درج ہیں۔ ان میں سیکرٹ سروس کے چیف کا لفظ شامل نہیں ہے اور تم سیکرٹ سروس کے چیف ہو" ___ سر سلطان ظاہر ہے گھاگ آدمی تھے اس لئے اتنی آسانی سے قانونی معاملات میں کہاں قابو میں آنے والے تھے۔

"میں تو سیکرٹ سروس کا ممبر بھی نہیں ہوں سر سلطان صاحب اور آپ نے چیف بنا دیا ___ چیف تو طاہر صاحب ہیں ___ بیشک پوچھ لیں ان سے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جو کچھ تم ہو اور جو کچھ طاہر ہے، اسے مجھ سے زیادہ تم خود جانتے ہو۔ یہ قانونی مسئلہ بھی ہے اور سیکرٹ سروس کی بقا کا بھی۔ اس لئے میرا فرض بنتا ہے کہ میں اس سلسلہ میں تم سے بات کروں۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ جولیا کی شادی ضرور ہونی چاہیے تو اس کی شادی سیکرٹ سروس کے کسی ممبر سے کر دو کیونکہ رولز میں استثنا موجود ہے کہ سیکرٹ سروس کے ممبران میں اگر علیحدہ علیحدہ جنس کے ممبران ہوں تو سیکرٹ سروس کے چیف کی خصوصی اجازت سے ان کی آپس میں شادی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ شرط بھی موجود ہے کہ ایسی صورت میں وہ دونوں سیکرٹ سروس کے ایکشن شعبے میں کام نہیں کر سکیں گے۔ البتہ انہیں کسی انتظامی شعبے میں ٹرانسفر کر دیا جائے گا" ___ سر سلطان واقعی بے حد سنجیدہ تھے۔

"اور اگر میں خود جولیا سے شادی کر لوں تب قانونی پوزیشن کیا ہو گی" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی صورت میں بھی جولیا ایکشن شعبے میں قانون کے مطابق کام نہ کر سکے گی لیکن یہ تو تھی قانونی بات، ویسے مجھے بتاؤ کہ یہ چکر کیا ہے۔ فیروز الدین احمد کے لڑکے وسیم کے ساتھ جولیا کو شادی کی آخر سوجھی کیا ہے۔ اسے معلوم نہیں ہے کہ وہ ایک اہم ترین اور حساس ترین محکمے کی ملازم ہے اس لئے وہ کسی غیر متعلق آدمی سے شادی نہیں کر سکتی" ___ سر سلطان نے کہا۔

"آپ کو اطلاع کس نے دی ہے" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"فیروز الدین احمد میرے پرانے دوست ہیں۔ اس ناطے سے وسیم اکثر ملنے کے لئے آتا رہتا ہے۔ آج بھی وہ بغیر کسی اطلاع کے میرے پاس آ گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ ہمیشہ وقت لے کر آتا تھا۔ بہر حال چونکہ وہ میرے عزیز ترین دوست کا لڑکا ہے۔ اس لئے میں نے اسے بلا لیا۔ حالانکہ اصولاً یہ بات غلط تھی کیونکہ میں اس وقت آئندہ ماہ پاکیشیا میں ہونے والے چند ایشیائی ملکوں کے سربراہی اجلاس کے سلسلے میں دو ملکوں کے درمیان ہونے والے ایک انتہائی خفیہ معاہدے کی ابتدائی ڈرافٹنگ کے سلسلے میں مصروف تھا لیکن چونکہ وہ قطعی "غیر متعلق" آدمی ہے اور لڑکا بھی اچھا ہے۔ اس لئے میں نے اسے ملنے کی اجازت دے دی۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ فیروز الدین احمد صاحب کے پاس میری سفارش کرانے کی غرض سے آیا ہے کیونکہ وہ ایک

غیر ملکی لڑکی سے شادی کر رہا ہے اور اسے معلوم ہے کہ اس کے والد کٹر مذہب پرست اور روایت پسند قسم کے آدمی ہیں اس لئے وہ اس شادی کی اجازت نہ دیں گے۔ میں اس کی بات سن کر حیران ہو گیا۔ میرے تفصیل پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس غیر ملکی لڑکی کا نام جولیانا فٹز واٹر ہے اور وہ طویل عرصے سے یہاں پاکیشیا میں رہ رہی ہے اور نہ صرف یہاں کی شہری ہے بلکہ مسلمان بھی ہو چکی ہے۔ جولیا کا سن کر میں بری طرح چونک پڑا اور پھر جب میں نے مزید کریدا تو اس نے تمہارا نام بھی لے دیا گو اسے معلوم نہیں ہے کہ تمہارا مجھ سے کوئی تعلق ہے۔ اس لئے اس نے تمہارے ڈیڈی کا نام لیتے ہوئے بتایا کہ ان کا لڑکا علی عمران بھی جولیا کا دوست رہ چکا ہے۔ اس پر میں کنفرم ہو گیا کہ یہ واقعی وہی جولیا ہے۔ میں نے اسے ٹالنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ مصر رہا کہ میں اس کے باپ کو فون کر کے اس سے شادی کی اجازت دلوا دوں۔ اس کے بے پناہ اصرار پر مجبوراً میں نے اس کے والد کو فون کیا تو پہلے وہ غیر ملکی لڑکی کے الفاظ سنتے ہی بری طرح بھڑک اٹھے لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ وہ مسلمان بھی ہے اور یہاں کی شہری بھی تو انہوں نے قدرے رضامندی کا اظہار تو کر دیا لیکن ساتھ ہی کہا کہ وہ پہلے اس لڑکی سے خود ملنا چاہتے ہیں۔ اس طرح بات تو ختم ہو گئی لیکن وسیم اتنی بات پر ہی بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ جولیا کو ساتھ لے کر جلد از جلد ڈیڈی سے ملے گا اور اسے یقین ہے کہ جولیا سے مل کر اس کے ڈیڈی لازماً اس شادی پر رضامند ہو جائیں گے چنانچہ وہ میرا شکریہ ادا کر کے واپس چلا گیا۔

میں چونکہ اس معاہدے کے ضروری کاغذات میں الجھا ہوا تھا اور تمام دستاویزات میز پر ہی کھلی ہوئی رکھی ہوئی تھیں اس لئے مجبوراً مجھے وہ کام نمٹانا پڑا۔ اس سے فارغ ہو کر میں نے اب فون کیا ہے۔" ——— سر سلطان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیجئے مسئلہ تو آپ نے خود ہی حل کرا دیا اس وسیم کا۔ اور اب گلہ ہم سے کر رہے ہیں۔ بڑا آسان سا طریقہ ہے۔ ہمیں فون کرنے کے بجائے فیروز الدین احمد کو فون کر دیجئے اور اسے کہہ دیجئے کہ وہ وسیم کو شادی کی اجازت نہ دے۔ اس طرح وہ کیا کہتے ہیں۔ سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی بچ جائے گی اور کچھ نہیں تو یہ لاٹھی بڑھاپے میں میرے ہی کام آ جاتی۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان اس کی بات کو بخوبی سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"یعنی تمہارا پروگرام بڑھاپے میں شادی کرنے کا ہے اور وہ بھی جولیا سے ——— تو کیا تم جولیا کے بیوہ ہونے کا انتظار کرو گے۔" ——— سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سوری سانپ کے مرنے کا اس قدر انتظار میں نہیں کر سکتا کہ سانپ بعد میں مرے اور لاٹھی پہلے ٹوٹ جائے اور ٹوٹی ہوئی لاٹھی سے گلی ڈنڈا ہی کھیلا جا سکتا ہے اور بڑھاپے میں گلی ڈنڈا کھیلنا تو ایک طرف ڈنڈے سے سر بچانا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔" ——— عمران نے کہا۔ اس نے لفظ بیوہ کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑی خوبصورت سی بات کی تھی۔

"تم پھر مذاق پر اتر آئے۔ میں نے فون اس لئے نہیں کیا کہ تم

میری سنجیدہ بات مذاق میں ٹال دو۔ تم جولیا کو بحیثیت ایکسٹو فوراً اس
شادی کے بارے میں منع کر دو۔" ــــ سر سلطان نے اس بار
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اور اگر جولیا نہ مانی تو ــــ آپ بھی اگر جوانی کے دور سے
گزرے ہوں تو آپ جانتے ہوں گے کہ جوانی دیوانی ہوتی ہے، اور
دیوانے تو مان بھی جائیں مگر دیوانی توبہ ــــ ایک کریلا دوسرا نیم
چڑھا۔" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اول تو مجھے یقین ہے کہ وسیم خواہ مخواہ جذباتی ہو رہا ہے جولیا
بے حد سنجیدہ اور سمجھدار لڑکی ہے۔ نجانے کس طرح وسیم کو اتنی غلط فہمی
ہو گئی۔ بہرحال اگر واقعی جولیا ناسمجھی سے کام لے رہی ہے تو اسے منع
کر دو اور اگر وہ نہ مانے تو پھر مجبوری ہے۔ اسے سیکرٹ سروس چھوڑنا
ہو گی اور سیکرٹ سروس چھوڑنے کا جو نتیجہ نکلے گا وہ بھی اسے بتا دینا
خدا حافظ۔" ــــ سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" عمران صاحب ــــ کیا واقعی سر سلطان درست فرما رہے ہیں،
سیکرٹ سروس کے ایسے رولز ہیں۔" ــــ بلیک زیرو نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" آج مجھے اس محاورے کا مطلب سمجھ آیا کہ چراغ تلے اندھیرا
کس کو کہتے ہیں یعنی سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو پوچھ رہا ہے کہ سیکرٹ
سروس کے ایسے رولز ہیں۔ بھائی یہ سرکاری محکمہ ہے آغا سلیمان پاشا
کی بنی ہوئی انٹرنیشنل باورچی ایسوسی ایشن نہیں ہے اور ہر سرکاری محکمہ

کسی قانون کے تحت قائم ہوتا ہے اور ہر قانون کے ساتھ رولز ہی نہیں
قواعد بھی ہوتے ہیں۔ اگر کبھی فرصت ملے تو الماری سے سیکرٹ سروس
والی فائل نکال کر بھی پڑھ لینا۔" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور
بلیک زیرو شرمندہ سے لہجے میں ہلکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

" لیکن آپ نے پھر کیوں مجھے کہا کہ صفدر سے انکوائری کرا لوں۔
اگر لڑکا صحیح ہو تو ان کی شادی کرا دی جائے۔ کیا اس وقت آپ کو
یہ رولز یاد نہ رہے تھے۔" ــــ بلیک زیرو نے جرح کرتے ہوئے
کہا۔

" لڑکے کی انکوائری کرنا شادی کے رولز کے تحت ضروری ہوتا
ہے۔" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو
ہنس پڑا۔ لیکن اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اس
بار عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو۔" ــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سر میں ٹائیگر بول رہا ہوں ــــ عمران صاحب فلیٹ پر موجود
نہیں ہیں اور میرے واچ ٹرانسمیٹر میں شاید کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے،
کال نہیں مل رہی۔ اس لئے مجبوراً میں نے آپ کو فون کیا ہے۔"
ٹائیگر نے انتہائی معذرت خواہانہ لہجے میں کہنا شروع کیا۔

" تم عمران سے بات کرنا چاہتے ہو یا اس کیلئے کوئی پیغام ہے۔"
عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" سر ایک اہم اطلاع دینی ہے انہیں ــــ اگر وہ مل جائیں تو
بہتر ہے۔" ــــ ٹائیگر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ یہ بات

کرتا ہوا ڈر رہا ہو۔

" ٹھیک ہے ــــ میں نے اسے اس وقت ایک مخصوص کام میں لگایا ہوا ہے ــــ نمبر نوٹ کر لو ــــ اس جگہ کا جہاں عمران موجود ہے :" ــــ عمران نے کہا اور پھر اسے دانش منزل کا دوسرا مخصوص نمبر بتا کر رسیور رکھ دیا اور بلیک زیرو اٹھا اور اس نے ایک الماری کھول کر اس میں سے سرخ رنگ کا ایک مخصوص ساخت کا فون سیٹ نکالا اور اس کا شو دیوار میں موجود ایک مخصوص پلگ میں فٹ کر دیا. چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اُٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا.

" عمران :" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا.

" میں ٹائیگر بول رہا ہوں جناب :" ــــ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی.

" اوہ تمہیں اس مخصوص جگہ کے فون کا نمبر کیسے معلوم ہو گیا :" عمران نے اس طرح چونکے ہوئے لہجے میں کہا جیسے واقعی اُسے ٹائیگر کی کال پر بے پناہ حیرت ہوئی ہو.

" سر آپ فلیٹ پر موجود نہ تھے اور میرا واچ ٹرانسمیٹر شاید خراب ہو گیا ہے. کال نہ مل رہی تھی چنانچہ میں نے مجبوراً چیف صاحب کو فون کیا. انہوں نے مہربانی فرماتے ہوئے یہ نمبر دیا تا کہ میں آپ سے بات کر سکوں." ــــ ٹائیگر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے بلیک زیرو کو آنکھ مار دی. چونکہ لاؤڈر کی وجہ سے بلیک زیرو بھی ان کے

درمیان ہونے والی گفتگو سن رہا تھا اس لئے وہ بھی مسکرا دیا.

" کیا بات ہے ــــ بولو :" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا.

" باس میں نے اس جیک کا کھوج لگا لیا ہے لیکن اس کی لاش ملی ہے مجھے. یہ لاش ڈاکٹر کردسو کی کوٹھی سے ہی لائی گئی ہے." جیک نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر چونک کر کرسی پر سیدھا ہو گیا.

" کیا کہہ رہے ہو ــــ تفصیل بتاؤ :" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا.

" باس میں مسلسل جیک کا کھوج لگا رہا تھا کہ مجھے اطلاع ملی کہ جیک آج کل بے حد مصروف ہے. آپ کی ٹرانسمیٹر کال جب مجھے ملی تھی تو میں اس وقت ایک ایسی عورت سے ملنے جا رہا تھا جو جیک سے انتہائی قریب ہے. میں جب اس سے ملا تو بڑی مشکل سے وہ مجھے کچھ بتانے پر آمادہ ہوئی. اس نے مجھے بتایا کہ جیک آج کل بیحد مصروف ہے. اس نے کنگ روڈ پر دو افراد کو مشین گن کے برسٹ سے ہلاک کر دیا اور پھر دوسرے روز اس نے ایک مقامی بدمعاش اور مشہور غنڈے لٹی کو سپر بار کے جوئے خانے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا. اس کے علاوہ اسی روز اس نے ایک عمارت میں جا کر بے تحاشہ فائرنگ کی اور وہاں اس نے بارہ آدمیوں کو ہلاک کر دیا. اس عورت کے مطابق جیک کی عادت ہے کہ وہ جب بھی قتل کرتا ہے وہاں سے سیدھا اس عورت کے پاس آتا ہے اور پھر وہ یہاں خوب دل بھر کر شراب نوشی

کرتا ہے اور پھر شراب پی کر وہ اس عورت کو بھی سب کچھ بتا دیتا ہے یہ عورت ہی اس کی واحد راز دار ہے۔ کنگ روڈ پر دو افراد کو ہلاک کرنے کے بعد بھی وہ اس عورت کے پاس آیا۔ پھر جب اس نے ٹونی کو گولی ماری تب بھی وہ اس کے پاس آیا۔ اس کے بعد جب اس نے کسی عمارت میں بارہ افراد کو بیک وقت قتل کیا تو تب بھی وہ اس کے پاس آیا اور اس عورت کے مطابق بارہ افراد کے بیک وقت قتل کے بعد تو اس نے اس قدر شراب پی کر وہ خلاف معمول نشے میں بدمست ہو گیا اور پھر جب وہ بدمست تھا تو اس عورت کے فلیٹ پر ڈاکٹر کروسو کا فون آیا۔ یہ عورت جانتی ہے کہ جیک ڈاکٹر کروسو کا ہی ملازم ہے۔ اس نے ڈاکٹر کروسو کو بتایا کہ جیک نشے میں بدمست ہوا پڑا ہے تو اسے ڈاکٹر کروسو نے کہا کہ وہ اپنے آدمی بھیج رہا ہے تاکہ جیک کو لے جائیں کیونکہ اسے اس سے انتہائی ضروری کام ہے۔ وہ خود ہی اس کے نشے کا علاج کرے گا اور پھر تھوڑی دیر بعد واقعی اس کے دو آدمی آئے اور بدمست جیک کو اٹھا کر لے گئے۔ میری جرح پر ان آدمیوں کا اس عورت نے جو حلیہ بتایا ہے ان کے مطابق ان میں سے ایک آدمی نکسن تھا جس کی ایک ہاتھ کی چھوٹی انگلی فالتو ہے اور جس کے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ وہ ڈاکٹر کروسو کی کوٹھی پر ملازم ہے۔ چنانچہ میں اس عورت کے فلیٹ سے نکل کر سیدھا شان کالونی گیا۔ لیکن شان کالونی کو جانے والی سڑک کے ایک کنارے پر لوگوں کا ہجوم دیکھ کر میں واقعہ معلوم کرنے کے لئے رکا تو میں نے سڑک کے کنارے جھاڑیوں میں پڑی ہوئی جیک کی لاش دیکھی۔ اس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا لیکن وہاں جھاڑیوں اور اردگرد زمین پر اس قدر خون موجود نہ تھا کہ میں سمجھتا کہ اسے وہاں قتل کیا گیا ہے بلکہ وہاں لاش کی پوزیشن دیکھ کر صاف پتہ چلتا تھا کہ اسے کہیں اور مارا گیا ہے اور پھر وہاں سے کسی کار میں لاد کر لایا گیا ہے اور یہاں کار روک کر اسے جھاڑیوں میں پھینک دیا گیا ہے اور اس کی لاش کی حالت بتا رہی تھی کہ اسے گذشتہ رات کسی وقت مارا گیا ہے۔ اس عورت کے مطابق وہ نکسن وغیرہ بھی اسے کل رات ہی لے گئے تھے اور جیک کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے نشے کی بدمستی کی حالت میں ہی مارا گیا ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ اسے ڈاکٹر کروسو کی کوٹھی میں مارا گیا ہے اور پھر اس کی لاش یہاں کالونی سے باہر جھاڑیوں میں شاید رات کو ہی پھینک دی گئی تھی جو کسی کو نظر نہ آ سکی۔ اب بھی ایک راہگیر شارٹ کٹ کے چکر میں سڑک سے اتر کر میدان سے گزرنے لگا تو اسے بڑی جھاڑیوں کے درمیان پڑی ہوئی لاش نظر آ گئی چونکہ وہاں پولیس آنے والی تھی اس لئے میں واپس اپنے ہوٹل آ گیا اور اب آپ کو فون کر رہا ہوں" ___ ٹائیگر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس عمارت کا پتہ چلا جہاں اس نے بارہ افراد کو قتل کیا ہے" ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے بھی معلوم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن واقعی اس عورت کو اس کا علم نہ تھا" ___ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ___ فی الحال تم فارغ ہو، اگر ضرورت پڑی تو

میں تمہیں کال کر دوں گا اور واچ ٹرانسمیٹر کو اچھی طرح چیک کرو۔ اگر
یہ واقعی خراب ہو گئی ہے تو پھر میں تمہیں نئی واچ بھجوا دوں گا۔"۔۔۔
عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے مجھ پر فائر کھولنے والا جیک تھا اور یہ کام
اس نے ڈاکٹر کروسو کے کہنے پر کیا ہے اور ڈاکٹر کروسو ہی اس
سارے چکر کا مرکزی کردار ہے۔ ٹھیک ہے اب ڈاکٹر کروسو کے حلق
میں انگلی ڈالنی ہی پڑے گی۔"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے
کہا لیکن اسی لمحے استعمال میں رہنے والے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی
اور عمران نے بلیک زیرو کو کال سننے کا اشارہ کیا۔

"ایکسٹو۔"۔۔۔ بلیک زیرو نے رسیور اٹھاتے ہوئے
کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں ۔۔۔ عمران موجود ہے۔"۔۔۔ دوسری
طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"یس سر عمران موجود ہیں ۔۔۔ بات کیجئے۔"۔۔۔ بلیک زیرو
نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر رسیور عمران کی طرف بڑھا
دیا۔

"جی سر سلطان صاحب کیا ہوا ۔۔۔ کیا فیروزالدین احمد صاحب
نے انکار کر دیا جولیا کو اپنی بہو بنانے سے۔"۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے چھوڑو ۔۔۔ میں نے ایک اور سلسلے میں فون کیا ہے۔
ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شاہ نے ایک پیکٹ ایکسٹو کو
بھجوانے کے لئے ارسال کیا ہے۔ یہ پیکٹ ابھی میرے پاس پہنچا ہے
اس میں چھ انگوٹھیاں ہیں جن پر مختلف قسموں کے نگینے لگے ہوئے ہیں۔
لیکن ڈیزائن ایک ہی قسم کا ہے۔ ہر انگوٹھی کے ساتھ ایک ٹیگ
لگا ہوا ہے جس پر ملٹری آفیسر کا نام اور عہدہ لکھا ہوا ہے۔ اس
سے پہلے کرنل شاہ نے ایک فائل بھی بھیجی تھی جس میں ان انگوٹھیوں کا
ہی ذکر تھا۔ یہ کیا چکر ہے۔ کس لئے یہ انگوٹھیاں چیک کی جا رہی ہیں۔"
سر سلطان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ایکسٹو صاحب جولیا کو اس کی شادی پر انگوٹھی کا تحفہ دینا
چاہتے ہیں۔ اس لئے وہ آج کل انگوٹھیوں کی پڑتال کرا رہے ہیں تاکہ
کوئی منفرد ڈیزائن کی انگوٹھی نظر آ جائے تو ایسی انگوٹھی جولیا کو
شادی کے تحفے میں دی جا سکے۔"۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میں اتنا احمق نہیں ہوں عمران جتنا تم مجھے سمجھتے ہو۔ کیا میں اتنا
چیک نہیں کر سکتا کہ فوج کے اس قدر اہم ترین عہدے داروں کے
پاس سے آنے والی چھ کی چھ انگوٹھیاں ایک ہی ڈیزائن کی ہیں۔ یہ
ٹھیک ہے کہ ان پر نگینے مختلف ہیں اور ظاہر ہے ایسا ان کے
مخصوص برتھ اسٹون کی وجہ سے ہوگا لیکن ایک جیسے ڈیزائن نے
مجھے چونکا دیا ہے۔"۔۔۔ سر سلطان نے اس بار انتہائی ناخوشگوار
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری سر سلطان ۔۔۔ میں بھلا آپ کو کیسے احمق سمجھ سکتا
ہوں، جس کے پاس دو سر ہوں ۔۔۔ ایک اس کا اپنا دوسرا حکومتی

اسے احمق سمجھنے والا تو خود ہی احمق ہو سکتا ہے۔ ویسے آپ کو میری بات سے رنج پہنچا ہو تو میں معذرت خواہ ہوں۔" —— عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا کیونکہ سر سلطان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ انہیں واقعی عمران کی بات سے شدید رنج پہنچا ہے۔

"ارے ارے نہیں —— ایسی کوئی بات نہیں —— مجھے تمہاری بات سے بھلا رنج پہنچ سکتا ہے۔ بس بعض اوقات خواہ مخواہ غصہ آجاتا ہے۔ بہرحال مجھے بتاؤ تو سہی یہ چکر کیا ہے۔" —— سر سلطان نے فوراً ہی خوشگوار لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔ "دو ایک کام کریں۔ ایک ایک کر کے ہر انگوٹھی کو غور سے چیک کریں۔ کیا ان میں سے کسی انگوٹھی کے سائیڈ ڈیزائن کے گرد کوئی ابھرا ہوا دائرہ ہے۔ اچھی طرح اور غور سے چیک کر کے بتائیں پھر میں آپ کو تفصیل بتاؤں گا۔" —— عمران نے کہا۔

"دائرہ —— اچھا میں دیکھتا ہوں۔" —— دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور پھر رسیور پر خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران بھی خاموش بیٹھا ہونٹ کاٹتا رہا۔ اس کے چہرے پر امید و بیم کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہیلو عمران بیٹے۔" —— تھوڑی دیر بعد سر سلطان کی آواز رسیور پر گونجی۔

"سوری —— عمران بیٹا زخمی ہے۔ اس لئے فی الحال اتنے زور سے نہیں ہل سکتا جتنے زور کا حکم آپ دے رہے ہیں۔" —— عمران نے کہا اور سر سلطان قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"اچھا ہلے بغیر ہی کال سن لو۔ میں نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے، کسی بھی انگوٹھی کے سائیڈ ڈیزائن میں دائرہ موجود نہیں ہے۔ ایک بار نہیں بلکہ تین بار میں نے دیکھا ہے۔" —— سر سلطان نے کہا اور عمران کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کی لہر دوڑ گئی۔

"ٹھیک ہے پھر انگوٹھیوں کو دانش منزل بھجوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے کرنل شاہ کو شکریہ کے ساتھ واپس بھجوا دیں تاکہ وہ ان کے مالکوں کو واپس کر دے۔" —— عمران نے کہا۔

"لیکن تم نے بتایا نہیں کہ یہ چکر کیا ہے۔" —— سر سلطان نے کہا۔ اور عمران نے مختصر طور پر انہیں سپرنٹنڈنٹ فیاض والی پہلے دائرے والی اور بغیر دائرے والی انگوٹھی کے ساتھ ساتھ کرنل سجاد سے حاصل ہونے والی دائرے والی انگوٹھی اور پھر اس کا راستے سے ہی جھپٹ لئے جانے کے متعلق بتا دیا۔

"اوہ تو تمہارا مطلب ہے کہ ان برتھ اسٹون والی انگوٹھیوں کے پیچھے کوئی چکر ہے۔" —— سر سلطان نے انتہائی گھمبیر لہجے میں کہا۔

"اب کوئی دائرے والی انگوٹھی ہاتھ لگے تو پتہ چلے کہ کیا واقعی کوئی چکر ہے بھی یا نہیں اور دائرے والی کوئی انگوٹھی کہیں سے بھی دستیاب نہیں ہو رہی۔ طاہر نے سیکرٹ سروس کے ممبران ذریعے علی سول اُم قیسران کا بھی سروے کرایا ہے۔ وہاں بھی اسی ڈیزائن کی انگوٹھیاں موجود ہیں لیکن سب بغیر دائرے والی ہیں۔" —— عمران نے جواب دیا۔

" اوہ لیکن ایک ہی ڈیزائن کی انگوٹھیوں کی اس قدر وسیع پیمانے پر تقسیم کے پیچھے لازماً کوئی نہ کوئی سازش ہوگی. ارے ہاں مجھے اب ایک اور بات بھی یاد آگئی ہے. میں نے وسیم کی انگلی میں بھی ایک انگوٹھی دیکھی تھی. اس پر انتہائی قیمتی نیلم لگا ہوا تھا لیکن اس کا ڈیزائن ان انگوٹھیوں جیسا نہ تھا. کچھ عجیب سا ڈیزائن تھا. چونکہ میں نے پہلے کبھی وسیم کی انگلی میں انگوٹھی نہ دیکھی تھی اس لئے میں نے لاشعوری طور پر اس سے پوچھ لیا تھا کہ کیا یہ منگنی کی انگوٹھی ہے تو اس نے مجھے بتایا کہ نہیں، نیلم اس کا برتھ اسٹون ہے اور یہ انگوٹھی اسے جولیا نے تحفے میں دی ہے. اس پر میں خاموش ہوگیا. اب تمہاری بات سن کر مجھے خیال آیا تو میں نے تمہیں بتا دیا لیکن وسیم والی انگوٹھی کا ڈیزائن قطعی مختلف تھا ان انگوٹھیوں سے بلکہ کچھ عجیب سا ڈیزائن تھا' بھاری سی انگوٹھی تھی. ایسی انگوٹھی میں نے کم از کم پہلے کبھی نہ دیکھی تھی. میں یہ انگوٹھیاں واپس بھیج رہا ہوں لیکن اب مجھے اس پراسرار چکر میں بے حد دلچسپی ہو رہی ہے. اگر کوئی چکر ہو تو مجھے ضرور بتانا خدا حافظ "۔ ——— سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کی طرف سے رابطہ ختم ہوگیا.

کنگ اپنی کوٹھی کے خصوصی تہہ خانے کے اندر رکھی ہوئی سپر رنگ کنٹرولر ویژن مشین کی سکرین پر جھکا ہوا تھا. اس نے چیف کے کہنے پر نہ صرف بگ رنگز کا سارا سرکل ہی ختم کر دیا تھا بلکہ اس کے تمام آثار بھی ختم کر دیئے تھے. جیک کے ذریعے اس نے لوٹنی کا خاتمہ کر دیا اور پھر جیک نے ہی اس کے حکم پر اسلم اور اس کے گیارہ ساتھیوں کا نہ صرف خاتمہ کر دیا بلکہ وہاں سے ہر ایسا سامان بھی ہٹا دیا جس سے کسی کو بگ رنگ کے متعلق کوئی کلیو مل سکتا. اس کام کے لئے کنگ نے ٹکسن اور دوسرے ملازموں کو بھیجا تھا اور بعد میں جیک نے اس عمارت کو جو شہر سے کافی فاصلے پر تھی' آگ لگا کر بھسم کر دیا تھا. کنگ کو جیک کی تمام عادات سے اچھی طرح واقفیت تھی. اسے معلوم تھا کہ جیک نفسیاتی طور پر ہر قتل کے بعد نہ صرف شراب پیتا ہے بلکہ اپنی دوست عورت لوسی کے فلیٹ میں

اس وقت تک چھپا رہتا ہے جب تک وہ نفسیاتی طور پر دوبارہ نارمل نہیں ہو جاتا اور بارہ افراد کے قتل کے بعد تو وہ لازماً نشے میں بدمست ہو جائے گا اور وہی ہوا۔ اس بدمستی کے عالم میں اس نے نکسن کے ذریعے اسے لوسی کے فلیٹ سے کوٹھی میں منگوایا اور پھر اپنے ہاتھوں سے اس پر مشین گن کا برسٹ مار کر چھلنی کر دیا۔ اس کے بعد نکسن کے ذریعے ہی اس نے اس کی لاش کو کالونی سے باہر پھنکوا دیا چونکہ بظاہر جیک کا اس سے کوئی تعلق نہ تھا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ اس قتل میں اسے کسی طرح بھی ملوث نہ کیا جا سکے گا۔ وہ اگر چاہتا تو نکسن کے ذریعے ہی جیک کو قتل کرا سکتا تھا لیکن جیک جس قدر خطرناک آدمی تھا اس کی بناء پر اس نے اسے اپنے ہاتھوں سے ہی قتل کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ اسے ہمیشہ جیک کی طرف سے اطمینان رہے ورنہ اگر جیک نکسن کے ہاتھوں مرنے سے بچ جاتا تو پھر اسے دنیا کی کوئی طاقت بھی جیک کے ہاتھوں مرنے سے نہ بچا سکتی۔ نکسن گو جیک کا بڑا قریبی ساتھی رہا تھا لیکن جیک کو قتل کرنے سے پہلے کنگ نے ہپناٹزم کے ذریعے اس کے ذہن کو تبدیل کر دیا تھا۔ ان آثار کے خاتمہ کے بعد اس نے گرین فائل کے سلسلے میں منصوبہ بندی شروع کر دی کیونکہ چیف کی طرف سے سپر رنگز اور ان کی کنٹرول ویژن مشین پہنچ چکی تھی اور وہ ان کی کارکردگی کو ہر لحاظ سے چیک کر چکا تھا اور پھر اس سلسلے میں غور و فکر کرتے ہوئے اسے وسیم فیروز الدین احمد کا خیال آگیا کیونکہ ایک بار وسیم نے اسے خود بتایا تھا کہ وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان کے ان کے

خاندان سے انتہائی قریبی تعلقات ہیں اور وہ اکثر سر سلطان سے ملنے ان کے دفتر جاتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس نے سر سلطان کو سپر رنگ آن کرنے کے لئے وسیم کا ہی انتخاب کیا۔ اس کے بعد اس کے لئے کام آسان ہو گیا تھا۔ اس نے ٹیلی پیتھی کے ذریعے صبح وسیم سے رابطہ قائم کیا کیونکہ وسیم اس کی کوٹھی کے قریب رہتا تھا۔ اس لئے اس کے ذہن سے نکلنے والی طاقت ور لہروں نے اس کے ذہن کو جلد ہی جکڑ لیا تھا اور پھر ٹیلی پیتھی کے ذریعے وسیم کو اپنی کوٹھی میں بلوا کر اس نے ہپناٹزم کے ذریعے اس کے ذہن کو مکمل طور پر اپنے کنٹرول میں کیا۔ وسیم چونکہ ذاتی طور پر خاصا طاقتور آدمی تھا اس لئے اس نے اسے ٹیلی پیتھی کے ذریعے ذہنی طور پر ماؤف کر دیا اور پھر اسے یکے بعد دیگرے قوت ارادی توڑنے کے مخصوص اے۔ ایم۔ پی کے دو انجکشن لگا دیئے۔ پندرہ منٹ بعد اس نے جب وسیم کے ذہن کو دوبارہ بیدار کیا تو وسیم واقعی ایک ٹوٹی پھوٹی اور انتہائی شکستہ سی شخصیت نظر آنے لگا۔ اب ہپناٹزم کے ذریعے اسے کنٹرول کرنا بے حد آسان تھا۔ چنانچہ اس نے اسے سر سلطان کے پاس جانے اور انہیں رنگ آن کرنے کے لئے خصوصی ہدایات دیں اور پھر ایک سپر رنگ اس کی انگلی میں پہنا دی جبکہ دوسری سپر رنگ اس کی جیب میں ڈال دی۔ سپر رنگ پر نیلم پتھر لگے ہوئے تھے کیونکہ نیلم سے نکلنے والی مخصوص ریز کی وجہ سے ہی ویژن کنٹرول مشین چلتی تھی اور یہ بھی سہولت موجود تھی کہ ان ریز کی وجہ سے ماحول کی اس مشین میں باقاعدہ فلم بندی کی جا سکتی اور پھر اس نے وسیم کو

سر سلطان کے دفتر بھجوا دیا اور اس وقت ویژن مشین کی سکرین پر اسے وسیم سر سلطان کے دفتر میں نہ صرف بیٹھا ہوا صاف نظر آ رہا تھا بلکہ ان دونوں کی گفتگو بھی وہ اس طرح سن رہا تھا جیسے یہ گفتگو اس کے سامنے ہو رہی ہو۔ وسیم سر سلطان کو جولیا کے ساتھ شادی کرنے کے لئے اپنے باپ سے اجازت دلوانے پر مجبور کر رہا تھا جبکہ سر سلطان لیس و پیش سے کام لے رہے تھے لیکن کنگ ان کی گفتگو سے بے نیاز مشین کو مخصوص انداز میں آپریٹ کرنے میں مصروف تھا اور اس کی آنکھوں میں سر سلطان کی میز پر بکھری ہوئی دستاویزات دیکھ کر انتہائی تیز چمک ابھر آئی تھی کیونکہ اسے اتفاق کہا جائے یا کنگ کی خوش قسمتی کہ جس وقت وسیم سر سلطان کے پاس پہنچا، سر سلطان گرین فائل کی دستاویزات میز پر پھیلائے کسی کام میں مصروف تھے اور اب کنگ میز پر پڑی ہوئی دستاویزات کی فلم بنانے میں مصروف تھا۔ اس کے لئے وسیم کی انگلی میں موجود سپر رنگ بے حد کام آ رہی تھی۔ ٹیلی پیتھی کی مدد سے کنگ وسیم کو۔ ذہنی طور پر انگوٹھی والا ہاتھ بات چیت کے دوران میز پر موجود دستاویزات پر رکھنے پر اکساتا اور جیسے ہی انگوٹھی پر لگا ہوا نیلم کسی دستاویز سے ٹچ ہوتا ویژن کنٹرول مشین ایک سیکنڈ میں اس کی فلم تیار کر لیتی اور اس وقت وہ آخری دستاویز کی فلم بنانے میں مصروف تھا۔

" وہ مارا ــــ اب چیف کو پتہ چلے گا کہ کنگ کس طرح کام کرتا ہے "ــــ آخری دستاویز کی فلم بناتے ہی کنگ مسرت بھرے انداز میں

چیخا اور پھر اس نے فلم بنانے والے مخصوص بٹن آف کر دیئے۔ اب سر سلطان کو رنگ آن کرنے کی بھی ضرورت نہ تھی اور اس وقت سر سلطان اس کے باپ کو فون کرنے میں مصروف تھے چنانچہ کنگ نے اسے سر سلطان کو رنگ آن کرنے کا کاشن دینے کی بجائے واپسی کا کاشن دے دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وسیم سر سلطان سے اجازت لے کر ان کے دفتر سے نکل گیا اور کنگ نے جلدی سے مشین سے نظریں ہٹائیں اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو خاصا تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس وقت وسیم اپنی شاندار کار میں بیٹھا ہوا شان کالونی میں داخل ہو رہا تھا اور پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اپنی کوٹھی میں پہنچ گیا کیونکہ کنگ نے ہر قسم کا شبہ ختم کرنے کے چکر میں اسے یہی ہدایت دی ہوئی تھیں کہ وہ سر سلطان سے ملاقات کے بعد سیدھا اپنی کوٹھی میں پہنچ جائے اور پھر دوسری صبح تک وہ کوٹھی سے باہر نہ نکلے۔ یہ اس نے احتیاط کے طور پر کیا تھا کہ شاید سیکرٹری وزارت خارجہ سے ملنے والوں کی نگرانی کوئی ادارہ کرتا ہو تو وہ مطمئن ہو جائے کہ وسیم کا کسی کے ساتھ کوئی لنک نہ ہے۔ ویسے بھی وسیم نے وہاں کوئی ایسی بات نہ کی تھی جس سے کسی بھی خفیہ ادارے کو کسی قسم کا شبہ ہوتا اور چونکہ کنگ کا اصل مشن خوش قسمتی سے فوراً ہی مکمل ہو گیا تھا۔ اس لئے اب وہ دونوں سپر رنگز وسیم سے جلد از جلد واپس لینا چاہتا تھا۔ وسیم اس وقت اپنے بیڈ روم میں بستر پر

آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔

کنگ نے کنٹرول ویژن مشین بند کی اور پھر میز پر رکھا ہوا انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبا دیا چونکہ اس نے نکسن کو تہہ خانے میں آنے سے پہلے ہدایت دے دی تھی کہ اگر کسی کا بھی فون آئے تو اسے کہہ دیا جائے کہ کنگ ابھی تک ملک سے باہر ہے۔ اسے معلوم تھا کہ نکسن لوگوں کو ٹالنے کے فن کا ماہر ہے۔

"یس"۔۔۔ رسیور پر نکسن کی آواز سنائی دی۔

"کنگ سپیکنگ ۔۔۔ کوئی کال تو نہیں آئی۔ میرا مطلب ہے دفتر سے ہٹ کر"۔۔۔ کنگ نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"سر اس پرنس آف ڈھمپ کی کال آئی تھی وہ آپ سے ملاقات کا خواہشمند تھا مگر میں نے اسے بتا دیا کہ آپ ابھی فارن سے واپس نہیں آئے۔ اس نے پوچھا کہ فارن کا کوئی فون نمبر وغیرہ تو میں نے اسے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ آپ کا نجی دورہ ہے اس لئے ہمیں کسی فون نمبر کا علم نہ ہے اور آپ ایک ہفتے بعد آئیں گے"۔ نکسن نے جلدی جلدی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ آواز پرنس آف ڈھمپ کی تھی"۔۔۔ کنگ نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔۔۔ میں چونکہ ان سے گفتگو کر چکا ہوں۔ اس لئے میں اس کی آواز پہچانتا ہوں، وہی تھا"۔۔۔ نکسن نے جواب دیا۔

"او۔ کے اب تم ایسا کرو کہ وسیم کی کوٹھی پر چلے جاؤ۔ وہ تمہیں دو انگوٹھیاں دے گا۔ وہ لے کر واپس آجاؤ"۔۔۔ کنگ نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے نکسن نے کہا اور کنگ نے رسیور رکھ کر ایک بار پھر سر کرسی کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں بند کیں اور ذہنی طور پر وسیم سے رابطہ قائم کرنے لگا اور پھر رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے اسے ہدایت دی کہ وہ نکسن کو دونوں انگوٹھیاں واپس کر دے گا اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ بات بھول جائے گا کہ یہ انگوٹھیاں اسے کس نے دی ہیں۔ یہ ہدایات دینے کے بعد کنگ نے آنکھیں کھولیں اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اب اوپر جانا چاہتا تھا تاکہ نکسن سے دونوں سپر رنگز وصول کرے وہ انہیں محفوظ کر سکے اور پھر اطمینان سے ویژن کنٹرول مشین میں محفوظ گرین فائل کی دستاویزات کو مائیکرو فلم میں تبدیل کرنے کا پروسس شروع کر سکے۔ اس کا ارادہ تھا کہ مائیکرو فلم تیار کر لینے کے بعد وہ ایمپرر کو کال کر کے اپنی اس شاندار کامیابی کی خبر دے گا۔

سر سلطان کی کال سن کر عمران نے رسیور رکھا ہی تھا کہ گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"کمال ہے — آج تو اتنے فون آ رہے ہیں جیسے ہم دونوں نے سیکرٹ سروس چھوڑ کر ٹیلیفون آپریٹری شروع کر دی ہو" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے بلیک زیرو کو رسیور اٹھانے کا اشارہ کیا۔

"ایکسٹو" — بلیک زیرو نے رسیور اٹھاتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شکیل بول رہا ہوں جناب — میں نے ملٹری انٹیلیجنس کے چیف ریکارڈ کیپر رضوان احمد سے ملاقات کر لی ہے۔ اس کی انگلی میں کوئی انگوٹھی موجود نہیں ہے اور باتوں ہی باتوں میں اس نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ اس نے کبھی انگوٹھی نہیں پہنی کیونکہ اسے برتھ اسٹون وغیرہ سے کبھی کوئی دلچسپی نہیں رہی چنانچہ میں واپس آ گیا" — کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے — فی الحال تم فارغ ہو" — بلیک زیرو نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے ہم خواہ مخواہ سر کھپائی کر رہے ہیں۔ یہ کوئی کیس نہیں ہے" — بلیک زیرو نے رسیور رکھتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پھر سوپر فیاض کی انگوٹھی کا دائرہ کہاں غائب ہو گیا اور کرنل سہاد سے حاصل ہونے والی انگوٹھی کیوں زبردستی چھینی گئی اور اس کے بعد مجھ پر قاتلانہ حملہ کیوں کیا گیا۔ تم ان سارے پوائنٹس کو کہاں فٹ کرو گے" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ باتیں تو ہیں عمران صاحب — لیکن گیم کیا کھیلی جا رہی ہے اس کا تو کہیں سرا ہی نہیں مل رہا" — بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"گیم کا سرا اس لئے نہیں مل رہا کہ اس بار گیم بالکل ہی منفرد انداز میں کھیلی جا رہی ہے۔ عام مجرمانہ انداز سے یکسر ہٹ کر — یہی وجہ ہے کہ ہماری ساری کوششیں بیکار ہوتی جا رہی ہیں لیکن اب ٹائیگر کی رپورٹ کے بعد اندھیرے چھٹنے لگے ہیں اور صورتحال کچھ واضح ہونے لگ گئی ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے" — بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جس طرح ثبوت مٹائے جا رہے ہیں یعنی ٹونی کا قتل ـــــ ان بارہ افراد کا قتل ـــــ اور پھر جیک کا قتل ـــــ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گو ہمیں گیم کا علم نہیں ہے لیکن ہم صحیح راستے پر چل پڑے ہیں ـــــ ارے ان بارہ افراد کے قتل کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا" عمران بولتے بولتے چونک پڑا اور پھر اس نے جلدی سے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور سامنے دیوار پر موجود الیکٹرونک کلاک پر وقت دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ فیاض ابھی تک دفتر میں ہی موجود ہو گا۔ اس لئے اس نے فیاض کے دفتر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس فیاض سپیکنگ " ـــــ دوسری طرف سے فیاض کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ نارمل تھا کیونکہ اسے خطرہ رہتا تھا کہ کال کہیں سر رحمن کی طرف سے نہ ہو۔

" کون فیاض " ـــــ عمران نے لہجہ بدل کر بولتے ہوئے کہا۔

" سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو ـــــ آپ کون بول رہے ہیں " ـــــ فیاض نے اس بار نہ صرف عہدہ بتایا بلکہ اس کے لہجہ سے بھرپور رعب و دبدبہ بھی نمایاں ہو گیا تھا۔

" ٹنڈن تو سنا تھا کہ بالکل گنجے کو کہتے ہیں لیکن سپری ٹنڈن کیا ہوتا ہے۔ کیا یہ گنجے کی مونث کو کہتے ہیں یعنی گنجی۔ سپری لفظ تو مونث کے لئے ہی استعمال ہو سکتا ہے۔ مذکر کے لئے تو سپر کہا جاتا ہے لیکن آج تک کوئی گنجی عورت دیکھی نہیں۔ کیا انٹیلی جنس بیورو والوں نے ڈھونڈھ لی ہے کہیں سے ـــــ واہ پھر تو فوٹو دیکھنا پڑے گا

سپری ٹنڈی کا " ـــــ عمران کی زبان چل پڑی لیکن لہجہ بدستور بدلا ہوا تھا۔

" کون ہو تم ـــــ یہ کیسی بکواس کر رہے ہو، گولی مار دوں گا تمہیں " سپر فیاض نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" وہ ایک محاورہ ہے ـــــ گنجی دھوئے گی کیا اور نچوڑے گی کیا ـــــ چونکہ میں نے آج تک کسی گنجی عورت کو نہ دیکھا تھا اس لئے اس محاورے کو میں ہمیشہ غلط قرار دیتا رہا۔ میں یہ سمجھتا تھا کہ یہاں ننگی کی بجائے گنجی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے لیکن چونکہ ننگی کا لفظ تہذیب سے گرا ہوا ہے اس لئے ہمارے آباؤ اجداد نے جو انتہائی مہذب تھے جان بوجھ کر ننگی کی جگہ گنجی کا لفظ استعمال کیا ہے لیکن آج سپری گنجی سے ملاقات کے بعد معلوم ہوا ہے کہ محاورہ تو درست تھا یعنی یہ محاورہ کپڑوں کی بجائے بالوں سے متعلق تھا کہ گنجی کن بالوں کو دھوئے گی اور کن کو نچوڑے گی " ـــــ عمران کی زبان ایک بار پھر پوری روانی سے چل پڑی لیکن دوسری طرف سے اس بار ایسے الفاظ سنائی دینے لگے جن کا کوئی مفہوم نہ تھا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ظاہر ہے فیاض غصے کی انتہا پر پہنچ چکا تھا اور عمران جانتا تھا کہ جب وہ غصے کی انتہا پر پہنچ جائے تو پھر اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اپنا مفہوم کھو دیتے ہیں اور شاید غصے کی شدت کی بنا پر ہی فیاض نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا ہو گا۔

" آپ فیاض کو بے حد تنگ کرتے ہیں " ـــــ بلیک زیرو

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اُسے تنگ کرنے کی بجائے اس کے بینک بیلنس کو تنگ کرنے میں دلچسپی رکھتا ہوں۔ باپ بیٹے نے شعبے بانٹ رکھے ہیں۔ ڈیڈی اسے جھاڑ جھاڑ کر جسمانی طور پر تنگ میرا مطلب ہے سمارٹ رکھتے ہیں اور میں نے معاشی شعبہ سنبھال رکھا ہے کیونکہ افراط زر کا پھیلاؤ اگر معاشرے کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے تو ہمارے فیاض کے لئے تو انتہائی نقصان دہ ہوسکتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی انگلی دوبارہ فیاض کے نمبر گھمانے میں مصروف ہوگئی۔

"کون ہے"۔۔۔ اس بار فیاض نے بغیر سوچے سمجھے ہی دھاڑتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے کہیں تم چڑیا گھر میں تو نہیں پہنچ گئے جو شیر کی طرح دھاڑ رہے ہو"۔۔۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران تم ۔۔۔ کیا تم نے پہلے فون کیا تھا مجھے"۔۔۔ فیاض کی ایسی آواز سنائی دی جیسے وہ بولتے وقت دانت پیس رہا ہو۔

"میں نے ۔۔۔ یار میں نے تو پچھلے چار روز سے فون کو ہاتھ ہی نہیں لگایا ۔۔۔ لگا ہی نہ سکتا تھا کیونکہ میرا پورا جسم پلستر جکڑ بند میں پھنسا ہوا تھا۔ پوری آٹھ گولیاں لگی تھیں۔ آج پلستر کھلا تو میں نے سوچا کہ اپنے یار کو فون کروں اور اس سے کم از کم پوچھوں تو سہی

کہ دوستی اسے کہتے ہیں کہ ہم عالم بالا کی سیر بھی کر آئے اور ہمارے یار نے ایک بار بھی آکر نہیں پوچھا کہ بھیا کیسی ؟ الٹا غصے سے دھاڑ بھی رہے ہو"۔۔۔ عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ چھ گولیاں لگی ہیں ۔۔۔ کیوں مذاق کر رہے ہو ۔۔۔ چھ گولیاں تمہیں لگ جاتیں اور تم زندہ بچ جاتے"۔۔۔ فیاض نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔ ویسے اس کا لہجہ بدل گیا تھا۔

"اگر یقین نہ آئے تو میرے فلیٹ کی رینج والے پولیس تھانے سے پوچھ لو۔ ایک راہگیر بیچارہ بھی مشین گن کے برسٹ میں آکر مارا گیا۔ ویسے اگر وہ نہ ہوتا تو اکٹھی اٹھارہ بیس گولیاں لگتیں مجھے اور پھر تو چاہے میں عالم بالا سے ہی کیوں نہ فون کرتا تمہیں یقین نہ آتا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ مشین گن کا برسٹ ۔۔۔ کس نے مارا ۔۔۔ پتہ چلا ۔۔۔ سر رحمٰن کو بھی علم نہیں ہے ۔۔۔ ہوا کیا تھا"۔۔۔ اس بار فیاض کا لہجہ ہمدردی سے پُر تھا۔

"ہوا یہ کہ میں کار گیراج میں بند کر کے فلیٹس کی سیڑھیاں چڑھنے کے لئے بڑھ ہی رہا تھا کہ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گرم گرم سلاخیں میرے جسم میں گھستی گئیں اور ذہن تاریک ہونے سے پہلے میں نے قریب ہی ایک انسانی چیخ بھی سنی۔ باقی رہا کس نے مارا تو یہ تھانے والے جانتے ہوں گے بشرطیکہ انہوں نے ایک غریب فلیٹ مکین کو اور ایک غریب راہگیر کو کوئی اہمیت دی ہو۔

یہاں تو وزیراعظم جلسۂ عام میں مارا جاتا ہے اور آج تک یہ نہیں بتایا جاتا کہ کس نے مارا اور ایک فلیٹ مکین عزیب کو کون پوچھتا ہے اور باقی رہا سر رحمٰن کو علم ـــ تو وہ میرے ڈیڈی ضرور ہیں لیکن ہیں تو تمہارے ہی محکمے سے متعلق ـــ بڑا بے حس اور بے مروت قسم کا محکمہ ہے :" ـــ عمران نے جواب دیا۔

" مجھے تو اب بھی یقین نہیں آ رہا ـــ کیونکہ جس رفتار سے تمہاری زبان چل رہی ہے ـــ چھ گولیاں کھانے کے بعد کم از کم زبان کی یہ رفتار باقی نہیں رہ سکتی لیکن اب تم کہتے ہو تو یقین کر لیتا ہوں :" اس بار فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

" قسم لے لو ـــ زبان پر ایک بھی گولی نہیں لگی۔ ویسے اب چلنے کے قابل زبان ہی رہ گئی ہے۔ ٹانگیں تو گولیوں سے چھلنی ہیں، ویسے میں نے سنا ہے آج کل شہر میں بڑی قتل و غارت ہو رہی ہے کہیں اکٹھے بارہ افراد کو قتل کر دیا گیا ہے :" ـــ عمران بات کرتے کرتے اپنے اصل موضوع پر آ گیا۔

" بارہ ـــ اوہ ہاں بڑا عجیب واقعہ ہے۔ پولیس نے ہمیں رپورٹ کی ہے کہ گلشن خیابان کی ایک کوٹھی میں بارہ افراد کو قتل کر کے وہاں آگ لگا دی گئی اور جب تک فائر بریگیڈ وہاں پہنچے کوٹھی تقریباً جل چکی تھی۔ میں خود وہاں گیا تھا۔ لاشیں تو جل کر کوئلہ ہو گئی تھیں لیکن اس کے باوجود صاف پتہ چلتا تھا کہ انہیں مشین گن سے فائرنگ کر کے ختم کیا گیا ہے، ویسے ایک بات ہے فائر بریگیڈ والوں نے مزید لاشوں کی تلاش کے لئے جب وہاں ملبے کی کھدائی کی تو

ایک بڑا سا تہہ خانہ دریافت ہوا جو کہ آگ لگنے سے محفوظ تھا۔ اس تہہ خانے میں ایسی بھٹیاں موجود تھیں جیسے وہاں سونے کے زیورات بنائے جاتے ہوں۔ سونے کے ذرات بھی وہاں جگہ جگہ پائے گئے ہیں لیکن وہاں اور کوئی چیز موجود نہ تھی۔ نہ ہی کوئی آلہ، نہ کوئی زیور یا اس کا ڈبہ ـــ بالکل خالی پڑا تھا تہہ خانہ :" ـــ فیاض نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ کوٹھی کس کی ملکیت تھی :" ـــ عمران نے پوچھا۔

" مالک تو کوئی پروفیسر ہے جو گذشتہ کئی سالوں سے کسی غیر ملک کی یونیورسٹی میں ملازم ہے اور یہ کوٹھی پراپرٹی ڈیلرز کے ذریعہ کرایہ پر دی گئی تھی۔ کرایہ دار کوئی اسلم نامی آدمی تھا۔ لیکن اب پولیس نے پڑتال کی ہے تو پتہ چلا ہے کہ اس نے اپنا جو سابقہ پتہ دیا تھا وہ سراسر غلط ہے۔ میں نے انسپکٹر سلطان کی ڈیوٹی لگا دی ہے، وہ انکوائری کر رہا ہے :" ـــ فیاض نے جواب دیا۔

" چلو کم از کم میری تسلی تو ہو گئی کہ مجھے جلایا تو نہیں گیا۔ اچھا اب اجازت ـــ ارے ہاں میں جلد ہی ہسپتال سے فارغ ہو رہا ہوں پھر صحت یابی کا جشن اکٹھے منائیں گے، خدا حافظ :" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اب تو بات سمجھ میں آ گئی۔ اس کوٹھی میں کنگ آف سٹونز نے انگوٹھیاں تیار کرنے کا باقاعدہ کارخانہ لگا رکھا تھا :" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اگر سارے راستے اس کنگ تک پہنچتے ہیں تو پھر اسے گرفتار

کر لیتے میں ." ـــــ بلیک زیرو نے کہا.

"کس جرم میں ." ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا.

"جرم ـــــ ہاں جرم بظاہر تو ......" ـــــ بلیک زیرو واقعی گڑبڑا گیا.

"جناب چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو صاحب ـــ آپ کے اختیارات صدر مملکت سے بھی زیادہ ہیں لیکن آپ اس کے باوجود بھی کسی شہری کو بغیر اس کے کسی جرم کو ثابت کئے گرفتار نہیں کر سکتے. جبکہ، ٹونی اور یہ سلم گروپ کے قتل میں اس کو ملوث نہیں کیا جا سکتا اور کسی کو کوئی انگوٹھی یا برتھ اسٹون فروخت کرنا کوئی جرم نہیں ہے ." ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا.

"ہم یہاں اسے گیسٹ روم میں لے آ کر بھی اس سے سب کچھ اگلوا سکتے ہیں ." ـــــ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا.

"تو پھر سیکرٹ سروس اور تھانے میں کیا فرق رہا. ایکسٹو اور تھانیدار رسالت خان ایک ہی ہو گئے اور ویسے بھی قتل وغیرہ ہماری فیلڈ میں نہیں آتے. میں تو صرف ان انگوٹھیوں کے سلسلے میں دلچسپی لے رہا ہوں میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ان برتھ اسٹون کے پس منظر میں کوئی خطرناک کھیل کھیلا جا رہا ہے . عمران نے جواب دیا.

"تو آپ کا مطلب ہے ہم خاموش ہو کر بیٹھ جائیں ." ـــــ بلیک زیرو نے ناراض سے لہجے میں کہا.

"نہیں آپ گلوکاری شروع کر دیں. اللہ کرے گا ٹیلی ویژن اور ریڈیو والے نہ سہی، تھیٹروں والے تو تھیٹر کے باہر آپ کی گلوکاری کرا کر کچھ تماشائی اکٹھے کر ہی لیں گے ." ـــــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے، ظاہر ہے اب وہ مزید کیا کہہ سکتا تھا.

"ارے ارے تم تو ناراض ہو گئے یار ـــ کیوں میری روزی پر لات مارنا چاہتے ہو. کچھ نہ کچھ سیکرٹ سروس سے مل جاتا ہے اور اس سے لشٹم پشٹم فلیٹ کا گذارہ چل جاتا ہے. تم وہ بھی ختم کرانا چاہتے ہو ." ـــــ عمران نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نہ چاہتے ہوئے بھی کھلکھلا کر ہنس پڑا.

"آپ نے الٹی بات کہہ دی ـــ میرے ناراض ہونے سے آپ کی تو نہیں البتہ میری نوکری خطرے میں پڑ سکتی ہے ." ـــ بلیک زیرو نے کہا اور عمران ہنس پڑا.

"واقعی ان برتھ اسٹونوں نے ہمیں چکرا کر رکھ دیا ہے۔ ایک بارڈ اسٹون ہی میرے لئے کافی تھا. اب نجانے کتنے اسٹون سامنے آجائیں. ایک تو یہ کنگ صاحب بھی مسلسل دورے پر ہیں ورنہ کم از کم ان سے اپنے لئے کوئی برتھ اسٹون ہی تجویز کرا لیتا۔ اب تو مجھے بھی ضرورت محسوس ہونے لگ گئی ہے ـــ برتھ اسٹون کی ." ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا.

"ضرورت برتھ اسٹون کی ـــ کیا مطلب ." ـــــ بلیک زیرو واقعی بات نہ سمجھ سکا تھا.

"یار لوگ کہتے ہیں برتھ اسٹون انگلی میں پہن لو تو خوش قسمتی

بغیر دروازہ کھٹکھٹائے گھر میں چھم سے اُتر آتی ہے۔ کھانے کا مینو ترتیب دیتی ہے۔ نوکر کو بھیج کر ہوٹل سے منگواتی ہے۔ پیار سے اپنے سامنے کھلاتی ہے۔ ہنستی ہے۔ مسکراتی ہے اور پھر جیسے جیسے وقت گزرتا جاتا ہے وہ مسکرانا بھول کر غرانا شروع کر دیتی ہے اور پھر یوں ہوتا ہے کہ خوش قسمتی کا گھر پر مکمل قبضہ ہو جاتا ہے اور وہ بیچارہ برہنہ اسٹون بردار گھر سے باہر دھکے کھاتا پھرتا ہے۔ اس کی جیبیں نوٹوں کی بجائے سامان کی لسٹوں سے بھری ہوتی ہیں۔ قمیض کا ہر بٹن دوسرے سے رنگ میں مختلف ہوتا ہے۔ جرابیں بدرنگ اور سوراخ دار ہوتی ہیں اور ...." ـــ عمران کی زبان واقعی میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے چل دی تھی۔

" بس بس عمران صاحب ـــ آپ نے تو خوش قسمتی کو شاید بیوی کے معنوں میں لینا شروع کر دیا ہے۔" ـــ بلیک زیرو نے بُری طرح ہنستے ہوئے کہا۔

" خوش قسمتی ـــ سٹریمتی ـــ ایک ہی لفظ ہیں ناں۔" ـــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور بلیک زیرو قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" عمران صاحب ـــ ہو سکتا ہے یہ کنگ یا ڈاکٹر کروسو ملک سے باہر نہ گیا ہوا ہو، یہیں چھپا ہوا ہو۔" ـــ بلیک زیرو نے کہا اور عمران چونک پڑا۔

" اوہ واقعی ـــ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے اب چیک کرنا ہوگا۔ لیکن میرا مسئلہ بڑا خراب ہے۔ مجھ میں ابھی تیزی پھرتی

نہیں آسکی۔" ـــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ارے یہ ضروری تو نہیں کہ آپ ہی ہر جگہ تکلیف کریں۔ میں بھی یہ کام کر سکتا ہوں۔ کوئی بھی ممبر کر سکتا ہے۔" ـــ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

" یہ بات نہیں جو تم سوچ رہے ہو۔ یہ ڈاکٹر کروسو اکلٹ سائنس دان ہے اور ایسے لوگ ذہنی طور پر بے حد طاقتور ہوتے ہیں۔ ٹیلی پیتھی، ہپناٹزم اور اس قسم کے کئی ماورائی علوم کے ماہر ہوتے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا تھا کہ خود اس سے ملوں۔" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ایسے ہی سہی ـــ پہلے معلوم تو کر لیں کہ وہ واقعی باہر گیا ہوا ہے یا نہیں۔ میں خاور کی ڈیوٹی لگا دیتا ہوں وہ انکوائری کے کاموں کا ماہر ہے۔ ائیر پورٹ کا ریکارڈ چیک کرے گا۔" ـــ بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں اتنے لمبے بکھیڑے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ایکسٹو یہاں بیٹھے ہوئے بھی فون پر چیک کر سکتے ہو۔" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے خود ہی ٹیلیفون کا رسیور اُٹھا لیا۔ اس نے پہلے انکوائری کے نمبر گھمائے۔

" یس انکوائری پلیز۔" ـــ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" ائیر پورٹ ریکارڈ آفس کا نمبر چاہیے۔" ـــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور آپریٹر نے تیزی سے نمبر بتا دیا۔ عمران نے

آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس ایئر پورٹ ریکارڈ آفس۔" ـــــ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جس شعبے میں ایئر پورٹ سے سفر کرنے والے مسافروں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے اس کے انچارج سے بات کرائیں۔ میں سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو بول رہا ہوں۔" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ـــ ایک منٹ ہولڈ آن کریں۔" ـــــ دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"دیکھا میرے یار کا رعب اور دبدبہ ـــ نام سنتے ہی محترمہ سیٹرنی سے بھیڑ ہو گئیں۔" ـــــ عمران نے رسیور کے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے فاتحانہ انداز میں بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"ہیلو ارشد بول رہا ہوں ـــ پسنجر ریکارڈ آفس سے۔" ـــــ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو سپیکنگ۔" ـــــ عمران نے فیاض سے بھی زیادہ رعب دار لہجہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر فرمائیے ـــ کیا خدمت کر سکتا ہوں۔" ـــــ ارشد نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کے پاس کتنے عرصے کا ریکارڈ ہوتا ہے ـــ میرا مطلب ہے اگر میرا محکمہ چاہے کہ گذشتہ پندرہ روز سے ایئر پورٹس

سے کتنے اور کس کس نام کے مسافروں نے سفر کیا ہے تو آپ بتا سکتے ہیں۔" ـــــ عمران نے کہا۔

"جناب ہمارا کمپیوٹر ریکارڈ ہے۔ اس لئے پندرہ روز تو ایک طرف آپ دو سال کا ریکارڈ بھی حاصل کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ کسی خاص مسافر کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کا نام ولدیت اور اگر کسی خاص فلائٹ کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں تو فلائٹ نمبر اور تاریخ بتا دیں تو زیادہ آسانی رہے گی۔" ـــــ انچارج نے جواب دیا۔

"ایک نام نوٹ کریں ـــ ڈاکٹر کروسو ـــ اور مجھے بتائیں کہ گذشتہ ایک ماہ میں اس نام کے کسی آدمی نے ملک سے باہر سفر کیا ہے یا نہیں۔" عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر کروسو ـــ ٹھیک ہے صاحب میں معلوم کرتا ہوں۔ خاص ٹائپ کا نام ہے اس لئے معلوم ہو جائے گا۔" ـــــ انچارج نے کہا اور پھر تقریباً آٹھ منٹوں بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"جناب ڈاکٹر کروسو آج سے اٹھائیس دن پہلے گرین لینڈ گئے تھے اور جناب میں نے ریکارڈ کا وہ شعبہ بھی چیک کرا لیا ہے جس میں باہر سے آنے والے مسافروں کا ریکارڈ ہوتا ہے تو اس کے مطابق ڈاکٹر کروسو صاحب آج سے اٹھارہ روز پہلے واپس آ گئے تھے اور اس کے بعد آج تک دوبارہ نہیں گئے۔" ـــــ انچارج نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آر یو شیور۔" ـــــ عمران نے کہا۔

" یس سر کمپیوٹر ریکارڈ ہے۔ غلطی کا امکان ایک فیصد بھی مشکل سے ہو سکتا ہے۔"—— انچارج نے جواب دیا۔

" او۔ کے تھینک یو۔"—— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" لیجئے جناب —— جس کام کے لئے آپ چوہان کو تکلیف دینا چاہتے تھے وہ ہو گیا اور اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر کروسو کہیں نہیں گیا۔ یہیں موجود ہے۔"—— عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" آپ اگر اس کی کوٹھی تک نہیں جا سکتے تو اسے پوچھ گچھ کے لئے تو یہاں لایا جا سکتا ہے۔"—— بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں —— ایسے آدمی پوچھ گچھ سے قابو نہیں دیا کرتے۔ ان پر تشدد بھی بیکار ہوتا ہے اس لئے مجھے پہلے اس کی کوٹھی کی تلاشی لینی پڑے گی۔ اس کے بعد اس سے پوچھ گچھ ہو سکتی ہے۔ تم ایسا کرو کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ شان کالونی پہنچ جائیں۔ میں بھی وہاں پہنچ جاتا ہوں اس کے بعد اس ڈاکٹر کروسو سے بھی مل لیتے ہیں۔"—— عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔

کنگ نے ٹیبل لیمپ میں سرخ بلب لگایا اور پھر ٹیبل لیمپ کا بٹن پریس کر دیا۔ سرخ بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ چند لمحوں بعد ایک جھماکے سے اس کا رنگ نہ صرف سبز ہو گیا بلکہ وہ مسلسل جلنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی ٹیبل لیمپ کے پائیدان سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور چند لمحوں بعد ایمپرر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" یس ایمپرر آف سٹونز اٹنڈنگ اوور۔"—— ایمپرر نے بھاری آواز میں کہا۔

" کنگ آف سٹونز ڈاکٹر کروسو سپیکنگ —— باس میں نے گرین فائل کی دستاویزات کے نہ صرف فوٹو حاصل کر لئے بلکہ ان کی مائیکرو فلم بھی تیار کر لی ہے اوور۔"—— کنگ نے بڑے پر جوش لہجے میں کہا۔

" اتنی جلدی —— گڈ شو —— تفصیل بتاؤ اوور۔"——

اس بار ایمپرر کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ مسرت کی جھلکیاں بھی نمایاں تھیں اور جواب میں کنگ نے وسیم کے انتخاب سے لے کر اسے سر سلطان کے پاس بھیجنے اور پھر اتفاق سے ان کی میز پر موجود گرین فائل کی دستاویزات چیک کرنے اور ان کے فوٹو بنانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

" ویری گڈ — اس کا مطلب ہے کہ سپر رنگ ہمارے لئے انتہائی خوش قسمتی کا باعث ہوئی ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ یہ مائیکرو فلم لے کر خود ہی گرین لینڈ آ جاؤ۔ اس قدر اہم فلم کے لئے میں کسی اور ذریعے پر اعتبار نہیں کر سکتا اوور" — ایمپرر نے کہا۔

" یس باس آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی اوور" — کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جلدی پہنچنے کی کوشش کرنا اور ہاں اس علی عمران کے متعلق مزید کچھ پتہ چلا اوور" — ایمپرر نے چونک کر پوچھا۔

" آپ کی اطلاع درست تھی جناب — وہ واقعی بچ گیا ہے۔ اس کا فون آیا تھا وہ ملاقات کرنا چاہتا تھا لیکن میری ہدایات کے مطابق میرے ملازم نے اُسے کہہ دیا کہ میں ملک سے باہر گیا ہوا ہوں اوور" — کنگ نے جواب دیا۔

" اوہ یہ بہت بُرا ہوا — وہ بے حد کایاں آدمی ہے۔ وہ فوراً ائیر پورٹ سے تمہارا ریکارڈ چیک کرائے گا اور اسے معلوم ہو جائے گا کہ تم نے غلط بیانی کی ہے۔ لیکن اُسے تم پر شک کیسے پڑ گیا

اوور" — ایمپرر کے لہجے میں پریشانی عود کر آئی۔

" وہی سوپر فیاض والا چکر جناب — اس چکر میں تو مجھے بگ رنگ سرکل ہی ختم کرنا پڑا اوور" — کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم ایسا کرو کہ فوری طور پر مائیکرو فلم، سپر رنگز اور ویژن کنٹرول مشین اور اس کے ساتھ ہی بگ رنگز کے سلسلے میں سارا سامان اپنی رہائش گاہ سے نمبر ٹو پر شفٹ کر دو — فوراً۔ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اور اس کے بعد خود اس سے رابطہ قائم کرو اور اسے بتاؤ کہ ملازم نے غلط بیانی کی تھی تم خود اس سے ملنا چاہتے ہو۔ اس سے باقاعدہ ملو۔ اس کی تسلی کراؤ اور پھر جب تمہاری تسلی ہو جائے تو پھر گرین لینڈ آنا ورنہ ہو سکتا ہے اس نے ائیر پورٹ پر نگرانی کرائی ہوئی ہو اور تم مائیکرو فلم سمیت پھنس جاؤ اوور" — ایمپرر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" آپ کا حکم ہے تو جناب ایسے ہی کر لیتا ہوں اوور" — کنگ نے بادل نخواستہ رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ میرا حکم ہے — اور سنو اگر تم نے اس حکم کی تعمیل میں ایک لمحہ بھی ضائع کیا تو پھر سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔ فوراً اس پر عمل کرو۔ مائیکرو فلم کی فکر نہ کرو وہ نمبر ٹو میں بالکل محفوظ رہے گی۔ تمہارے گروپ کے علاوہ اور کسی کو نمبر ٹو کا علم نہ ہو، اوور اینڈ آل" — دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور کنگ ہونٹ کاٹتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ عمران واقعی اس کے لئے ایک بھوت بن

گیا تھا۔ اس نے ٹیبل لیمپ بند کیا اور سرخ بلب اتار کر اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر وہاں موجود عام سفید بلب دوبارہ ٹیبل لیمپ میں لگا کر وہ واپس اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"میں اب اپنے ہاتھوں سے اس عمران کے جسم میں گولیاں اتاروں گا۔" ـــــ کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اپنے کمرے میں آکر اس نے نکسن کو انٹرکام پر سامان نمبر ٹو میں شفٹ کرنے کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔

عمران جب اپنی کار میں سوار شان کالونی میں داخل ہوا تو شام ہونے والی تھی۔ اسے پہلے چوک پر ہی صفدر کی کار کھڑی نظر آگئی۔ کار میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے۔ عمران نے کار ان کے قریب جا کر روکی۔

"آؤ بھئی میری کار میں آجاؤ ـــ کب تک اس کھٹارے کو تکلیف دیتے پھرو گے۔ انسداد بے رحمی جانوران کی طرح انسداد بے رحمی موٹر کاران کی کمیٹی بھی بننی چاہیے۔" ـــــ عمران نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے سٹیرنگ پر بیٹھے صفدر سے مخاطب ہو کر اونچی آواز میں کہا اور صفدر ہنستا ہوا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ عقبی نشستوں پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل اور تنویر بھی نیچے اتر آئے۔

"آپ کی کار تو انسداد بے رحمی موٹر کاران کی کمیٹی والے پہلے

ضبط کریں گے ۔" ——— صفدر نے کار لاک کر کے عمران کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر عقبی سیٹ پر خاموشی سے بیٹھ گئے۔

" چلو اچھا ہے ـــ ایسے تو تمہارا کنجوس مکھی اوہ سوری مکھی بڑا غلیظ سا لفظ ہے ـــ فلائی چوس نئی نہیں دیتا پھر تو مجبوراً لے دے گا۔ ویسے یار صفدر تم نے محسوس کیا کہ صرف زبان کے فرق سے مکھی تتلی بن گئی ہے :" ـــ عمران نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

" مکھی تتلی بن گئی ہے ـــ وہ کیسے ـــ فلائی کا معنی بھی تو مکھی ہی ہوتا ہے۔ تتلی کو تو بٹر فلائی کہتے ہیں :" ـــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" جب آدمی ضرورت سے زیادہ عالم فاضل بن جائے تو وہ بھی ایک مصیبت بن جاتا ہے بھائی عالم فاضل صاحب ـــ بٹر کا معنی ہوا مکھن اور فلائی کا معنی مکھی۔ اس لئے جب مکھی مکھن پر بیٹھ جائے تو اسے کہتے ہیں بٹر فلائی۔ اب یہ اور بات ہے کہ ہم جیسے جاہل لوگ اس کا ترجمہ کر لیتے ہیں تتلی ـــ مکھی تو بہر حال مکھی ہی ہوتی ہے چاہے مکھن پر بیٹھے یا تنویر کی ناک پر :" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر تو قہقہہ مار کر ہنس پڑا جب کہ کیپٹن شکیل کی بھی ہلکی سی ہنسی کی آواز سنائی دی۔

" میرے ساتھ کوئی بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے :" ـــ تنویر نے عقب سے غراتے ہوئے کہا۔

" اگر مکھن بکواس ہے تو چلو مکھن کی بجائے موم کہہ دیتا ہوں یہ تو پارلیمانی لفظ ہے اس لئے تنویر کی ناک پر مکھی نہ سہی موم پر مکھی سہی۔ ایک ہی بات ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں موم کی ناک جدھر چاہو گھما دو اور ناک بردار لفٹ رائٹ کرتا ادھر ہی چل پڑتا ہے :" ـــ عمران کی زبان بھلا کہاں خاموش رہ سکتی تھی اور کار ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔

" مجھے معلوم ہے تم باز نہیں آؤ گے اس لئے کار روک دو۔ میں واپس جا رہا ہوں :" ـــ تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اب واپس جا کر کیا کرو گے تنویر ـــ کھیت تو چڑیاں اوہ سوری چڑا چگ گیا، میرا مطلب ہے وہ وسیم فیروز الدین احمد چگ گیا اور تم سب کھیت کو دیکھ دیکھ کر ہی خوش ہوتے رہے :" ـــ عمران نے کہا۔

" ارے ہاں عمران صاحب، مجھے یاد آگیا۔ یہ وسیم والا کیا چکر ہے۔ سنا ہے کہ جولیا اس سے شادی کرنے والی ہے۔ چیف نے مجھے اس وسیم کی انکوائری پر مامور کیا تھا :" ـــ صفدر نے چونک کر کہا۔

" بڑی دردناک کہانی ہے۔ بعد میں سناؤں گا ـــ کیوں تنویر :" عمران نے لمبی سی آہ بھرتے ہوئے کہا۔

" میری طرف سے وہ جہنم میں جائے :" ـــ تنویر نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تمہارے لئے تو وہ میرج ہال واقعی جہنم ہوگا جہاں جولیا اور
وسیم فیروز الدین احمد کی شادی ہوگی۔ بہرحال فی الحال یہ ٹاپک بند
اور اس سے بھی زیادہ دردناک کہانی شروع "۔۔۔ عمران نے ایک
طرف کر کے کار روکتے ہوئے کہا۔

" آپ نے کار کیوں روک دی "۔۔۔ صفدر نے حیران
ہوتے ہوئے پوچھا۔

" جس کوٹھی میں ہم نے جانا ہے میں نے اس کے گرد راؤنڈ
لگا کر اس کا جائزہ لے لیا ہے۔ اس لئے خواہ مخواہ پیٹرول پھونکنے کا
کوئی فائدہ نہیں۔ ویسے بھی پیٹرول ہماری قومی دولت ہے "۔۔۔
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" کس کوٹھی میں جانا ہے "۔۔۔ صفدر نے چونک کر ادھر
ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" جو تنویر کو پسند آ جائے ۔۔۔ ویسے یہ بھی بتا دوں کہ جولیا
کے ہونے والے مجازی خدا وسیم فیروز الدین احمد کی کوٹھی بھی اسی
کالونی میں ہے۔ اب میری بات غور سے سن لو ۔۔۔ ہم نے ڈاکٹر
کروسو کی کوٹھی میں جانا ہے اور دھڑلے سے جانا ہے کیونکہ ڈاکٹر
کروسو کے ملازم نے یہی جواب دینا ہے کہ ڈاکٹر کروسو ملک سے
باہر گیا ہوا ہے۔ تمہارے چیف نے انکوائری کرائی ہے وہ ملک
سے باہر نہیں گیا۔ اس کے بعد میں تو ڈاکٹر کروسو سے باتیں کروں گا
اور تم لوگوں نے وہاں موجود ملازموں کو قابو کر کے اس کوٹھی کی مکمل
تلاشی لینی ہے۔ تم لوگوں نے اس کوٹھی میں کوئی ایسی انگوٹھی تلاش

کرنی ہے جس کے سائیڈ ڈیزائن پر دائرہ ابھرا ہوا ہو۔ کیپٹن شکیل
نے ایسی انگوٹھی دیکھی ہوئی ہے۔ اس لئے یہ ساری بات سمجھ لے
گا اور تمہیں بھی سمجھا دے گا "۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

" اوہ تو اس انگوٹھی کا چکر اس ڈاکٹر کروسو کا چلایا ہوا ہے۔
لیکن چکر کیا ہے۔ میری سمجھ میں اب تک بھی نہیں آیا "۔۔۔ کیپٹن
شکیل نے چونکتے ہوئے کہا۔

" سچی بات یہ ہے کہ اس بار ان بریتھ اسٹون رنگز نے ایکسٹو
جیسے تاریک دماغ کے ساتھ ساتھ مجھ جیسے روشن دماغ کو بھی
چکرا کر رکھ دیا ہے۔ پاکیشیا کے خلاف کوئی لمبی سازش ہو رہی
ہے۔ ان انگوٹھیوں کے پس منظر میں کیا سازش ہو رہی ہے، کس
طرح ہو رہی ہے۔ اس کا باوجود سر توڑ کوششوں کے ابھی تک
پتہ نہیں چل سکا اور اب اس بات کا پتہ چلانے مجھے ڈاکٹر کروسو
کی خدمت میں حاضری دینے جانا پڑ رہا ہے۔ اگر میں زخمی نہ ہوتا تو
یہ سارا کام میں اکیلا کر لیتا "۔۔۔ عمران نے کہا۔

" زخمی آپ ۔۔۔ کیا مطلب "۔۔۔ صفدر نے بری طرح
چونک کر عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

مجھ پر مشین گن برسٹ فائر ہوا۔ چھ گولیاں لگی ہیں مجھے لیکن
قسمت اچھی تھی کہ عین اسی لمحے ایک اور راہگیر کے سامنے آ جانے
سے کاری ضربات وہ بیچارہ کھا گیا اور مجھے پہلو اور رانوں پر گولیاں
لگیں۔ بہرحال زخم تو ٹھیک ہو رہے ہیں لیکن ابھی میں تیزی سے

پر چل نہیں سکتا اور ڈاکٹر کروسو تمہاری طرح بڑا عالم فاضل آدمی ہے۔ اس کی نیم پلیٹ پر نام کے نیچے ڈگریوں کی تین قطاریں ہیں اس لئے اس سے بات چیت کرنے کے لئے تمہارے چیف کو مجھ جیسے جاہل کی خدمات حاصل کرنا پڑی ہیں "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار ایک بار پھر آگے بڑھا دی اور پھر ذرا سا آگے لے جا کر اس نے ایک وسیع و عریض اور شاندار کوٹھی کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے روک دی۔

"تنویر تم نیچے اُتر کر کال بیل کا بٹن پریس کرو "۔۔۔۔ عمران نے کار روکتے ہوئے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا دروازہ کھول کر نیچے اُترا، اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں واقعی ڈاکٹر کروسو کے نام کے نیچے لکھی ہوئی ڈگریوں کی قطاریں دیکھ کر بڑے مرعوب سے نظر آ رہے تھے۔

چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور اس بار باہر آنے والا ملازم نہیں بلکہ نکسن خود تھا۔

"مسٹر نکسن آپ ہمیں تو پہچانتے ہی ہوں گے ۔۔۔ ہم پرنس آف ڈھمپ ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب ابھی غیر ملک سے واپس نہیں آئے تو ہم انتظار کر لیتے ہیں اور اس انتظار کی کوفت سے بچنے کے لئے ہم اپنے دوستوں کو ساتھ لے کر آئے ہیں تاکہ کم از کم تاش کھیل کر ہی انتظار کیا جائے "۔۔۔۔ نکسن کے باہر آتے ہی عمران نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے اپنی زبان رواں کر دی۔

"ڈاکٹر صاحب موجود ہیں ۔۔۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں، آپ تشریف لے آئیں "۔۔۔۔ نکسن نے بڑی خاموشی سے اس کی بات سنی اور پھر اطمینان بھرے انداز میں جواب دے کر واپس مڑ گیا۔

"اوہ اس لئے کہتے ہیں نیک لوگوں کی صحبت سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ جب تک اکیلا آتا رہا ڈاکٹر کروسو ملک سے باہر تھا۔ اب جب کہ تنویر جیسے نیک آدمی کو ساتھ لایا ہوں تو ڈاکٹر کروسو موجود "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تنویر نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے کار کا عقبی دروازہ کھول کر کیپٹن شکیل کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اسی لمحے پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اس عظیم الشان کوٹھی کے اندر لے جاتا گیا۔ طویل لان کراس کر کے جب وہ پورچ میں پہنچا تو وہاں ایک نئے ماڈل کی پیکارڈ لیموسین کار کھڑی تھی۔ عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اُتر آیا۔ برآمدے میں وہ ملازم موجود تھا جس سے پہلے عمران نے انٹرویو کیا تھا اور جس نے اپنا نام آرتھر بتایا تھا۔

"ہیلو آرتھر ۔۔۔ تمہاری تنخواہ میں کچھ اضافہ ہوا یا ابھی اسی تنخواہ پر کھڑے ٹانگیں سکھا رہے ہو "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا اور آرتھر ہلکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"آئیے جناب ۔۔۔ اِدھر ڈرائینگ روم میں "۔۔۔۔ اس دوران نکسن نے قریب پہنچ کر کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر ایک ہال نما ڈرائینگ روم میں لے آیا جو مہاگنی کے انتہائی قیمتی اور دیدہ زیب فرنیچر سے مزین تھا۔

"تشریف رکھیں ___ میں ڈاکٹر صاحب کو اطلاع کرتا ہوں" ___ نکسن بے حد مؤدب پن کا اظہار کر رہا تھا۔

عمران خاموشی سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نکسن واپس چلا گیا۔ عمران نے نکسن کے جاتے ہی جیب سے ایک کاغذ نکالا اور پھر قلم نکال کر اس نے جلدی جلدی اس پر چند لائنیں لکھیں اور کاغذ صفدر کو پکڑا کر اسے اشارہ کیا کہ خود پڑھ کر اسے دوسروں کو دے دے۔ اس میں عمران نے لکھا تھا کہ یہاں ڈکٹا فون ہو سکتے ہیں اس لئے وہ خاموش رہیں اور جب تک وہ اشارہ نہ کرے ملازموں کو قابو میں کر کے تلاشی والا کام بھی شروع نہ کریں۔ آخر میں تنویر نے کاغذ پڑھا اور پھر سر ہلاتے ہوئے اسے جیب میں رکھ لیا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر پڑا ہوا پردہ ہٹا اور ایک بارعب چہرے اور بارعب شخصیت کا حامل آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے نکسن تھا جو بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا۔

آنے والے کی شخصیت واقعی اس قدر بارعب تھی کہ تنویر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے اٹھنے کی وجہ سے صفدر، کیپٹن شکیل اور عمران کو بھی اٹھنا پڑا۔

"مجھے ڈاکٹر کروسو کہتے ہیں" ___ آنے والے نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"مجھے پرنس آف ڈھمپ کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ صفدر، شکیل اور تنویر" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو اپنا نام چھپانے سے کیا فائدہ ہو گا۔ علی عمران خوبصورت نام ہے" ___ ڈاکٹر کروسو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ دراصل جس طرح آپ بارعب شخصیت ہیں اس طرح میں نے سوچا کہ پرنس سے ذرا رعب داب پڑ جائے گا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ڈاکٹر کروسو آہستہ سے مسکرا دیا۔

"تشریف رکھیں" ___ ڈاکٹر کروسو نے کہا اور خود بھی ان کے مقابل صوفے پر بیٹھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔

"نکسن معزز مہمانوں کے لئے مشروب لے آؤ" ___ ڈاکٹر کروسو نے مڑ کر ایک سائیڈ پر کھڑے نکسن سے کہا اور نکسن واپس مڑ گیا۔

"آپ پہلے بھی آئے تھے اور آپ نے دوبارہ ٹیلیفون بھی کیا تھا لیکن ملازم نے غلط فہمی کی وجہ سے یہ کہہ دیا تھا کہ میں ملک سے باہر ہوں حالانکہ میں نے صرف ایک کاروباری سودے کی وجہ سے اسے ایسی ہدایت دی تھی۔ صرف اس سودے کے فریقین کے لئے۔ جب مجھے اطلاع ملی کہ اس نے معزز مہمانوں سے غلط بیانی کی ہے تو میں نے اسے ڈانٹا ہے اور میں آپ سے معذرت خواہ ہوں" ___ ڈاکٹر کروسو نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ ایسی کوئی بات نہیں ڈاکٹر کروسو ___ بہرحال مجھے آپ جیسی شاندار شخصیت سے ملنے کا بے حد اشتیاق تھا۔ میرا ایک دوست ہے سوپر فیاض ___ وہ آپ کی بڑی تعریفیں کرتا ہے" ___

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ سنٹرل انٹیلیجنس بیورو کا سپرنٹنڈنٹ فیاض ۔۔۔ ہاں وہ ایک دوست کی معرفت میرے پاس آیا تھا۔ میں نے اُسے خوش قسمتی کے لئے بریتھ اسٹون تجویز کیا تھا"۔۔۔ ڈاکٹر کروسو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہم بھی اسی سلسلے میں آئے ہیں ۔۔۔ فیاض نے بتایا تھا کہ نہ صرف آپ بریتھ اسٹون تجویز کرتے ہیں بلکہ اسی اسٹون والی انگوٹھی بھی دیتے ہیں۔ لیکن ایک بات ہے۔ مجھے وہ انگوٹھی چاہیئے جس کے سائیڈ ڈیزائن پر ایک دائرہ سا اُبھرا ہوا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دائرہ ۔۔۔ اوہ تو پھر آپ نے شاید کرنل سجاد کی انگوٹھی دیکھی ہو گی۔ اس میں ایسا دائرہ تھا۔ دراصل بات یہ ہے عمران صاحب کہ میں نے فارن کنٹری میں ایسا ڈیزائن دیکھا تو مجھے بے حد پسند آیا۔ میں نے وہاں جیولر کو ایسی پچاس انگوٹھیوں کا آرڈر دے دیا۔ ان میں ایک انگوٹھی کے ڈیزائن میں شاید کسی تکنیکی غلطی کی وجہ سے دائرہ سا بنا نظر آیا جبکہ باقی سب انگوٹھیوں میں ایسا نہ تھا تو میں نے سوچا کہ وہ انگوٹھی واپس بھجوا دوں لیکن پھر اس کے بھیجنے پر اتنے اخراجات آتے تھے کہ میں نے ارادہ ترک کر دیا۔ بہرحال اب تو وہ ساری انگوٹھیاں ختم ہو گئی ہیں اور میں نے نئی نہیں بنوائیں کیونکہ میں نے محسوس کیا ہے کہ بعض معزز دوست یہ سمجھنے لگے تھے کہ شاید اس طرح میں کوئی کاروبار کر رہا ہوں حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ ویسے بھی

میرے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ میرا کاروبار خاصا اچھا چل رہا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر کروسو نے بڑے باوقار انداز میں جواب دیا اور عمران ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

"کیا یہ دائرہ صرف ایک ہی انگوٹھی میں تھا ۔۔۔ آپ کو یقین ہے"۔ عمران نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"آپ کو شاید یہ دائرے والا ڈیزائن بے حد پسند آیا ہے جو آپ اس دائرے پر زور دے رہے ہیں ۔۔۔ بہرحال مجھے آپ کے سوال کا جواب سوچنا پڑے گا"۔۔۔ ڈاکٹر کروسو نے کہا اور چند لمحے اس نے آنکھیں بند رکھیں اور پھر چونک کر سر ہلا دیا۔

"اوہ واقعی آپ کے کہنے پر میں نے ذہن پر زور دیا ہے تو مجھے یاد آ گیا ہے کہ ایک اور انگوٹھی بھی تھی لیکن اس پر دائرہ ابھرا ہوا تو نہ تھا لیکن نشان ایسا تھا کہ عام نظروں سے دیکھنے سے کبھی کبھار یوں لگتا تھا جیسے یہاں دائرہ ابھرا ہوا ہو لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو ایسی بات نہ تھی اور جہاں تک مجھے یاد ہے وہ انگوٹھی میں نے آپ کے دوست سپرنٹنڈنٹ فیاض کو دی تھی کیونکہ زائچے کے مطابق اس کا لکی اسٹون کیٹ آئیز بنتا تھا اور کیٹ آئیز والا نگینہ صرف اُسی انگوٹھی میں فٹ تھا"۔۔۔ ڈاکٹر کروسو نے بڑے باوقار انداز میں جواب دیا اور عمران کو پہلی بار محسوس ہونے لگا کہ جیسے وہ واقعی دنیا کا سب سے بڑا احمق ہو۔ ڈاکٹر کروسو جو کچھ کہہ رہا تھا ایسا واقعی ممکن تھا اور اب اُسے خیال آ رہا تھا کہ واقعی جب اس نے سوپر فیاض کی انگوٹھی دیکھی تھی تو سرسری نظروں سے ہی دیکھی تھی اور پھر جب

غور سے دیکھنے پر کوئی دائرہ نظر نہ آیا تو خواہ مخواہ اس نے شک و شبہ کا ایک پہاڑ کھڑا کر لیا لیکن اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ بعد میں ہونے والے واقعات کو کس کھاتے میں فٹ کرے۔

"اس کا مطلب ہے آپ کے پاس اب ایسی کوئی انگوٹھی نہیں ہے۔" —— عمران نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"جی نہیں —— آپ کو بازار سے بنوانی پڑے گی اور ایک بات اور بتا دوں کہ آپ اگر برتھ اسٹون چاہتے ہیں تو وہ میں آپ کو یہاں بیٹھے بیٹھے ہی بتا سکتا ہوں۔ کیونکہ اس کا تعلق تو صرف تاریخ پیدائش کے ساتھ ہوتا ہے لیکن یہ برتھ اسٹون لانگ ٹرم اثرات چھوڑتا ہے یعنی اس کی کارکردگی انتہائی سست ہوتی ہے لیکن اگر آپ فوری اثر پذیر والا اسٹون چاہتے ہیں جسے ہم لکی اسٹون کہتے ہیں تو اس صورت میں مجھے آپ کا مکمل زائچہ تیار کرنا پڑے گا۔ موجودہ وقت کا بھی اور آپ کی تاریخ پیدائش کا بھی تاکہ دونوں اوقات میں سیارگان جس جس گھر میں جس جس انداز میں موجود ہوں اس کے ساتھ ہر سیارے کی چال اور پھر ان کا آپس میں قران، تعدیث، تسلیط پھر ہر سیارے کا شرف، ہبوط غرضیکہ بہت کچھ دیکھنے کے بعد کسی اسٹون کا انتخاب کیا جاتا ہے اور اس کے لئے کم از کم ایک ہفتہ چاہیے کیونکہ مجھے بزنس کے چکروں سے بہت کم وقت ملتا ہے اور یہ تو صرف میرا شوق ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر آپ چند منٹ اور نہ آتے تو میں اپنے ملازموں کے ساتھ کوٹھی کو بند کر کے اگلاش جا رہا تھا۔ پروگرام تو میرا اب بھی ہے۔ بہرحال اب آپ معزز مہمان آئے ہیں تو رکنا پڑا ہے۔" —— ڈاکٹر کروسو نے بڑی وضاحت سے بات کرتے ہوئے کہا۔ اگلاش دارالحکومت سے چار سو کلومیٹر پر ایک پہاڑی شہر تھا۔

"لیکن آپ ملازموں کو ساتھ کیوں لے جا رہے ہیں۔ کوٹھی بند کرنے کی صورت میں تو چوری بھی ہو سکتی ہے۔" —— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے نکسن اندر داخل ہوا۔ اس نے ہاتھ پر ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں سنہرے رنگ کے مشروب کے گلاس تھے۔ اس نے سب سے پہلے ٹرے عمران کے آگے کی تاکہ عمران ایک گلاس اُٹھا لے۔ عمران نے درمیان میں رکھا ہوا گلاس اُٹھا کر اپنے سامنے موجود میز پر رکھ دیا۔ اس کے بعد نکسن نے اسی طرح کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر کو اپنی مرضی کا گلاس اٹھانے کا موقع دیا اور آخر میں ٹرے میں بچ جانے والا گلاس اس نے بڑے ادب سے ڈاکٹر کروسو کے سامنے رکھا اور پھر سلام کے سے انداز میں سر ہلاتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔

"لیجئے۔" —— ڈاکٹر کروسو نے اپنا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے گلاس اٹھا لئے چونکہ گلاسوں کے انتخاب کا موقع انہیں دیا گیا تھا اس لئے انہوں نے اطمینان سے مشروب کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"اوہ پھر تو زائچے والا لمبا کام ہوا۔ دراصل مجھے اس انگوٹھی کا ڈیزائن بے حد پسند آیا تھا۔ آپ نے کس جیولر سے بنوایا تھا۔" —— عمران نے مشروب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"گرین لینڈ جیولرز" اس فرم کا نام ہے اور گرین لینڈ کے دارالحکومت کی اپر مال روڈ پر ان کا بہت بڑا اشو روم ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر کروسو نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

"او۔کے ڈاکٹر صاحب ۔۔۔ ہمیں اجازت دیجئے۔ ہم آپ کو مزید لیٹ نہیں کرانا چاہتے۔ آپ کی واپسی کب تک ہو گی۔ ارے ہاں میں نے پوچھا کہ آپ اپنے ملازموں کو ساتھ کیوں لے جا رہے ہیں۔ جبکہ چوری کا بھی تو خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس کوٹھی میں تو ہر چیز انتہائی قیمتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مشروب کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"میری واپسی کل صبح ہو جائے گی اور جہاں تک ملازموں کو ساتھ لے جانے کا تعلق ہے۔ میرے ان دونوں ملازموں کا تقریباً تمام خاندان اگلاش میں رہائش پذیر ہے۔ اس طرح یہ لوگ رات اپنے خاندان کے ساتھ گذار لیں گے تو پھر مجھ سے جلد رخصت نہ مانگیں گے۔ میں گلاش کاروباری سلسلے میں جا رہا ہوں۔ باقی رہی کوٹھی میں چوری کی بات تو شاید آپ یقین نہ کریں لیکن مجھے یقین ہے کہ آج رات میرے ستارے اس پوزیشن میں ہیں کہ کوٹھی میں اگر کوئی داخل بھی ہو گا تو خالی ہاتھ ہی واپس جائے گا، چوری نہ کر سکے گا۔ اس لئے میں مطمئن ہوں اور ویسے بھی چور یہاں سے کیا لے جائے گا، عام گھریلو سامان ہی ہے یہاں۔ میں جواہرات اور قیمتی اشیا سٹی بنک کی مین برانچ کے لاکر میں رکھتا ہوں"۔۔۔۔ ڈاکٹر کروسو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔کے آپ سے مل کر واقعی خوشی ہوئی ہے چونکہ اس وقت آپ کو جلدی ہے اس لئے آپ سے تفصیلی ملاقات واپسی پر ہی ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے کھڑے ہوتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں شرمندہ ہوں کہ آپ کی کوئی خدمت نہ کر سکا۔ بہر حال میں جو کچھ کر سکتا ہوں اس کے لئے ہر وقت حاضر ہوں"۔۔۔۔ ڈاکٹر کروسو نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ انہیں باہر کار تک چھوڑنے آیا۔

"آپ نے اشارہ ہی نہیں کیا ۔۔۔ ہم تو انتظار کرتے رہے"۔ کار پھاٹک سے باہر نکلتے ہی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"فی الحال اس کی ضرورت نہیں رہی۔ میرا آئیڈیا ہے کہ ہمیں مکمل اطمینان دلانے کے لئے باقاعدہ پلاننگ کی گئی ہے اور اس پلاننگ کے تحت کوٹھی کو خالی چھوڑا جا رہا ہے تاکہ ہم اس کی تلاشی لے کر اچھی طرح مطمئن ہو جائیں اور یقیناً ہم جو کچھ تلاش کرنا چاہتے ہیں وہ یا تو پہلے ہی یہاں سے ہٹا دیا گیا ہے یا پھر ڈاکٹر کروسو اپنے ساتھ لے جا رہا ہے۔ بہر حال صورت حال الجھ گئی ہے۔ میں ایکسٹو سے بات کرتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے واقعی الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس نے کارشان کالونی کے چوک پر موجود پبلک فون بوتھ کے قریب روک دی اور خود اتر کر لنگڑا کر چلتا ہوا فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ جبکہ اس کے ساتھی کار میں ہی بیٹھے رہے۔ ویسے ان کی اپنی کار بھی

یہیں موجود تھی لیکن چونکہ عمران نے انہیں کوئی ہدایت نہ دی تھی اس لئے وہ عمران کی کار میں ہی بیٹھے تھے۔

عمران نے فون بوتھ کا دروازہ بند کر دیا اور پھر سکے ڈال کر اس نے ایکسٹو کا نمبر گھمایا۔

"ایکسٹو" ——— دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ حالانکہ وہ بوتھ کا دروازہ بند کر چکا تھا اور صفدر وغیرہ کار کے اندر بیٹھے ہوئے تھے لیکن اس کے باوجود وہ محتاط رہنا چاہتا تھا۔

"یس کیا رپورٹ ہے" ——— بلیک زیرو نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ عمران کا یہ مخصوص انداز وہ اچھی طرح پہچانتا تھا۔

"میں ڈاکٹر کروسو سے ملا ہوں" ——— عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر ڈاکٹر کروسو سے ملنے والی تفصیل اور اپنا نظریہ اس نے تفصیل سے بتا دیا۔

"پھر" ——— بلیک زیرو نے جواب میں صرف ایک لفظ کہا کیونکہ ظاہر ہے عمران کی موجودگی میں وہ خود تو کوئی فیصلہ نہ کر سکتا تھا۔

"میرا خیال ہے آپ نعمانی اور صدیقی کی ڈیوٹی لگا دیں کہ وہ ڈاکٹر کروسو کے جانے کے بعد اس کوٹھی کی مکمل اور بھرپور تلاشی لیں خاص طور پر اس کے تہہ خانے تلاش کریں۔ چونکہ نعمانی اور صدیقی دونوں نے کیپٹن شکیل کے ساتھ مل کر کرنل سجاد سے انگوٹھی حاصل کی تھی۔

اس لئے وہ اس انگوٹھی کو اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کی ڈیوٹی یہ لگا دی جائے کہ وہ میک اپ کر کے ڈاکٹر کروسو اور اس کے ملازموں کا تعاقب کرتے ہوئے انگلش جائیں اور وہاں حالات چیک کریں اور اگر ہو سکے تو وہاں ان ملازموں اور ڈاکٹر کروسو کی تلاشی لیں۔ ویسے ایک کام اور بھی ہو سکتا ہے کہ راستے میں کسی بھی ویران جگہ پر ڈاکے کے انداز میں انہیں بیہوش کر کے ان کی اور ان کی کار کی تفصیلی تلاشی لی جا سکتی ہے لیکن ایک بات کی انہیں ہدایت کر دیں کہ وہ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ ڈاکٹر کروسو ہپناٹزم یا ٹیلی پیتھی کے ذریعے ان کے ذہن کو کنٹرول نہ کر لے کیونکہ میں نے اس کی آنکھیں دیکھی تھیں وہ ایک ماہر ہپناٹسٹ ہے۔ گو اس نے اس شبے کو ختم کرنے کے لئے اپنی آنکھوں پر کنٹیکٹ لینز لگائے ہوئے تھے لیکن میں اس کی آنکھوں کی بناوٹ سے اسے پہچان گیا ہوں۔ اس کے علاوہ اس کی آنکھوں کی بناوٹ اور پیشانی کے درمیان موجود ابھری ہوئی رفتی لکیر بتاتی ہے کہ وہ ٹیلی پیتھی کا بھی ماہر ہے اور اس لئے میں نے صفدر اور کیپٹن شکیل کے نام تجویز کئے ہیں کہ یہ دونوں آسانی سے ہپناٹائز نہیں ہو سکتے لیکن پھر بھی آپ انہیں محتاط رہنے کا کہہ دیں۔ تنویر میرے ساتھ رہے گا۔ میں اب اس وسیم کو چیک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ سر سلطان نے اس کی انگلی میں موجود عجیب ڈیزائن کی انگوٹھی کا ذکر کیا ہے۔ میں اس انگوٹھی کو چیک کرنا چاہتا ہوں اور ہاں چوہان کو سٹی بینک کی مین برانچ بھیج دینا وہاں ڈاکٹر کروسو کا لاکر ہے۔ وہ اسے چیک کرے" ——— عمران نے

تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ___ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تو تمہارے ساتھ ہی ہوں گے "___ بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا۔

" ہاں ___ باہر کار میں موجود ہیں۔ میں انہیں بلاتا ہوں آپ انہیں تفصیلی ہدایات دے دیں۔" ___ عمران نے کہا اور پھر رسیور ویسے ہی لٹکتا چھوڑ کر وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا۔

" جاؤ بھئی ___ وہ تمہارا نقاب پوش باس تمہیں طلب کر رہا ہے۔ کہتا ہے اپنے لئے نہیں تو کم از کم اس کے لئے ہی برتھ اسٹون پوچھ لینا تھا۔ میں نے تو یہی جواب دیا ہے کہ برتھ اسٹون کے لئے سن پیدائش بتانا پڑتا ہے اور عورتیں میرا مطلب ہے مستورات مطلب ہے نقاب پوش برتھ اسٹون کی بجائے ڈیتھ سٹون تو پہن سکتی ہیں مگر سن پیدائش نہیں بتا سکتیں۔" ___ عمران نے دروازہ کھول کر سٹیرنگ پر اچھی طرح بیٹھتے بیٹھتے اتنی لمبی بات کر دی۔ صفدر ہنستا ہوا کار سے نیچے اترا اور تیزی سے فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔

" کیا تمہاری بکواس کی کوئی حد بھی ہوتی ہے۔" ___ تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اُسے یقیناً ایکسٹو کے لئے عمران کی بات پسند نہ آئی تھی۔

" ہاں بالکل ___ جب مجھ سے زیادہ بکواس کرنے والا ٹکر جائے تو لامحالہ حد آ جاتی ہے ___ لو پھر شروع ہو جاؤ ___ آزمائش شرط ہے۔" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل

تو ہنس پڑا۔ البتہ تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحوں بعد صفدر آ گیا۔ لیکن اس نے اندر بیٹھنے کی بجائے باہر کھڑے کھڑے کیپٹن شکیل کو باہر بلایا اور تنویر سے کہا کہ ایکسٹو کا حکم ہے کہ وہ عمران کے ساتھ رہے اور پھر کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

" لو بھئی تنویر ___ ہم ہی رہ گئے ہیں میدان میں۔ باقی تو بھاگ گئے۔ اب بکواس کا مقابلہ زیادہ اچھا ثابت ہو گا۔" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے خاموش رہو۔ ویسے بھی نجانے باس کو مجھ سے کیا کد ہے کہ وہ میری ہی ڈیوٹی تمہارے ساتھ لگاتا ہے۔" ___ تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ وہ اب تنویر کو کیا بتاتا کہ اس کی ڈیوٹی کس نے لگائی ہے اور ایسا اس نے جان بوجھ کر کیا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ تنویر کے لئے وسیم فیروزالدین احمد کا سامنا ہی کسی قیامت سے کم نہ ہو گا۔

"یس ایمپرر اسپیکنگ اوور "—— ٹیبل لیمپ سے نکلنے والی سیٹی کی آواز ختم ہوتے ہی ایمپرر کی آواز سنائی دی۔

"کنگ سپیکنگ باس اوور "—— کنگ نے مودّبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس کیا رپورٹ ہے اوور "—— ایمپرر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"باس میں نے اس علی عمران سے ملاقات کر لی ہے۔ وہ اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ میری کوٹھی میں آیا تھا اوور "—— کنگ نے جواب دیا۔

"اوہ پھر کیا ہوا —— پوری تفصیل بتاؤ اوور "—— ایمپرر کے لہجے میں ہلکی سی پریشانی کے اثرات ابھر آئے تھے اور کنگ نے عمران کے آنے اور پھر جانے تک ہونے والی تمام گفتگو لفظ بلفظ دوہرا دی۔

"گڈ —— اس کا مطلب ہے کہ تم عمران کو کسی حد تک مطمئن کرنے میں کامیاب رہے ہو لیکن وہ شیطان صفت آدمی ہے۔ اتنی آسانی سے مطمئن ہونے والوں میں سے نہیں ہے۔ اب میری بات سنو —— وہ شاید اب تمہاری کوٹھی کی تلاشی لے لیکن وہ اگلاش تک اور اس کے بعد تمہاری نگرانی ضرور کرے گا اور ہو سکتا ہے وہ وہاں تمہاری اور تمہارے ملازموں کی مکمل تلاشی بھی لے۔ تم نے سارا سامان تو نمبر لوٹ پہنچا دیا ہے ناں اوور "—— ایمپرر نے کہا۔

"یس سر —— میں پہلے ہی ایسا کر چکا تھا اوور "—— کنگ نے جواب دیا۔

"گڈ —— اب اطمینان سے اگلاش جاؤ اور اگر وہ یا اس کے آدمی کسی بھی طرح تلاشی لیں تو تم نے زیادہ مزاحمت نہیں کرنی اور نہ کوئی ایسی حرکت کرنی ہے جس سے وہ کسی بھی طرح مشکوک ہو جائے۔ ہمارا اہم مقصد مکمل ہو چکا ہے۔ اس لئے میں اس کا مکمل اطمینان چاہتا ہوں۔ اس میں ہمارا فائدہ ہے اور ہاں لاکر میں تو کوئی خاص چیز نہیں ہے اوور "—— ایمپرر نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب —— اس میں جواہرات اور کاروباری دستاویزات ہیں —— عام سی دستاویزات اوور "—— کنگ نے جواب دیا۔

"گڈ —— ویری گڈ —— اب تم واقعی ذہانت سے کام لے رہے ہو اور عمران کو مطمئن کر دینے کا مطلب ہوگا اس کی مکمل شکست اور آئندہ پاکیشیا میں ہمارے منصوبوں کی مکمل حفاظت۔ اس لئے

تمہارا یہ کارنامہ میرے نزدیک شاندار ہے. میں تمہاری سفارش اس کارنامے کے بعد بورڈ آف گورنرز میں کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ اس شاندار کارنامے کی بنا پر تمہیں بھی بورڈ آف گورنرز کا رکن منتخب کرلیا جائے گا اوور": —— ایمپرر نے کہا اور کنگ کی آنکھیں مسرت سے چمک اٹھیں.

"اوہ بہت شکریہ جناب —— آپ بالکل بے فکر رہیں. میں ہر صورت میں عمران کو شکست دوں گا. ویسے سر میرا کال کرنے کا ایک اور مقصد بھی تھا کہ میں نے انگوٹھیوں کے سلسلہ میں آپ کے شو روم کا پتہ دیا تھا. وہ ہو سکتا ہے چیکنگ کریں تو آپ خیال رکھیں اوور": —— کنگ کے لہجے میں بے پناہ مسرت تھی.

"اس کی تم فکر نہ کرو —— سب ٹھیک ہو جائے گا. میں اس کی پوری تسلی کرا دوں گا. کتنی انگوٹھیاں بتائی تھیں تم نے پچاس جن میں ایک کے ڈیزائن پر دائرہ تھا اور دوسری پر نشان ہی بتایا تھا تم نے اوور": —— ایمپرر نے کہا.

"یس سر —— چونکہ اس کا اطمینان کرانا تھا اس لئے میں نے کرنل سجاد والی بات خود ہی کر دی اور فیاض سے چونکہ بگ رنگ واپس لے کر اسے آف رنگ دی تھی اس لئے احتیاط کے پیش نظر میں نے اس کی بات بھی گھما کر کر دی اور میں نے دیکھا تھا کہ عمران اس بات سے کافی الجھ گیا تھا": —— کنگ نے جواب دیا.

"اب یہ بات تو سمجھ میں آگئی ہے کہ سوپر فیاض کی وجہ سے عمران ہمارے پیچھے لگا ہے. مجھے یقین ہے کہ اس نے پہلے

بگ رنگ کا دائرہ چیک کرلیا تھا لیکن اس وقت اسے کچھ معلوم نہ تھا پھر جب تم نے فیاض کو بگ کی بجائے آف رنگ دی تو عمران کی تیز نظروں سے یہ چھپا نہ رہا ہوگا کہ انگوٹھی بدلی گئی ہے اور یہی تمہاری حماقت تھی. اس کے بعد فیاض نے ہی اسے کرنل سجاد کے متعلق بتایا ہوگا اور اس نے کرنل سجاد سے بگ رنگ حاصل کرنے کی غرض سے ڈرامہ کھیلا. شاید یہ ڈرامہ اس نے اس لئے کھیلا تھا تاکہ اگر کرنل سجاد کی نگرانی ہو رہی ہو تو ہم چونک نہ پڑیں. اس نے فیاض سے رنگ لے کر اس جیسی دوسری رنگ تیار کرائی اور پھر اس طرح اس نے بڑے اطمینان سے بگ رنگ حاصل کرلی. اب یہ اور بات ہے کہ اُسے بگ رنگ کی اصل حیثیت کا علم نہ تھا ورنہ وہ لازماً کوئی اور چکر چلاتا اور تمہارے آدمیوں نے راستے میں ہی بگ رنگ اُچک لی اور اب اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اس نے دوسری نگز بھی ضرور چیک کرائی ہوں گی لیکن چونکہ بگ رنگ سرکل ہی تم کر دیا گیا تھا اس لئے اسے ہر جگہ آف رنگ ہی ملی ہوگی اور ب وہ شدت سے اس بگ رنگ کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا ہے لیکن اب یہ رنگ اسے کبھی بھی دستیاب نہ ہوگی اور نہ اُسے گرین ئل والے مشن کا کبھی علم ہو سکے گا. اس لئے آخر کار وہ اپنے پ کو تسلی دے کر خاموش ہو بیٹھے گا اور اس طرح ایک عفریت سے ہمارا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پیچھا چھوٹ جائے گا. او۔کے تم اگلا کش باؤ. گڈ بائی —— اوور اینڈ آل": —— ایمپرر نے کہا اور کنگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹیبل لیمپ کا بٹن آف کیا.

بلب تبدیل کیے اور پھر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایمپر رنے جس انداز میں تجزیہ کیا تھا اس سے اب کنگ کو احساس ہو رہا تھا کہ واقعی عمران کس قدر تیز اور چالاک آدمی ہے۔ اگر ایمپرا سے اچھی طرح نہ جانتا ہوتا تو وہ لازماً ان سب کو تباہ کر کے رکھ دیتا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف جولیا چونک پڑی اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس جولیا سپیکنگ"۔۔۔ جولیا کا لہجہ مؤدبانہ تھا کیونکہ کال ایکسٹو کی بھی ہو سکتی تھی۔

" ڈیئر جولیا وسیم بول رہا ہوں ۔۔۔ کیا کر رہی ہو فلیٹ میں بیٹھی۔"۔۔۔ دوسری طرف سے وسیم کی انتہائی لاڈ بھری آواز سنائی دی اور جولیا کی تیوریاں چڑھ گئیں۔ اس کا منہ واقعی اس طرح بگڑا تھا جیسے وسیم کی آواز اس کے کانوں میں نہ پڑی ہو۔ اس کے حلق میں کونین کی اکٹھی دس بارہ گولیاں اتر گئی ہوں۔

" رسالہ پڑھ رہی ہوں ۔۔۔ کیوں تمہیں کوئی اعتراض ہے۔" جولیا نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ حقیقت یہ تھی کہ اس نے صرف عمران کو چڑانے کے لئے وسیم کا سہارا لیا تھا۔ لیکن اتنا کچھ کرنے کے باوجود عمران ویسے پتھر کا پتھر ہی رہا تھا۔ اس نے ایک بار بھی مڑ کر نہ پوچھا کہ چکر کیا ہے بلکہ وہ خود سارے ممبران میں نکو بن کر رہ گئی تھی۔ اس لئے اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس مصیبت سے پیچھا چھڑالے گی۔

" ارے ڈیئر کیوں بور کر رہی ہو ۔۔۔ یہاں میری کوٹھی پر آجاؤ بیٹھ کر باتیں کریں گے اور اگر تمہارا موڈ ہوا تو ساحل سمندر پر چہل قدمی کرنے بھی جائیں گے۔ آج میں بہت خوش ہوں ڈیئر"۔ وسیم کی حالت واقعی ٹھیٹھ عاشقوں جیسی تھی اس نے جولیا کی جھلاہٹ اور اس کے لہجے کے کھردرے پن کو ذرا برابر بھی محسوس نہ کیا تھا۔

" سوری وسیم ۔۔۔ اس وقت موڈ نہیں ہے پھر کبھی سہی"۔۔۔ جولیا نے اپنی طرف سے انتہائی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چلو میں خود آجاتا ہوں اور پھر تمہیں عظیم خوشخبری سناؤں گا"۔۔۔ وسیم واقعی مجنون ہو چکا تھا۔

" نہیں تم مت آؤ ۔۔۔ میں وہیں آرہی ہوں"۔۔۔ جولیا نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا کیونکہ اس کی عادت تھی کہ وہ کبھی کسی اجنبی مرد کو اپنے فلیٹ پر نہ آنے دیتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ اس نے آج تک وسیم کو کبھی

یہاں آنے کی دعوت تو ایک طرف اندر آکر بیٹھنے کی بھی حوصلہ افزائی نہ کی تھی. اسے معلوم تھا کہ یہ احمق لازماً یہاں آجائے گا. اس لئے اس نے خود ہی وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور ساتھ ہی اس نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ وہ آج وسیم کا سارا عشق اس کی ناک کے راستے نکال کر ہی دم لے گی چنانچہ وہ اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گئی تاکہ لباس تبدیل کر لے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی شان کالونی میں داخل ہوئی. گیٹ پر شاید وسیم نے پہلے ہی اس کے متعلق کہلوا دیا تھا. اسے ہاتھوں ہاتھ لانگ روم تک پہنچا دیا گیا جہاں ایک صوفے پر وسیم بیٹھا ہوا تھا لیکن وسیم کی حالت دیکھتے ہی جولیا بری طرح چونک پڑی کیونکہ وسیم کے جسم پر موجود سوٹ مسلا ہوا سا تھا، بال پریشان تھے اور آنکھیں ایسی تھیں جیسے وہ ابھی سو کر اٹھا ہو حالانکہ اتنے دنوں میں ہی جولیا جان گئی تھی کہ وسیم لباس اور رکھ رکھاؤ کے معاملے میں انتہائی اعلیٰ ذوق کا مالک ہے. ویسے اگر وہ عمران کو نہ جانتی ہوتی تو وسیم ہر لحاظ سے اس کا آئیڈیل بن سکتا تھا. انتہائی شریف، باکردار، اچھے اور سلجھے ہوئے ذہن کا دولت مند نوجوان لیکن ظاہر ہے عمران کے مقابلے میں وہ اس میں دلچسپی لینا تو ایک طرف اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کرتی لیکن اس وقت وسیم کی ابتر حالت دیکھ کر وہ فوری طور پر اپنا غصہ ہی بھول گئی.

"ارے کیا ہوا وسیم ـــ یہ تم نے کیا حالت بنا رکھی ہے"۔ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا ـــ وسیم اس کے استقبال

کے لئے کھڑا ہو گیا تھا.

"اوہ سوری جولیا ـــ بس آج کے دن مجھے معاف کر دو. نجانے میرا ذہن کیوں کچھ ماؤف سا محسوس ہو رہا ہے. ایسے جیسے کچھ کرنے کو دل نہ چاہ رہا ہو اور اب تو ذہن پر دباؤ قدرے کم ہو گیا ہے ورنہ پہلے تو میں بے سدھ ہوا بستر پر پڑا تھا کسی حقیر کیچوے کی طرح حالانکہ آج میرے لئے بے پناہ مسرت کا دن ہے. میں نے سر سلطان کی مدد سے ڈیڈی سے شادی کی اجازت لے لی ہے. بس ڈیڈی تم سے ملنا چاہتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ڈیڈی جب تم سے ملیں گے تو میرے انتخاب پر پھڑک اٹھیں گے"۔ ـــ وسیم نے تیز تیز لہجے میں کہا اور سر سلطان کا نام درمیان میں آتے ہی جولیا اس طرح اچھلی جیسے اس کے پیر کو کسی زہریلے ناگ نے ڈس لیا ہو.

"کیا ـــ کیا مطلب ـــ کیا تم سر سلطان کے پاس گئے تھے اور تم نے وہاں جا کر میرے متعلق بھی بتایا ہو گا"۔ ـــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا.

"ارے تم فکر مت کرو. وہ بہت بڑے افسر ہوں گے تو دوسروں کے لئے میرے تو وہ انکل ہیں. ڈیڈی کے بہترین دوست ہیں. اب دیکھو شاید ڈیڈی قیامت تک نہ مانتے لیکن سر سلطان کی بات انہیں ماننی ہی پڑی اور ہاں سر سلطان حالانکہ انتہائی اہم ترین کام میں مصروف تھے. ان کی میز پر دستاویزات پھیلی ہوئی تھیں. ہر دستاویز پر ٹاپ سیکرٹ لکھا ہوا تھا لیکن انہوں نے نہ صرف

مجھے اندر بلا لیا بلکہ مجھ سے باتیں بھی کرتے رہے۔ پہلے تو انہوں
نے ٹالنے کی کوشش کی لیکن پھر میرے اصرار پر انہوں نے آخر کار
ڈیڈی کو فون کیا اور ڈیڈی نے اجازت دے دی :" ــــ وسیم
فطری طور پر باتونی آدمی تھا اس لئے وہ مسلسل بولے چلا جا رہا تھا۔
وہ دونوں اب آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

" اہم دستاویزات ــ ٹاپ سیکرٹ ــ تم نے انہیں پڑھا
تھا۔ کس سلسلے میں تھیں وہ دستاویزات :" ــــ جولیا نے جان
بوجھ کر پوچھا۔

" ارے نہیں ـــ مجھے کیا ضرورت تھی انہیں پڑھنے کی۔ البتہ
میں نے ہر دستاویز پر انگوٹھی ضرور رکھی تھی ــ نجانے کیوں۔
ارے ہاں جولیا تم خوش نہیں ہوئیں شادی کی اجازت ملنے سے۔
ارے میں تو بے پناہ خوش ہوں :" ـــ وسیم نے کہا لیکن جولیا
نے دیکھا تھا کہ انگوٹھی کا لفظ آتے ہی وسیم کے پورے جسم نے
ہلکا سا جھٹکا کھایا تھا۔ اس کی آنکھیں ایک لمحے کے ہزارویں حصے
کے لئے ویران سی ہو گئی تھیں لیکن پھر دوسری بات کرتے ہوئے
وہ نارمل ہو گیا تھا۔

" کیسی انگوٹھی ــ تمہاری انگلی میں تو کوئی انگوٹھی نہیں ہے :"
جولیا نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ وسیم کی باتوں سے ذاتی
طور پر بے حد الجھ گئی تھی۔

" انگوٹھی ــ کیسی انگوٹھی۔ میں نے تو کوئی انگوٹھی اب تک
نہیں پہنی۔ البتہ شادی کی انگوٹھی میں ضرور پہنوں گا :" ــ وسیم

نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور اس کے انداز میں ایسی سچائی
تھی کہ جولیا کا ذہن پھرکی کی طرح گھوم گیا۔

" تم نے ابھی کہا ہے کہ تم نے انگوٹھی ہر دستاویز پر رکھی تھی،
نجانے کیوں :" ــــ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اب اس
کی چھٹی حس پوری طرح جاگ اٹھی تھی اور اسے محسوس ہو رہا تھا کہ
ضرور کوئی چکر ہے۔ اس کے ذہن میں اہم دستاویزات اور ٹاپ سیکرٹ
کے الفاظ کھنکھجورے کی طرح رینگ رہے تھے۔

" میں نے کہا ہے ــــ ارے نہیں جولیا ــ مجھے کیا ضرورت
تھی کہنے کی ــ اچھا چھوڑو مجھے بتاؤ کہ تم کب چل رہی ہو ڈیڈی
کے پاس :" ـــ وسیم نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔ لیکن
اس کا انداز بے حد فطری تھی۔ ایسے جیسے وہ جان بوجھ کر کچھ چھپا
رہا ہو بلکہ واقعی اس نے ایسی کوئی بات کی ہی نہ ہو۔ حالانکہ اس
نے یہ بات کی تھی اور پھر جولیا کے ذہن میں جیسے بجلی کوندتی ہے اس
طرح ایک خیال آیا اور وہ چونک کر غور سے وسیم کو دیکھنے لگی۔ اس
کے ذہن میں خیال آیا تھا کہ کہیں وسیم کو ہپناٹائز کر کے تو کوئی کھیل
نہیں کھیلا گیا۔ وسیم کے یہ الفاظ کہ نجانے کیوں :" ـــ بتا رہے
تھے کہ شعوری طور پر وہ خود اس کھیل سے واقف نہیں ہے اور
اس سے اسے ہپناٹزم کا شک پڑا تھا۔

" ارے ارے اس طرح گھور گھور کر کیوں دیکھ رہی ہو :" ـــــ
وسیم جولیا کو گھور کر اپنی طرف دیکھتے ہوئے گھبرا گیا اور جولیا کے
ذہن میں اب وسیم کے وہ فقرے گونج اٹھے جو اس نے اس کے

آتے ہی کہے تھے کہ اس کا ذہن ماؤف سا ہو رہا ہے اور ذہن پر بے حد دباؤ تھا اور آج کے دن مجھے معاف کر دو کے الفاظ اور وسیم کی آنکھوں کو غور سے دیکھتے ہی جولیا کا شک یقین میں تبدیل ہو گیا وسیم کی آنکھوں میں وہ مخصوص ویرانی کسی حد تک موجود تھی، جو ہپناٹائزڈ افراد کی آنکھوں میں ہوتی ہے۔ گو یہ ویرانی اس قدر نہ تھی کہ عام طور پر دیکھنے سے نظر آجاتی۔ لیکن بہر حال اس کا ہلکا سا شائبہ موجود تھا۔

"کیا تمہیں واقعی مجھ سے محبت ہے — وسیم ڈیئر"۔ —— جولیا نے اچانک انتہائی لاڈ بھرے لہجے میں کہا اور اس کے لہجے کا اثر اتنی تیزی سے وسیم کے چہرے پر ہوا کہ جولیا خود حیران رہ گئی وسیم کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا تھا۔

"اوہ جولیا ڈیئر — یہ تم پوچھ رہی ہو۔ اوہ کاش تم میرے دل کو چیر کر دیکھ سکتیں۔ کاش میں تمہیں کسی طرح یقین دلا سکتا"۔ وسیم نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی یقین دلانا چاہتے ہو"۔ —— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں بالکل — جس طرح چاہو آزما لو۔ جس طرح بھی تمہارا دل چاہے"۔ —— وسیم نے جواب دیا —— جولیا گو ہپناٹزم وغیرہ عملی طور پر تو نہ جانتی تھی اور نہ کبھی اس نے اس علم کو سیکھنے کے لئے مشقیں کی تھیں لیکن اسے یہ معلوم تھا کہ اگر کوئی آدمی دوسرے کو اپنا ذہن مکمل طور پر سپرد کرنے پر آمادہ

ہو جائے تو دوسرا آدمی اگر اپنے ذہن کی پوری قوت کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کے ذہن پر اپنا اثر قائم کرے تو شاید کام بن جائے اور پھر اسے یہ بھی علم تھا کہ ایک بار جو شخص ہپناٹائزم کا معمول بن چکا ہو وہ انتہائی آسانی سے ٹرانس میں آجاتا ہے چنانچہ اس نے زندگی میں پہلی بار وسیم پر اس کا تجربہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

"ٹھیک ہے — میں آزما لیتی ہوں اور اگر واقعی تم اس آزمائش میں کامیاب رہے تو میرا وعدہ کہ ابھی تمہارے ڈیڈی سے جا کر ملوں گی"۔ —— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور وسیم ایک بار پھر مسرت سے کھل اٹھا۔

"اوہ ڈیئر —— یہ الفاظ کہہ کر تم نے میرا دل جیت لیا ہے۔ بولو کیسے آزمانا چاہتی ہو —— کہو تو اپنے سینے میں خنجر مار لوں"۔ وسیم نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"تم اپنا ذہن میرے سپرد کر دو —— چل کر بستر پر لیٹ جاؤ۔ اور آنکھیں بند کر لو اور یہ سوچو کہ تم نے اپنا ذہن میرے حوالے کر دیا ہے۔ بس یہی سوچتے رہو —— صرف یہی بات"۔ —— جولیا نے کہا۔

"بستر پر لیٹ کر —— مم —— مم مگر بستر تو بیڈ روم میں ہے"۔ وسیم بستر کا لفظ سن کر بری طرح گھبرا گیا کیونکہ فطری طور پر وہ بے حد شریف اور باکردار نوجوان تھا۔

"کوئی بات نہیں —— آؤ بیڈ روم میں —— مجھے تمہارے کردار

پر مکمل اعتماد ہے :'' ـــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'' اوہ ـــ اوہ ٹھیک ہے آؤ ـــ لیکن یہ ذہن حوالے کرنے والی بات میری سمجھ میں نہیں آئی :'' ـــ وسیم نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

'' یہ بھی ایک آزمائش ہے ـــ جب تم اپنا ذہن میرے حوالے کر دو گے تو پھر میں تمہارے ذہن میں جھانک کر دیکھوں گی کہ کہیں تمہارے ذہن میں کسی اور لڑکی کا خیال تو نہیں۔ تمہارے ذہن میں میرے لئے کتنی پسندیدگی موجود ہے :'' ـــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور وسیم ہنستا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔

'' بیشک دیکھ لو جولیا ـــ وہاں صرف تم ہی ہو گی اور صرف تمہاری دلچسپی ہی ہو گی۔ ویسے میرے لئے یہ ایک نئی بات ہے ورنہ آج تک تو یہی سنتا آیا ہوں کہ ایسے معاملات میں دل چیک کیا جاتا ہے۔ لیکن تم ذہن چیک کر رہی ہو :'' ـــ وسیم نے لانگ روم سے باہر آتے ہوئے کہا۔

'' وہ پرانے زمانے کی باتیں تھیں ـــ آج کے جدید دور میں ایسے معاملات میں دل کی بجائے ذہن ہی چیک کیا جاتا ہے، ذہن میں جھانک کر ہر چیز دیکھ لی جاتی ہے :'' ـــ جولیا نے اس کے ساتھ لانگ روم سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

'' تم بھی ڈاکٹر کروسو جیسی باتیں کر رہی ہو۔ نجانے میں کیوں آج اس کی کوٹھی پر چلا گیا۔ بس بیٹھے بیٹھے ذہن نے کہا چلو اور میں چل پڑا۔ وہاں وہ بھی ایسی ہی باتیں کر رہا تھا اور پھر میں وہاں سے سیدھا سر سلطان کے پاس چلا گیا۔ خیر آؤ دیکھ لو جھانک کر تسلی کر لو :'' ـــ وسیم نے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا۔

وہ دونوں اب ایک راہداری سے گزر رہے تھے اور جولیا کا ڈاکٹر کروسو کا نام سن کر یقین اور بھی پختہ ہو گیا کہ وسیم کو ہپناٹائز کیا گیا ہے۔ گو وہ کسی ڈاکٹر کروسو کو نہ جانتی تھی لیکن بہرحال ماہر ہپناٹسٹ وغیرہ غیر ملکیوں کے نام کچھ ایسے ہی ہوتے ہیں۔

'' ارے ہاں ٹھہرو ـــ میں ملازم کو ہدایت کر دوں کہ وہ کسی کو اندر نہ آنے دے ـــ ایسا نہ ہو کہ جب تم میرے ذہن میں جھانک رہی ہو تو کوئی آ کر ڈسٹرب کر دے :'' ـــ وسیم نے راہداری کے کونے پر پہنچتے ہوئے چونک کر کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

ایک طرف کھڑے ملازم کو وسیم نے ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف بلایا۔

'' یس سر :'' ـــ ملازم نے جلدی سے قریب آ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

'' ارشاد سے کہہ دو کہ کسی کو کوٹھی میں نہ آنے دے۔ سب کو یہ کہہ کر ٹال دے کہ میں موجود نہیں ہوں اور سنو اُسے کہہ دو کہ ٹیلیفون کال بھی آئے تو اُسے ٹال دے اور اب جب تک میں خود نہ کہوں کوئی مجھے ڈسٹرب نہ کرے سمجھے :'' ـــ وسیم نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

'' یس سر :'' ـــ ملازم نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"آؤ جولیا —— اب چاہے قیامت ہی کیوں نہ آجائے ہمیں کوئی ڈسٹرب نہ کر سکے گا" —— وسیم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ایک اور راہداری کے آخر میں پہنچ کر وسیم نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ واقعی ایک خوبصورت بیڈ روم تھا۔ اور اس میں خالصتاً مردانہ بو موجود تھی اور جولیا ایک لمحے کے لئے تو اندر پہنچ کر ہچکچائی لیکن پھر وہ سنبھل گئی۔ اس نے خود ہی مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر وسیم کو بستر پر لیٹنے کا اشارہ کیا اور خود ایک کرسی کھینچ کر اس کے سرہانے بیٹھ گئی۔

وسیم بڑے اطمینان بھرے انداز میں بستر پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"تم نے صرف یہی سوچنا ہے کہ تم اپنا دماغ مکمل طور پر میرے حوالے کر رہے ہو" —— جولیا نے اپنی آواز کو تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں یہی سوچ رہا ہوں اور میرے تصور میں تمہارا دھندلا سا ہیولہ لہرا رہا ہے" —— وسیم نے قدرے دبے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم اپنا دماغ میرے حوالے کر رہے ہو —— تم اپنا دماغ میرے حوالے کر رہے ہو" —— جولیا نے کتابوں میں پڑھے ہوئے انداز میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔ لہجہ اس نے دانستہ انتہائی تحکمانہ رکھا تھا۔

"ہاں —— وسیم نے جواب دیا۔ اس بار اس کا لہجہ ایسا تھا

جیسے وہ کسی گہرے کنوئیں کی تہہ میں سے بول رہا ہو۔

"اب تمہارا دماغ میرے کنٹرول میں ہے" —— جولیا نے کہا۔

"ہاں" —— وسیم نے جواب دیا —— لہجہ اور مدھم تھا۔

"اپنے دماغ کے لاشعور کو بھی میرے حوالے کر دو اور پھر میرے حکم پر اپنے لاشعور کو ٹٹولو اور میرے سوالات کے جواب دو" —— جولیا کو جو سمجھ آرہی تھی وہی بولے جا رہی تھی

"ہاں ایسا ہی ہو گا —— ایسا ہی ہو گا" —— وسیم نے جواب دیا۔

"تو بولو —— تمہارے ذہن کو کس نے پہلے کنٹرول کیا تھا" جولیا نے کہا۔

"ڈاکٹر کروسو نے" —— وسیم نے جواب دیا اور جولیا کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ وہ اپنے پہلے تجربے میں ہی خاصی کامیاب جا رہی تھی۔

"کیا حکم دیا تھا ڈاکٹر کروسو نے —— پوری تفصیل بتاؤ" جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر کروسو نے مجھے دو عجیب سے ڈیزائن کی انگوٹھیاں دی تھیں۔ ان پر نیلم جڑے ہوئے تھے۔ ایک انگوٹھی اس نے میری انگلی میں پہنا دی تھی اور دوسری میری جیب میں ڈال دی تھی اور پھر اس نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں سیدھا جا کر سر سلطان سے ملوں اور جا کر اسے قائل کروں کہ نیلم پہننے سے ان کی صحت

اچھی رہے گی۔ ان کی کارکردگی بڑھ جائے گی۔ اور دوسری انگوٹھی انہیں پہنا کر واپس آؤں۔ لیکن جاتے ہی میں یہ بات نہ کردوں بلکہ پہلے ان سے عام سی باتیں کروں۔ اپنے کسی مسئلے پر باتیں کروں اور پھر جب میرے ذہن میں بچھو ڈنک مارے تو پھر میں سرسلطان کو نیلم پہننے کا قائل کرنا شروع کر دوں "۔۔۔ وسیم نے آہستہ آہستہ جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں لیکن اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا کیونکہ اُسے خیال آ گیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ زیادہ حیرت ظاہر کرنے سے کہیں تجربہ ہی نہ ناکام ہو جائے۔

" پھر تم نے کیا کیا ۔۔۔ سرسلطان کے پاس پہنچے "۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہاں میں سرسلطان کے پاس گیا اور میں نے ان سے اپنی شادی کی اجازت کی بات چیت شروع کر دی "۔۔۔ وسیم نے جواب دیا۔

" سرسلطان کی میز پر اس وقت کیا کیا موجود تھا "۔۔۔ جولیا نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

" سرسلطان کی میز پر ۔۔۔ ہاں میں دیکھ رہا ہوں۔ اہم اور ٹاپ سیکرٹ دستاویزات بکھری ہوئی ہیں۔ ہر دستاویز پر انتہائی اہم اور ٹاپ سیکرٹ کے الفاظ سرخ پینسل سے لکھے ہوئے ہیں "۔۔۔ وسیم نے اس طرح جواب دیا جیسے اس وقت بھی وہ ان دستاویزات کو دیکھ رہا ہو۔

" ان دستاویزات کو پڑھ کر بتا سکتے ہو کہ یہ کس کے متعلق ہیں " جولیا نے پوچھا۔

" دستاویزات کو پڑھ کر ۔۔۔ یہ مجھ سے نہیں پڑھی جا رہیں۔ یہ نجانے کس زبان میں ہیں۔ البتہ ایک فائل ساتھ پڑی ہے۔ اس پر گرین کا لفظ موٹے موٹے حروف میں لکھا ہوا ہے اور نیچے انتہائی اہم اور ٹاپ سیکرٹ کے الفاظ بھی لکھے ہوئے ہیں "۔۔۔ وسیم نے جواب دیا۔

" پھر تم نے کیا کیا ۔۔۔ انگوٹھی پہنائی سرسلطان کو "۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

" نہیں ۔۔۔ میرے ذہن میں بچھو نے ڈنک ہی نہیں مارا۔ ہاں میں نے ہر دستاویز پر اپنی انگلی میں پہنی ہوئی انگوٹھی کا نیلم ضرور رکھا کیونکہ مجھے ڈاکٹر کروسو مسلسل ایسا کرنے کے لئے کہہ رہا تھا۔ باری باری ہر دستاویز پر ۔۔۔ البتہ میں باتیں کر رہا تھا۔ اور سرسلطان فون کر رہے تھے ڈیڈی کو "۔۔۔ وسیم نے جواب دیا۔

" پھر کیا ہوا "۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

" پھر ڈاکٹر کروسو نے مجھے واپس آنے کا حکم دیا اور میں سرسلطان سے اجازت لے کر واپس اپنی کوٹھی میں آ گیا۔ مجھے ڈاکٹر کروسو نے حکم دیا تھا کہ میں کل صبح تک اپنی کوٹھی سے باہر نہ جاؤں۔ بس بستر پر لیٹا رہوں اور میں بستر پر لیٹ گیا پھر اس نے حکم دیا کہ وہ اپنے ملازم نکسن کو بھیج رہا ہے۔ اُسے دونوں انگوٹھیاں دے دی جائیں اور پھر نکسن آیا اور میں نے

اُسے دونوں انگوٹھیاں دے دیں۔ پھر ڈاکٹر کروسو نے یہ حکم بھی دیا تھا کہ میں انگوٹھیوں کی بابت سب کچھ بھول جاؤں اور میں بھول گیا۔" وسیم نے جواب دیا۔

"اس کے بعد کیا ہوا۔" ——— جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"اس کے بعد میں سو گیا۔" ——— وسیم نے مختصر سا جواب دیا۔

"اس کے بعد کیا ہوا۔" ——— جولیا نے پھر پوچھا۔

"پھر میں جاگا تو مجھے ڈیئر جولیا کی یاد آئی اور میں نے ڈیئر جولیا کو فون کیا۔ میں نے اُسے یہاں بلایا اور نہ آنے کی صورت میں اس کے فلیٹ میں جانے کی دھمکی دی اور پھر ڈیئر جولیا یہاں آ گئی۔ اس نے مجھ سے باتیں کیں۔" ——— وسیم نے جواب دیا۔

"یہ ڈاکٹر کروسو کہاں رہتا ہے۔" ——— جولیا نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ڈاکٹر کروسو شان کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس اے میں رہتا ہے۔" وسیم نے جواب دیا۔

"اچھا سنو ——— اب تم اپنا دماغ واپس لے رہے ہو۔ اب تمہارا اپنا کنٹرول تمہارے دماغ پر ہو رہا ہے اور جب میں ایک دو تین کہوں گی تو تم اپنے ذہن پر مکمل کنٹرول حاصل کر چکے ہو گے اور پھر تم جاگ جاؤ گے اور نارمل ہو جاؤ گے۔" ——— جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں میں اپنا دماغ واپس لے رہا ہوں۔ میں اس پر کنٹرول کر رہا ہوں۔" ——— وسیم نے دوہراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آواز میں زندگی کی رمق سی محسوس ہونے لگ گئی۔

"ایک۔ دو۔ تین۔" ——— جولیا نے ٹھہر ٹھہر کر کہا اور پھر جیسے ہی اس نے تین کا لفظ کہا۔ وسیم کی بند آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں لیکن اب جولیا کے ذہن پر اتنا بوجھ تھا کہ اس کی کمر ایک جھٹکے سے کرسی کی پشت سے جا لگی اور آنکھیں بند ہو گئیں۔

"ارے ارے ڈیئر جولیا کیا ہوا۔" ——— وسیم کی انتہائی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی اور جولیا نے بڑا جبر کر کے اپنی آنکھیں کھولیں۔

"کچھ نہیں۔" ——— جولیا نے بھاری بھاری آنکھیں کھولتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے ہاں ——— تم نے میرے ذہن میں جھانکا ——— کیا نظر آیا تمہیں۔" ——— وسیم نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا اور اب جولیا کو پہلی بار افسوس ہونے لگا کہ جب وسیم کا ذہن اس کے کنٹرول میں تھا تو اس نے اس کے ذہن کو یہ ہدایت کیوں نہ کی کہ وہ جولیا میں دلچسپی لینا ختم کر دے لیکن اب اس کے ذہن میں دوبارہ یہ تجربہ دوہرانے کی قطعی ہمت نہ تھی۔ پہلے ہی اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کے ذہن پر کسی نے ٹنوں کے حساب سے بوجھ ڈال دیا ہو۔

"تمہارے دماغ میں کاروبار بھرا ہوا تھا ——— میں تو کہیں نظر نہیں آئی۔" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ڈیئر جولیا ___ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ ایسے معاملات میں دل کو دیکھا جاتا ہے ذہن کو نہیں. تمہاری جگہ میرے دل میں ہے چیر کر دکھاؤں ." ___ وسیم نے کہا اور جولیا کھلکھلا کر ہنس پڑی.

"اُٹھو باہر چلیں ." ___ جولیا کو اچانک خیال آیا کہ وہ وسیم کے بیڈ روم میں ہے اور اب چونکہ وہ جو کچھ حاصل کرنا چاہتی تھی حاصل کر چکی تھی اس لئے وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ اس طرح بند دروازے کی طرف دوڑی جیسے صدیوں قید رہنے والے کسی آدمی کو اچانک قید سے رہائی کی خبر مل گئی ہو .

"ارے ارے ٹھہرو چلتے ہیں ___ اتنی بھی کیا جلدی :" ___ وسیم نے اُسے اس طرح دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا لیکن جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا اور پھر کمرے سے باہر نکل کر راہداری میں جا کھڑی ہوئی اور اس طرح تیز تیز سانس لینے لگی جیسے میلوں دور سے بھاگتی ہوئی آ رہی ہو . اب اسے یہ سوچ کر ہی پسینہ آتا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اتنی دیر وسیم کے بیڈ روم میں رہی ہے .

وسیم اس دوران باہر آ گیا.

"سنو وسیم ___ میں نے ایک انتہائی ضروری کام جانا ہے. اس لئے کل ملاقات ہو گی اور سنو کسی کو بھی میرے یہاں آنے کی بات نہ کرنا ___ کسی کو بھی ' سمجھے ." ___ جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھتی چلی گئی.

"ارے ارے ڈیئر ایک منٹ تو رُکو ___ آخر کیا ہو گیا :" ___ وسیم نے اس کے پیچھے لپکتے ہوئے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا لیکن جولیا تو بجلی بنی ہوئی تھی.

عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو احتراماً کھڑا ہو گیا. عمران نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود میز کی دوسری طرف اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا.

"آپ تو تنویر کے ساتھ وسیم سے ملنے گئے تھے ___ کیا وہ ملا ." ___ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا.

"جب تنویر جیسا رقیب ساتھ ہو تو پھر وسیم بیچارے کی کہاں ہمت ہو سکتی تھی ملنے کی. اس لئے وہ ہمارے جانے سے پہلے ہی کوٹھی سے مفرور ہو گیا :" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا.

"مفرور ہو گیا ___ کیا مطلب ___ کیا وہ اس چکر میں ملوث تھا :" ___ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا.

"جو جرم اس نے کیا ہے وہ شاید دنیا کا سب سے بڑا جرم کہلا سکتا ہے لیکن اب اسے کیا کہا جائے کہ قانون کی کتاب میں

نہ ہی اس جرم کا ذکر ہے اور نہ اس کی کوئی سزا ۔"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کونسے جرم کی بات کر رہے ہیں ۔"۔۔۔ بلیک زیرو عمران کی بات سے ذہنی طور پر الجھ گیا تھا۔

"اگر تمہیں اس جرم کے متعلق کچھ پوچھنا ہے تو تنویر سے پوچھ لو۔ مجھے یقین ہے آئندہ الیکشن میں وہ ضرور قومی اسمبلی کا ممبر بنے گا تاکہ اس جرم کو قانون کی کتاب میں شامل کرا سکے لیکن اب کیا کیا جائے آئندہ الیکشن تو بڑی دیر بعد ہونے ہیں اور تب تک تو مجرموں کے بچے بھی ہو چکے ہوں گے ۔"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ وہ عمران کی بات اب سمجھا تھا کہ عمران کا اس جرم سے مطلب وسیم اور جولیا کی نئی دلچسپی تھی۔

"بس اس جرم میں وہ مفرور ہو گیا تاکہ تھانیدار تنویر سے سامنا نہ ہو جائے ۔"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مفرور کا مطلب بھی سمجھ میں آگیا کہ وسیم آپ کو کوٹھی پر نہیں ملا ۔"۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران نے اس قدر لمبا سانس لیا جیسے کوئی بہت بڑا بوجھ اس کے سر سے اتر گیا ہو اور بلیک زیرو اس کے اس انداز پر قدرے شرمندہ سا ہو گیا۔

"ویسے عمران صاحب شاید یہ ہماری زندگی کا پہلا کیس ہے۔ جس میں بظاہر کوئی کلیو ہی نہیں مل رہا ۔"۔۔۔ بلیک زیرو نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر کروسو سے ملنے کے بعد تو مجھے احساس ہو رہا ہے کہ دراصل کیس سرے سے ہے ہی نہیں۔ ہم چونکہ پولیس کی طرح فارغ نہیں بیٹھ سکتے اس لئے ہم نے اسے زبردستی کیس بنانے کی کوشش کی ہے اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ہم آج بھی وہیں ہیں جہاں سے ہم نے سفر کا آغاز کیا تھا ۔"۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ بلیک زیرو عمران کی بات کا جواب دیتا میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو ۔"۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چوہان بول رہا ہوں جناب ۔۔۔ میں نے سپیشل ایجنسی کے کارڈ پر فوری طور پر ڈاکٹر کروسو کا لاکر کھلوایا ہے۔ اس میں ایک بڑے سے پیکٹ میں مختلف قسموں کے چھوٹے بڑے نگینے پڑے ہوئے ہیں اور کاروباری کاغذات میں کانوں کے ٹھیکوں کے معاہدے اور کچھ نہیں۔ میں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ سٹی بینک کی کسی برانچ بلکہ دوسرے بینکوں کی ان برانچوں میں جہاں لاکرز ہیں ڈاکٹر کروسو یا کنگ آف سٹونز کے نام پر کوئی لاکرز نہیں ہے۔" چوہان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ۔"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن رسیور رکھتے ہی ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور بلیک زیرو نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو ۔"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نعمانی بول رہا ہوں جناب ۔۔۔ ڈاکٹر کروسو عمران صاحب

اور ہمارے کوٹھی سے جاتے ہی چونکہ کوٹھی بند کر کے ملازموں کے ساتھ چلا گیا تھا اس لئے میں نے اور صدیقی نے فوراً ہی اندر جا کر کوٹھی کی مکمل تلاشی لے لی ہے۔ تہہ خانوں سمیت کوٹھی کا ایک ایک حصہ حتیٰ کہ باتھ رومز کے واٹر ٹینک تک سب چیک کر لئے ہیں کوٹھی میں کسی قسم کی کوئی انگوٹھی یا نگینہ یا کوئی ایسی چیز جو کسی بھی لحاظ سے مشکوک ہو دستیاب نہیں ہوئی حتیٰ کہ وہاں نہ کوئی ڈکٹا فون سیٹ یا ٹرانسمیٹر تک موجود نہیں ہے۔ کسی قسم کا کوئی اسلحہ بھی نہیں ہے :"۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

" او۔ کے :"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" ایسی صورت حال میں یہی جواب سب سے بہتر ہے کہ او۔ کے :" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

" میرا خیال ہے واقعی یہ کوئی کیس نہیں ہے۔ اب سلسلے کو ختم کر دینا چاہیے :"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بس ایک بار اور او کے کہہ دو اس کے بعد ٹائیں ٹائیں فش :" عمران نے کہا اور واقعی اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" آخری او۔ کے کہنے کا وقت بھی آگیا :"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو :"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

" صفدر بول رہا ہوں جناب ۔۔۔ کیپٹن شکیل اور میں نے آپ کے حکم کے مطابق ٹرز روڈ پر ہی ڈاکٹر کردسو کی بیکارڈ

لیموسین کار ڈاکو بن کر روک لی۔ ڈاکٹر کردسو کے ملازموں نے خاص طور پر نکسن نے خاصا جھگڑا کرنے کی کوشش کی لیکن ہم نے اسے قابو کر کے بیہوش کر دیا۔ ڈاکٹر کردسو بھی بے حد پریشان لگ رہا تھا کیونکہ ہم نے چہروں پر نقاب ڈال رکھے تھے۔ پھر ہم نے ڈاکٹر کردسو اور اس کے دوسرے ملازموں کے سر پر ریوالور کے دستے مار کر انہیں بھی بیہوش کیا اور ان کی کار وہاں سے درختوں کے ایک جھنڈ میں لے گئے اور وہاں ہم نے پہلے ڈاکٹر کردسو اور اس کے ملازموں کی مکمل جامہ تلاشی لی حتیٰ کہ جوتے ان کے تلے جرابیں تک چیک کر ڈالیں۔ کوٹ کے استر تک پھاڑ دیئے لیکن کچھ بھی نہ ملا۔ پھر کار کی پوری تفصیل سے تلاشی لی لیکن کوئی مشکوک چیز برآمد نہ ہوئی حتیٰ کہ ان کے پاس اسلحہ تک موجود نہ تھا۔ پھر ہم انہیں وہیں چھوڑ کر واپس آ گئے :"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" او۔ کے :"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" میرا خیال ہے اب تمہارا کوڈ نام ایکسٹو کی بجائے او۔ کے رکھ دینا چاہیے :"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں آج تو واقعی مجھے اپنا نام او۔ کے ہی محسوس ہو رہا ہے :" بلیک زیرو نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

" چلو پھر مسٹر او۔ کے اب اسی او۔ کے کی خوشی میں چائے پلوا دو تاکہ ہم بھی چائے پی کر دانش منزل سے او۔ کے یعنی آؤٹ ہو جائیں :" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور

سائیڈ روم کی طرف بڑھ گیا جہاں اس نے کچن بنایا ہوا تھا اور عمران
نے اسی طرح کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں جیسے
ذہنی طور پر وہ اب اس ناکام مشن پر مکمل طور پر فاتحہ پڑھ چکا ہو۔
لیکن اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے نہ صرف آنکھیں
کھول دیں بلکہ چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"اوہ ابھی او۔ کے کی گنجائش رہتی ہے۔ چلو میں ہی او۔ کے
کہہ دیتا ہوں۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا
کر ریسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو!" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب!" ——— دوسری طرف سے جولیا
کی تیز مگر انتہائی پرجوش آواز سنائی دی جیسے وہ کوئی اہم بات کرنا
چاہتی ہو اور اس کا انداز محسوس کر کے ہی عمران کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

"یس۔" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس میرے پاس ایک اہم ترین خبر ہے۔ وزارت خارجہ کی
اہم ترین اور ٹاپ سیکرٹ فائل جسے گرین فائل کہا جاتا ہے، کوئی
خطرناک کھیل کھیلا گیا ہے اور یہ کھیل کھیلنے والا کوئی ڈاکٹر کردسو
ہے جو شان کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس اے میں رہتا ہے۔" ——— جولیا
نے تیز تیز لہجے میں کہا اور عمران اس بار واقعی بری طرح چونک پڑا۔

"اطمینان سے پوری تفصیل بتاؤ۔" ——— عمران کا لہجہ اور
زیادہ سرد ہو گیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو بھی چائے کے دو کپ اٹھائے
وہاں پہنچ گیا۔ ادھر جولیا تیزی سے بولے چلی جا رہی تھی۔ اس

نے وسیم سے ملنے، اس پر ہپناٹزم کا شک پڑنے اور پھر اس پر
ہپناٹزم کا تجربہ کرنے اور اس کے ذہن سے ملنے والی تمام معلومات
کی تفصیل بتاتی رہی اور عمران اور بلیک زیرو دونوں کے چہرے جولیا
کی تفصیل سن کر حیرت سے بگڑتے چلے گئے۔ بلیک زیرو تو چائے
کا کپ بھی میز پر رکھنا بھول گیا تھا کیونکہ لاؤڈر پر جولیا کی آواز واضح
طور پر سن رہا تھا۔

"یہ سب کچھ تمہیں کب پتہ چلا؟" ——— عمران نے بڑی مشکل
سے اپنے لہجے کو سپاٹ رکھتے ہوئے کہا اور جواب میں جولیا نے جو
وقت بتایا اسے سن کر عمران سر ہلانے لگا کیونکہ یہ تقریباً وہی وقت
تھا جب وہ اور تنویر وسیم سے ملنے گئے تھے اور اس کے ملازموں
نے انہیں باہر سے ہی ٹال دیا تھا۔

"لیکن تم فون اب کر رہی ہو ——— اتنی دیر کیا کرتی رہی ہو؟" ———
عمران کا لہجہ یکلخت بے حد سخت ہو گیا۔

"مم ——— مم۔ میں جناب وہاں سے فلیٹ آئی۔ میں نے آپ کو
فون کرنے کی کوشش کی لیکن فون انگیج تھا۔ پھر میں نے سوچا کہ سر
سلطان کو فون کر کے ان سے گرین فائل کی تفصیل پوچھ لوں۔ وہاں
مجھے بتایا گیا کہ سر سلطان ایک ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں اس
لئے میں ان سے کال ملنے کے لئے انتظار کرتی رہی لیکن کافی دیر
بعد مجھے ان کے پی۔ اے نے اطلاع دی کہ سر سلطان میٹنگ کے
درمیان ہی اٹھ کر صدر مملکت سے ایک ضروری ملاقات کے لئے
چلے گئے ہیں اس لئے میں نے ادھر کا خیال چھوڑ کر دوبار آپ کو

رنگ کیا تو آپ کا فون پھر بھی انگیج تھا۔ اب دوبارہ انتظار کرکے فون کیا تو آپ سے رابطہ ہو سکا ہے "۔۔۔ جولیا نے بڑی تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے جواب دیا۔

" وسیم اس وقت کہاں ہے "۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" وہ اپنی کوٹھی میں ہوگا ۔۔ میں تو اسے وہیں چھوڑ آئی تھی " جولیا نے جواب دیا۔

" تم فوراً اس کی کوٹھی پہنچو ۔۔ میں عمران کو وہاں بھیج رہا ہوں عمران اس سے مل کر مزید وضاحتیں حاصل کرے گا "۔۔۔ عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر ریسیور رکھ کر اس نے جلدی سے سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یہ تو انتہائی اہم ترین رپورٹ ہے "۔۔۔ بلیک زیرو نے چائے کا کپ عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" اس لئے تو میں نے او۔کے نہیں کہا۔ ویسے میرا خیال ہے او۔کے کا کوٹہ اتنا ہی تھا جتنا تم نے پورا کر دیا۔ اب او۔کے کی بجائے، آئی۔کے کہنا پڑے گا یعنی آؤٹ کی بجائے اِن "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دوسری طرف سے رابطہ قائم ہو گیا۔

" جی کون صاحب "۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کے ذاتی ملازم بخشو بابا کی آواز سنائی دی۔

" بخشو بابا ۔۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان صاحب آگئے ہیں کوٹھی میں "۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس

وقت واقعی سچویشن ایسی تھی کہ اسے مجبوراً سنجیدہ ہونا پڑا تھا۔

" اوہ چھوٹے صاحب آپ ۔۔ بڑے صاحب ابھی آئے ہیں، لباس تبدیل کر رہے ہیں "۔۔۔ بخشو بابا نے جواب دیا۔

" ارے ارے ان کو روکو ورنہ لباس کے اندر سے وہ چھوٹے ہی نکلیں گے۔ بڑے تو بس لباس کی وجہ سے ہیں "۔۔۔ عمران آخر باز نہ رہ سکا تو بول پڑا۔

" میں بات کراتا ہوں، ہولڈ کریں "۔۔۔ بخشو بابا نے دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ عمران کا مطلب بخوبی سمجھ گیا تھا۔

" ہیلو عمران بیٹے خیریت "۔۔۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

" بیٹا تو اللہ کے فضل و کرم سے بخیریت بلکہ نیک عافیت ہے لیکن آپ کی خیریت مطلوب ہے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میری خیریت مطلوب ہے ۔۔ کیا مطلب ۔۔ میں تو بخیریت ہوں "۔۔۔ سر سلطان کے لہجے میں حیرت تھی۔

" یعنی گرین فائل دشمنوں کے ہاتھوں میں پہنچانے کے باوجود بھی آپ بخیریت ہیں ۔۔ حیرت ہے "۔۔۔ عمران نے کہا۔

" کیا ۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ گرین فائل دشمنوں کے ہاتھوں پہنچائی ہے میں نے ۔۔ کیا تم ہوش میں ہو "۔۔۔ سر سلطان نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ سوری ۔۔۔ لبس جلدی میں پہنچانے کا لفظ منہ سے نکل گیا. چمڑے کی زبان ہے لفظ پھسل جاتے ہیں. میرا مطلب تھا پہنچ جانے کے باوجود "۔۔۔۔ عمران نے فوراً ہی اپنے الفاظ کی تصیح کرتے ہوئے کہا کیونکہ واقعی پہنچانے کے لفظ سے براہِ راست سرسلطان پر الزام آتا تھا۔

" تم کھل کر بات کرو ۔۔۔ گرین فائل انتہائی اہم فائل ہے. میں نے اُسے آج ہی اپنے ہاتھوں سے ریکارڈ روم کے مخصوص حصے میں رکھا ہے اور میرے علاوہ اور کسی نے اُسے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ ہی یہ فائل میرے دفتر سے باہر گئی ہے."۔۔۔۔ سرسلطان نے بری طرح اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا.

" فائل تو واقعی محفوظ ہو گی لیکن ہو سکتا ہے اس کے فوٹو دشمنوں تک پہنچ گئے ہوں. آپ کی الجھن دور کرنے کے لئے بتا دیتا ہوں کہ یہ سب کچھ وسیم فیروزالدین احمد کے ذریعے ہوا. اس کے ہاتھ میں جو انگوٹھی تھی اس کا نگینہ نیلم کا تھا. گرین فائل کی دستاویزات آپ کی میز پر بکھری ہوئی تھیں اور وہ انگوٹھی کا نگینہ باری باری ہر دستاویز پر رکھتا اور اس دستاویز کا فوٹو دشمنوں تک پہنچتا رہا. اب آپ ذرا جلدی سے بتا دیں کہ اس گرین فائل کی کیا اہمیت ہے تا کہ اس کے مطابق میں حرکت میں آجاؤں."۔۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا.

" اوہ ویری سیڈ ۔۔۔ یہ تو آج کل بہت اہم فائل بن چکی ہے. تمہیں معلوم ہے کہ جنوبی ایشیا کے ملکوں نے مل کر ایک سربراہی تنظیم

قائم کی ہوئی ہے. اسی تنظیم میں پاکیشیا بھی شامل ہے اور کافرستان بھی. اگلے ماہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں اس تنظیم کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان ایک انتہائی اہم معاہدہ ہونے والا ہے. یہ فائل اس معاہدے کے بارے میں دستاویزات پر مبنی ہے. جب وسیم آیا تو میں ان دستاویزات کی مدد سے اس معاہدے کے لئے پاکیشیا کے مفادات کے تحفظ کے لئے پوائنٹس تیار کر رہا تھا اور پھر انتہائی اعلیٰ سطحی میٹنگ میں یہ پوائنٹس ڈسکس ہوئے اور اس کے بعد میں ذاتی طور پر جا کر صدر مملکت سے ملا. اور میں نے وہاں جا کر ان پوائنٹس کو فائنل کیا لیکن اگر یہ ساری دستاویزات دشمنوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئیں تو پھر نہ صرف یہ معاہدہ خطرے میں پڑ جائے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ دشمن ایسے معاملات سے بھی باخبر ہو جائے جس سے پاکیشیائی سلامتی بھی خطرے میں پڑ جائے اور آخری بات یہ ہے کہ ان دستاویزات کے سامنے آجانے کے بعد ہمیں مجبوراً معاہدے میں ایسی شقیں شامل کرنی پڑیں گی جو ہم شامل نہیں کرنا چاہتے اور نہ ہی یہ پاکیشیا کے مفاد میں ہیں "۔۔۔۔ سرسلطان بوکھلائے ہوئے انداز میں مسلسل بولے جا رہے تھے.

" کتنی دستاویزات ہیں اس فائل میں."۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا. اسے بھی اب معاملے کی نزاکت کا اچھی طرح احساس ہو گیا تھا.

" دستاویزات ۔۔۔ چھ دستاویزات ہیں. عمران اگر واقعی یہ دشمنوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی ہیں تو پھر مجھے خودکشی کرنی پڑے

گی۔ یہ حماقت مجھ سے ہی ہوئی ہے کہ اس قدر اہم ترین دستاویزات
کی موجودگی میں وسیم کو میں نے بلالیا۔ میرے تصور تک میں نہ تھا کہ وسیم
ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ سب کچھ چونکہ میری کوتاہی اور غفلت کی وجہ
سے ہوا ہے اس لئے مجھے نہ صرف اس پوسٹ پر اب مزید رہنے کا
کوئی حق ہے بلکہ میں ملک کی سالمیت کو بھی خطرے میں ڈالنے کا مجرم
بن گیا ہوں اور اس طرح مجھے زندہ رہنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔"
سر سلطان نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"ارے ارے آپ اس عمر میں بھی اتنے جذباتی ہیں تو جوانی میں
کتنے ہوں گے۔ وسیم کو خود علم نہ تھا کہ اس سے کیا کام لیا جا رہا ہے
اس کا ذہن کنٹرولڈ تھا اور دوسری بات یہ کہ محض اتفاق کی وجہ سے
فائل دشمنوں کے ہاتھ لگ گئی ہے وہ چاہتے ہی فائل تھے لیکن انہیں
شاید یہ توقع نہ تھی کہ وسیم جب آپ سے ملے گا تو آپ یہ فائل کھولے
بیٹھے ہوں گے اور اس طرح البتہ یہ بچت ہوگئی ہے کہ فی الحال ایک
ہی فائل ان کے ہاتھوں میں گئی ہے ورنہ جو مشن ان کا تھا اس
کے مطابق تو اس فائل کے علاوہ پورا ریکارڈ روم ہی ان کے قبضہ
میں چلا جاتا۔" —— عمران نے جلدی جلدی کہا۔

"کیا مطلب —— کیا وہ میرے ذہن کو کنٹرول کرتے۔" ——
سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وسیم کی جیب میں ایسی ہی ایک اور انگوٹھی تھی اور اس کا مشن
یہ تھا کہ وہ آپ کو برتھ اسٹون انگوٹھی پہننے کا چکر دے کر وہ انگوٹھی
آپ کو پہنا کر واپس جاتا۔ اب یہ تو مجرم ہی سمجھ سکتے ہیں کہ وہ آپ

کو کس طرح یہ انگوٹھی پہننے پر مجبور کرتے اور اس انگوٹھی کے اندر کوئی
ایسی چیز رکھی گئی ہوگی جس سے انہوں نے نہ صرف فائل کے فوٹو لے
لئے بلکہ وہ کسی ریسیونگ مشین پر ماحول کو چیک بھی کر رہے تھے اور آپ
دونوں کے درمیان ہونے والی باتیں بھی سُن رہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ
جب انہیں مطلوبہ فائل مل گئی تو انہوں نے وسیم کو واپسی کا حکم دے دیا اور
اس طرح آپ برتھ اسٹون رنگ پہن کر پورا ریکارڈ روم دشمنوں کی تحویل میں
پہنچانے سے بچ گئے اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے یہ سب کچھ دانستہ
نہیں کیا۔ اس لئے آپ کو نہ تو استعفیٰ دینے کی ضرورت ہے اور نہ خود کشی
کی۔ اور جب تک میں زندہ ہوں آپ کو خود کشی کی ضرورت ہی کیا ہے۔
میرے پاس بڑے طریقے ہیں آدمی کو خود کشی جیسے گناہ سے بچا کر اللہ
میاں کے پاس بھجوانے کے۔" —— عمران نے کہا اور اس بار سر
سلطان جواب میں پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گئے۔

"ویسے آپ بے فکر رہیں یہ فوٹو اور فلم جلد ہی آپ تک واپس پہنچ
جائیں گے۔ یہ میری ذمہ داری ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ فوٹو کہاں موجود
ہیں اور مجرم کون ہے۔ میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا۔ خدا حافظ۔"
عمران نے کہا اور پھر ریسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"تم صفدر اور کیپٹن شکیل کو کہو کہ وہ فوراً ڈاکٹر کروسو کے پیچھے جائیں
اور جہاں بھی اور جس حالت میں بھی وہ موجود ہو، اسے زندہ دانش منزل
پہنچا دیں۔ میں اس دوران وسیم سے مل لوں۔" —— عمران نے
بلیک زیرو سے کہا۔

"آپ اب وسیم سے کیوں ملنا چاہتے ہیں، اُسے تو جو کچھ معلوم تھا

وہ تو اس نے بتا دیا :" ـــــ بلیک زیرو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران کی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی ہو۔

" جب آؤٹ کی بجائے ان یعنی او۔ کے کی بجائے کیس آئی۔ کے ہو گیا ہے تو پھر اسے پوری طرح آن کیوں نہ کیا جائے۔ ڈاکٹر کروسو مخصوص ذہن کا مالک ہے اس لئے وہ عام طریقے سے کسی طرح بھی اصل بات نہ اگلے گا۔ میں اس کا علم اس پر ہی استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ وسیم چونکہ اس کا ٹیلی پیتھی کا معمول رہا ہے اور اسے ابھی ایک ہفتے سے زیادہ نہیں گزرا۔ اس لئے ابھی تک وسیم کا ڈاکٹر کروسو سے ذہنی رابطہ موجود ہے اور میں اس رابطے کو پل بنا کر ڈاکٹر کروسو کے ذہن میں آئی۔ کے یعنی ان ہوں گا اور پھر وہاں سے دستاویزات کے فوٹو بھی نکال لاؤں گا اور اس برتھ اسٹون کا سارا کھیل بھی اور اس طرح یہ نہ صرف واقعی مکمل کیس بن جائے گا بلکہ آئی۔ کے یعنی فائنل بھی ہو جائے گا :" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ بلیک زیرو نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا تا کہ صفدر کو ڈاکٹر کروسو کے بارے میں ہدایت دے سکے۔

ڈاکٹر کروسو کی آنکھیں جیسے ہی کھلیں وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھ گیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ اس طرح اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا جیسے بچہ پہلی بار ڈزنی لینڈ میں پہنچ کر حیرت سے ہر طرف دیکھتا ہے۔

" یہ کونسی جگہ ہے اور میں یہاں کیسے آ گیا۔ میں تو اپنے بستر پر لیٹا تھا :" ـــــ ڈاکٹر کروسو نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اس وقت ایک خاصے بڑے کمرے میں تھا جس کے فرش پر سرخ رنگ کا قالین بچھا ہوا تھا۔ دیواریں سپاٹ تھیں جبکہ کمرے کا اکلوتا دروازہ سامنے نظر آ رہا تھا۔ وہ تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے جلدی سے اس کا ہینڈل دبا کر اُسے کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ لاکڈ تھا۔ وہ ایک طویل سانس لے کر واپس مڑا۔ گذشتہ واقعات ایک فلم کی صورت میں اس کے ذہن پر کسی

سکرین کی طرح چل رہے تھے۔ وہ ایمپرر کو رپورٹ دینے کے بعد نکسن اور
آرتھر کے ساتھ کوٹھی سے اگلاش روانہ ہو گیا تھا اور پھر راستے میں ہی ایک
ویران سڑک پر اُسے ڈاکوؤں نے گھیر لیا۔ گو ڈاکوؤں نے اپنے چہروں پر
نقاب ڈالے ہوئے تھے لیکن وہ ان کے لباس دیکھتے ہی انہیں پہچان
گیا تھا کہ یہ وہی لوگ ہیں جو عمران کے ساتھ آئے تھے اور چونکہ ایمپرر
اُسے آگاہ کر چکا تھا کہ اس نے زیادہ مزاحمت نہیں کرنی اس لیئے واقعی
اس نے زیادہ مزاحمت نہ کی تھی۔ گو اس کا خیال تھا کہ یہ لوگ اس کی اور کار
کی تلاشی لے کر چلے جائیں گے لیکن انہوں نے اچانک اس کے سر پر ضربیں
لگا کر اُسے بیہوش کر دیا اور پھر جب اسے ہوش آیا تو وہ درختوں کے ایک
جھنڈ میں پڑا ہوا تھا۔ اس کے کپڑوں اور خاص طور پر کوٹ کو تو بُری طرح
اُدھیڑ کر رکھ دیا گیا تھا۔ یہی حالت نکسن اور آرتھر کے کپڑوں کی تھی۔ کار کی
بھی تلاشی لی گئی تھی۔ وہ نکسن اور آرتھر کو ہوش میں لایا اور پھر انہیں ساتھ
لے کر وہ دوبارہ اگلاش کی طرف چل پڑا۔ نکسن اور آرتھر کے خاندان واقعی
اگلاش میں رہتے تھے۔ اس لیئے وہاں پہنچ کر اس نے انہیں فارغ کر دیا۔
اور خود وہ وہاں اپنے ایک مخصوص لگژری کاٹیج میں آ گیا۔ یہ کاٹیج اس نے
اہم کاروباری معاملات پر غور کرنے کے لیئے رکھا ہوا تھا اور دارالحکومت
میں اس کا کسی کو بھی علم نہ تھا۔ چونکہ سر پر ضربیں لگنے کی وجہ سے اُسے
خاصا درد محسوس ہو رہا تھا اس لیئے وہ آرام کرنے کے لیئے فوراً ہی بستر
پر جا کر لیٹ گیا۔ وہاں موجود چوکیدار کو بھی اس نے فارغ کر دیا تھا۔ چوکیدار
کا جھونپڑا کاٹیج سے تھوڑی دور پہاڑی ڈھلوان پر بنا ہوا تھا اور پھر
اسے تھوڑی دیر بعد نیند آ گئی تھی لیکن اب اس کی آنکھ کھلی تو وہ اپنے

آپ کو اس کمرے میں قالین پر پڑا ہوا پا رہا تھا۔
"یہ آخر کونسی جگہ ہے — یہ چکر کیا ہے"— ڈاکٹر کردسو
نے کمرے میں بیٹھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے دروازہ کھلنے
کی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر کردسو چونک کر مڑا اور دوسرے لمحے اس کی
آنکھیں مزید پھیلتی گئیں کیونکہ دروازے سے علی عمران داخل ہو رہا تھا
جس کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔
"تت تت تم — میں یہاں کیسے آیا"— ڈاکٹر کردسو نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تم اگلاش میں اپنے کاٹیج کے بستر پر سوئے تھے۔ میں نے دو
جن بھیجے جو تمہیں اٹھا کر یہاں لے آئے کیونکہ تمہارے آدمی اور پیشہ ور
قاتل جیک نے مجھ پر مشین گن کا برسٹ مارا تھا اور مجھے چھ گولیاں
لگی تھیں۔ اس لیئے میں زیادہ تیزی سے نہ چل سکتا تھا اور جو ضروری
بات میں نے تم سے کرنی تھی وہ زیادہ دیر کی متحمل نہ ہو سکتی تھی اس
لیئے تمہیں فوراً یہاں منگوانے کے لیئے مجھے جنات کا سہارا لینا پڑا"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"بکواس مت کرو — تم نے مجھے غیر قانونی طور پر حبس بے جا
میں رکھا ہوا ہے۔ میں تمہیں عدالت کے کٹہرے میں لے جاؤں گا اور
تمہارا باپ سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل ہونے کے باوجود تمہیں
نہ بچا سکے گا کیونکہ میرے تعلقات براہ راست وزیر اعظم اور صدر مملکت
سے ہیں"— ڈاکٹر کردسو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"ارے واقعی جتنی دیر تم یہاں بیہوش پڑے رہے ہو اتنی دیر

تو واقعی حبس بے جا کے دائرے میں آجاتی ہے لیکن مجبوری یہ تھی کہ
بادشاہ کے بعد شہنشاہ صاحب کی خدمت میں بھی سلام عرض کرنا تھا۔
اب چاہے یہ شہنشاہ پتھروں کا ہی کیوں نہ ہو بہرحال شہنشاہ ہی ہے
اور ابھی تھوڑی دیر پہلے جب مجھے اطلاع مل گئی کہ جناب شہنشاہ جواہرات
اپنے درباریوں سمیت گریٹ لینڈ کی سب سے شاندار جیل ایڈن جیل میں
پہنچ چکے ہیں تو میں نے تمہیں ہوش میں لانے والا بٹن دبا دیا۔ اس کمرے
کی چھت سے ایک شعاع نکل کر تم پر پڑی اور تم ہوش میں آ گئے اور میں
بادشاہ جواہرات کی خدمت میں حاضری دینے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔"
عمران نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو ــــ ہٹو راستے سے اور مجھے باہر جانے دو۔"
ڈاکٹر کروسو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہاں سے باہر جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک سیدھا جیل کی
کوٹھڑی میں جاتا ہے اور دوسرا قبرستان ــــ بولو کس راستے پر جانا
پسند کرو گے۔" ــــ عمران کا لہجہ یکلخت کرخت ہو گیا۔

"کیا تم پاگل ہو ــــ مسلسل بکواس کئے جا رہے ہو۔" ــــ
ڈاکٹر کروسو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" پاگل تو تم ہو ڈاکٹر کروسو کہ تم نے گرین فائل حاصل کرنے کے
لئے وسیم فیروز الدین احمد کا سہارا لیا جبکہ تم جانتے تھے کہ وسیم فیروز الدین
احمد میرا واقف کار ہے اور پھر تم نے ٹیلی پیتھی سے اس کا ذہن کنٹرول
میں کر کے اسے سپر رنگ دے کر سر سلطان کے پاس بھیجا۔ اس سے
پہلے بھی تم سے حماقت ہوئی کہ تم نے میرے دوست سوپر فیاض کو برتھ

اسٹون رنگ دی جسے تم بگ رنگ کہتے ہو اور پھر جب تمہیں خطرہ محسوس
ہوا تو تم نے فوراً اسے تبدیل کر کے اسے بگ رنگ کی بجائے آف رنگ
دے دی۔ سنو ڈاکٹر کروسو تم نے خواہ مخواہ اپنے نام کے نیچے ڈگریوں کی
تین قطاریں لکھنے کا تکلف کیا ہے۔ جتنے ماورائی علوم تم جانتے
ہو اس سے دس گنا زیادہ تو میں جانتا ہوں۔ اس طرح مجھے تو ان
ڈگریوں کے لئے جہازی سائز کا بورڈ چاہیے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ
بادشاہ سلامت کا تمام خزانہ میرے قبضے میں آ چکا ہے۔ یقین
نہ آئے تو یہ دیکھو۔" ــــ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر اس
نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑا سا لفافہ نکالا اور اسے
قالین پر پلٹ دیا۔ لفافے میں سے ساٹھ کے قریب انگوٹھیاں جن پر
مختلف نگینے جڑے ہوئے تھے نکل کر قالین پر گر گئیں۔ ان میں سے
پچاس تو ایک ڈیزائن کی تھیں جبکہ دس کا ڈیزائن مختلف تھا اور
ان دس پر نیلم جڑے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر کروسو کا چہرہ ان انگوٹھیوں
کو دیکھتے ہی زرد پڑ گیا تھا اور اس کی نظریں جیسے ان انگوٹھیوں
سے چپک کر رہ گئی تھیں۔

"گرین فائل کی مائیکرو فلم اور ان سپر رنگز کی ویژن کنٹرول مشین
اور بگ رنگز کو کنٹرول کرنے والی تمام مشینیں بھی اس خزانے میں
شامل ہیں۔" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت تت تم ان تک کیسے پہنچ گئے۔ یہ تو نمبر ٹو میں تھیں اور
اس کا علم سوائے میرے کسی اور نہ تھا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے
ممکن ہے۔" ــــ ڈاکٹر کروسو نے اٹک اٹک کر کہا۔

"کہا تو ہے کہ میرے پاس تم سے کم از کم بیس قطاریں ڈگریوں کی زیادہ ہیں اس لئے تم جب اگلاش میں اپنے کاٹیج کے بستر پر سوئے ہوئے تھے تو میں بڑے اطمینان سے تمہارے لاشعور میں گھس گیا اور پھر وہاں سے بڑے اطمینان سے نہ صرف اس خزانے کا پتہ نکال لایا بلکہ کھل جا سم سم جیسے جادو کے الفاظ بھی اور اب دیکھو یہ خزانہ تمہارے سامنے ہے"۔ —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کک کک کیا مطلب —— میرے لاشعور میں —— نہیں ناممکن ہے۔ تمہارا میرا کبھی ذہنی رابطہ نہیں رہا اور بغیر ذہنی رابطے کے تم میرے لاشعور میں داخل نہیں ہو سکتے —— کبھی نہیں —— کسی طرح بھی نہیں"۔ ڈاکٹر کردسو نے اس بار انتہائی کنفرم لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ڈاکٹر کردسو لیکن مجھے ایک سیڑھی مل گئی تھی، وسیم کے ذہن کی شکل میں اور اتنا تو تم جانتے ہی ہو کہ وسیم سے تم نے خود ذہنی رابطہ قائم کیا تھا اور ابھی اس رابطے کو ایک ہفتہ نہیں گزرا اور وسیم جولیا میں دلچسپی لیتا ہے اور جولیا میری بھی دوست ہے اور اس طرح سیڑھی مکمل ہو گئی۔ اب یہ میری خوش قسمتی تھی کہ جب میں نے تمہارے ذہن سے سیڑھی لگائی تو تم سوئے ہوئے تھے۔ مطلب ہے تمہارا شعور سویا ہوا تھا اس لئے تم ذرا بھی احتجاج نہ کر سکے اور میں اطمینان سے تمہارے ذہن کے خزانے کھودتا رہا اور جواہرات نکالتا رہا۔ جب میں فارغ ہو گیا تو میرے جنات پہنچے اور تمہیں سوتے میں ہی بیہوش کر کے یہاں لے آئے"۔ ——

عمران نے کہا اور ڈاکٹر کردسو اس طرح نیچے جھکنے لگا جیسے انتہائی مایوسی کے عالم میں کوئی شخص گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے۔

"اوہ اوہ —— کاش مجھے تمہاری ان صفات کا پہلے علم ہو جاتا۔ ایمپر درست کہتا تھا کہ تم دنیا کے سب سے شاطر ترین انسان ہو۔ میں ہی احمق تھا کہ تمہیں اہمیت نہ دے رہا تھا۔ کاش مجھے اندازہ ہو جاتا"۔ کردسو نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا ایمپر سمجھدار تھا۔ وہ دو تین بار پہلے مجھ سے ٹکرا چکا ہے۔ اس کی زندگی بقایا تھی کہ ہر بار وہ نکل جانے میں کامیاب ہو جاتا تھا۔ تم جانتے ہو اسے —— دیکھا ہوا ہے تم نے اسے"۔ —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں —— وہ سٹون سرکل کے بورڈ آف گورنرز کا چیئرمین ہے اور سٹون سرکل پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ میں تو خیر سٹون سرکل میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اسے تو بورڈ آف گورنرز نے بھی کبھی نہیں دیکھا"۔ —— ڈاکٹر کردسو نے جواب دیا۔ وہ ایک بار پھر اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا اور اب وہ دوبارہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"سٹون سرکل ہونہہ اچھا نام ہے۔ بہرحال میں تمہیں بتا دوں کہ تمہارا یہ ایمپر بین الاقوامی مجرم اسکر ہے۔ وہ لمبے کھیل کھیلنے کا عادی ہے پہلے اس نے ایک تنظیم بنائی تھی وائٹ فاکس —— بڑی دہشت تھی اس وائٹ فاکس کی یورپ میں۔ اور پھر اس کی بدقسمتی کہ وہ پاکیشیا آنکلا اور پھر اس کی وائٹ فاکس کی دم کے سارے بال جھڑ گئے اور وہ بچی ہوئی دم دبا کر بھاگ جانے پر مجبور ہو گیا۔ پھر کافی عرصے بعد اس کی

بدقسمتی ایک بار پھر اُسے پاکیشیا گھیر لائی. اس بار وہ تھرڈ آرمی کا چیف بنا ہوا تھا. اس کی تھرڈ کلاس آرمی میرے ہاتھوں ماری گئی تو وہ شدید زخمی ہونے کے باوجود پھر بھاگ جانے میں کامیاب ہو گیا اور پھر وہ طویل عرصے کے لئے غائب ہو گیا اور اب وہ سٹون سرکل کے ایمپرر کے روپ میں سامنے آیا ہے. اس بار اس نے پاکیشیا آنے کی خود تو جرأت نہیں کی لیکن یہاں اس نے بگ رنگ سرکل پھیلا کر اپنی موت کو دعوت دے ہی ڈالی اور اس وقت سٹون سرکل اپنے تمام بورڈ، گورنرز اور درباریوں سمیت گرین لینڈ کی جیل میں موجود ہے اور اب وہ وہاں سے نہ نکل سکے گا کیونکہ گرفتاری کے وقت اس نے مزاحمت کی کوشش کی اور نتیجے میں اس کے جسم میں اکٹھی بارہ گولیاں گھس گئیں اور گرین لینڈ والے ابھی اتنے بھی مہذب نہیں ہوئے کہ اس کا علاج کراتے پھریں. وہ اسے جیل میں رکھ کر اب اس پر مزید تشدد کر رہے ہیں تاکہ شہنشاہ کی تمام رعایا کی تفصیلات حاصل کر سکیں." —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا.

"اوہ اس لئے وہ تم سے بے حد خوفزدہ تھا. ٹھیک ہے واقعی تم دنیا کے خطرناک ترین آدمی ہو لیکن تم مجھ پر کوئی جرم ثابت نہ کر سکو گے. تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے." —— ڈاکٹر کردسو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا.

"تم نے پاکیشیا کے سول اور ملٹری اعلیٰ افیسران کو اس بگ رنگ سرکل کی مدد سے ان کی لاعلمی میں بلیک میل کیا اور ان سے راز حاصل کرتے رہے. تم نے سپر رنگ کی مدد سے اہم ترین فائل کے

فوٹو حاصل کئے. تم نے پیشہ ور قاتل جیک کے ذریعے مجھ پر گولیاں چلوائیں. پھر تم نے اس جیک کے ذریعے اپنے آدمی ٹونی کو جوئے خانے میں قتل کرایا. پھر اس جیک کی مدد سے انگوٹھیاں بنانے والے کارخانے میں اسلم اور اس کے گیارہ ساتھیوں کو قتل کرایا اور کوٹھی کو آگ لگا دی. اس کے بعد تم نے جیک کو اس کی عورت کے فلیٹ سے بدمستی کے عالم میں اپنی کوٹھی پر منگوا کر اپنے ہاتھوں سے اس پر مشین گن کے برسٹ فائر کئے. بولو یہ جرائم کم ہیں." —— عمران کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا.

"لیکن تم اسے ثابت کیسے کرو گے." —— ڈاکٹر کردسو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا.

"میں اگر چاہوں تو تم عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر ان سارے جرائم کا اپنے منہ سے اعتراف کرنا شروع کر دو. میں نے تمہارے ذہن سے رابطہ کیا ہوا ہے اور اب میں تمہارے ذہن کی طاقت کو اچھی طرح سمجھ گیا ہوں. اس لئے اب میں جب چاہوں جہاں بیٹھ کر چاہوں اسے کنٹرول کر سکتا ہوں لیکن میں اپنے ملک کی سلامتی کے لئے خطرہ بننے والے مجرموں کو خود اپنے ہاتھوں سے سزا دیا کرتا ہوں." —— عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے بھاری ریوالور باہر نکال لیا اور ڈاکٹر کردسو کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا.

"مم —— مم مجھے معاف کر دو. مجھ سے سارے جواہرات لے لو. میری جواہرات کی ساری کانیں لے لو. میری ساری دولت

لے لو۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہارے ملک سے نکل جاؤں گا۔ میں پھر تمہارے ملک میں کبھی نہ آؤں گا۔ مجھے مت مارو۔" ____ ڈاکٹر کروسو نے بری طرح گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم جنہیں جواہرات کہہ رہے ہو وہ میرے لئے عام پتھروں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے ڈاکٹر کروسو۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم ماورائی علوم میں خاصے بڑے عالم ہو اور ایسے شخص کو مارتے ہوئے مجھے دکھ ہو گا کیونکہ کوئی بھی علم ہو میں اس کے عالم کی دل سے قدر کرتا ہوں لیکن تمہارا ذہن تخریبی ہے تم نے ان علوم کو انسانی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کرنے کی بجائے انسانوں اور ملکوں کے خلاف استعمال کیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم لڑنے بھڑنے والے آدمی نہیں ہو۔ صرف ذہن تمہارے پاس ہے۔ اس لئے میں تمہیں مارنے سے پہلے زندگی بچانے کا ایک موقع دے سکتا ہوں۔" ____ عمران نے کہا۔

"مم ___ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔" ____ زندگی کا موقع سنتے ہی ڈاکٹر کروسو کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی۔

"ٹھہرو ___ پہلے میری بات سن لو۔ تم اپنے آپ کو کنگ آف سٹونز کہلاتے ہو اور مجھے معلوم ہے کہ سٹونز یعنی پتھر ______ ______ کا وسیع علم بھی رکھتے ہو، اگر تم مجھے دنیا کے سب سے قیمتی پتھر کا نام بتا دو، سن لو کہ میں نے دنیا کا سب سے قیمتی پتھر کہا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اس کو پتھر ہی کہتے ہیں اور اس کا شمار ان پتھروں میں نہیں ہوتا جنہیں تم جواہرات کہتے ہو۔ اشارہ بھی

دے دوں کہ یہ پتھر باقی مذاہب کے افراد کے لئے تو شاید اتنی اہمیت نہ رکھتا ہو لیکن مسلمانوں کے لئے یہ دنیا میں سب سے قیمتی ترین پتھر ہے۔ اگر تم اس پتھر کا نام بتا دو تو میں تمہیں پاکیشیا سے زندہ نکل جانے کا موقع دے دوں گا۔ ورنہ پھر مجبوری ہے۔ تمہیں مرنا ہی پڑے گا۔" عمران نے کہا۔

"دنیا کا سب سے قیمتی پتھر ___ جو جواہرات میں بھی شامل نہیں ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے ___ نہیں ایسا ناممکن ہے۔ میں نے آج تک ایسے کسی پتھر کا نام نہیں سنا جو دنیا کا سب سے قیمتی پتھر ہو اور جواہرات میں بھی شامل نہ ہو۔ تم نے خواہ مخواہ ایک ناممکن بات کر دی ہے۔" ____ ڈاکٹر کروسو نے کہا۔

"میں نے تمہیں واضح اشارہ بھی دیا ہے۔" ____ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"واضح اشارہ ___ یعنی مسلمانوں کے لئے وہ دنیا کا سب سے قیمتی پتھر ہے۔ یہی اشارہ دیا ہے ناں تم نے ___ نہیں ایسا کوئی پتھر نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ پتھر نہیں ہو سکتا۔ لازماً اس کا شمار جواہرات میں ہو گا۔" ____ ڈاکٹر کروسو نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ غلط ہے۔ تم عالم نہیں ہو۔ اگر تم عالم ہوتے تو پھر لازماً اس پتھر کے متعلق جانتے۔ پتھروں کا علم جاننے والا کوئی بھی عالم اس پتھر کو جانے بغیر عالم کہلا ہی نہیں سکتا۔ پھر تم صرف کنگ آف سٹونز ہو اور یہ دور جمہوریت کا ہے۔

کنگ ختم ہو گئے ہیں اور ختم ہو رہے ہیں۔ اس لئے اب میری تسلی ہو گئی ہے کہ میں کسی عالم کو نہیں مار رہا صرف ایک مجرم کو گولی مار رہا ہوں۔" —— عمران نے ریوالور کو سیدھا کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھہرو ٹھہرو رک جاؤ —— میں نے پتھروں پر دنیا بھر کا لٹریچر پڑھ لیا ہے۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ ایسا کوئی پتھر نہیں ہے جو جواہرات میں بھی شامل نہ ہو اور دنیا کا سب سے قیمتی پتھر بھی ہو۔ چاہے وہ مسلمانوں کے نزدیک ہو یا عیسائیوں اور یہودیوں کے نزدیک —— نہیں — ہرگز نہیں!" —— ڈاکٹر کردسو نے کہا۔

"فکر مت کرو —— میں گولی چلانے سے پہلے تمہیں اس کا نام ضرور بتاؤں گا اور سن لو دنیا کا سب سے قیمتی پتھر — حجر اسود ہے۔ حجر عربی میں پتھر کو کہتے ہیں اور اسود کے معنی سیاہ رنگ ہے۔ یعنی سیاہ رنگ کا پتھر — اب یاد آ گیا۔" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حجر اسود —— اوہ ہاں ہاں —— بالکل بالکل تمہاری بات درست ہے۔ اوہ میرا تو اس طرف خیال بھی نہ گیا تھا۔ واقعی یہ پتھر کہلاتا ہے جواہر نہیں۔ لیکن دنیا کا قیمتی پتھر —— ہاں تم ٹھیک کہتے ہو!" —— ڈاکٹر کردسو نے کہا۔

"اب تسلی ہو گئی —— اب تم او۔ کے یعنی آؤٹ ہو جاؤ!" —— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دھماکے کے ساتھ ہی ڈاکٹر کردسو کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی اور وہ اچھل

کر پشت کے بل نیچے قالین پر گرا اور صرف چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ کیونکہ گولی ٹھیک اس کے دل میں لگی تھی۔

"کاش تم عالم ہوتے —— لیکن تمہیں تو حجر اسود کا بھی علم نہیں اس لئے میرے نزدیک تم دنیا کے سب سے بڑے جاہل ہو!" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی شاہکار کہانی

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

ڈیتھ کوئیک ___ کافرستان کا ایک ایسا بھیانک سائنسی منصوبہ کہ جس کی تکمیل کے بعد پاکیشیا کے کروڑوں بے گناہ افراد ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔ لیکن پوری دنیا اسے قدرتی آفت ہی سمجھتی رہتی۔

ڈیتھ کوئیک ___ جس کا تجربہ پاکیشیا کے ایک پہاڑی علاقے میں کیا گیا اور ہزاروں افراد یکلخت لقمہ اجل بن گئے ___ مگر پاکیشیا اور پوری دنیا کے ماہرین نے اسے قدرتی آفت قرار دے دیا ___ کیوں ___؟

ڈیتھ کوئیک ___ جس کے خلاف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جب میدان میں اترے تو کافرستان کی چاروں ایجنسیاں عمران کے مقابل آگئیں ___ اور پھر ایک خوفناک ہنگامے کا آغاز ہوگیا۔

- ___ ایک ایسا مشن ___ جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زبردست جدوجہد کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ___ کیوں ___؟
- ___ وہ لمحہ ___ جب عمران اور سیکرٹ سروس کو باوجود سرتوڑ کوششوں کے ناکام پاکیشیا لوٹنا پڑا۔
- ___ وہ لمحہ ___ جب شاگل نے کافرستان کی طرف سے کام کرنے سے انکار کر دیا ___ کیوں ___؟ کیا شاگل نے کافرستان سے غداری کر دی ___ یا ___؟

کیا واقعی اس مشن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقدر میں ناکامی لکھ دی گئی تھی ___ یا ___؟

- ___ کیا کافرستان اپنے اس بھیانک سائنسی منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہوگیا ___؟

انتہائی دلچسپ اور قطعی منفرد انداز میں لکھا گیا

___ ایک یادگار ناول ___

ایکشن اور سسپنس کا حسین امتزاج

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

پریشر لاک	مکمل	فور کارنرز	دو
ون مین شو	مکمل	سلور ہینڈز	
لیڈیز مشن	اول	ایڈونچر مشن	مکمل
لیڈیز مشن	دوم	گولڈن سینڈ	اول
فاؤل پلے	اول	گولڈن سینڈ	دوم
فاؤل پلے	دوم	ری بائٹ	او
زیرو اوور زیرو	اول	ری بائٹ	دو
زیرو اوور زیرو	دوم	جاسوس اعظم	مکمل
سپر ایجنٹ صفدر	اول	ریڈ پوائنٹ	مکمل
سپر ایجنٹ صفدر	دوم	الرٹ کیمپ	اول
بلڈ ہاؤنڈز	مکمل	الرٹ کیمپ	دوم
ایزی مشن	مکمل	ٹائٹ پلان	اول
لائٹ ہاؤس	مکمل	ٹائٹ پلان	دوم
سیکرٹ سروس مشن	مکمل	ڈیشنگ ایجنٹ	اول
فور کارنرز	اول	ڈیشنگ ایجنٹ	دوم

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان